حافظ ملت اور خانوادہ اشرفیہ

تعلقات و روابط

مرتب

شبیر احمد راج محلی

ناشر:

الاشرفیہ فاؤنڈیشن راج محل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حافظ ملت علیہ الرحمہ اور خانوادۂ اشرفیہ

تعلقات و روابط

مرتب

مولانا شبیر احمد راج محلی

جنرل سکریٹری:۔ تنظیم علمائے اہل سنت راج محل (رجسٹرڈ) وخادم التدریس دارالعلوم گلشن کلیمی راج محل۔ سابق خطیب و امام جامع مسجد درگاہ حضرت مخدوم شاہ بابا ملاڈ ویسٹ ممبئی

ناشر

الاشرفیہ فاؤنڈیشن راج محل

نام کتاب: حافظ ملت علیہ الرحمہ اور خانوادۂ اشرفیہ تعلقات و روابط

مرتب: مولانا شبیر احمد راج محلی

نظر ثانی: ------------------

پروف ریڈنگ ------------ ابوالفیض راج محلی

کمپوزنگ: ابوالفیض راج محلی (7738778027)

باراوّل: ۱۴۴۳ھ ۲۰۲۴

صفحات: ..

تعداد: ...

قیمت: ..

ملنے کے پتے

ظہیر الدین منزل ٹیال راج محل صاحب گنج جھارکھنڈ

فون نمبر 7738778027

نوٹ: تصحیح کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے تاہم غلطی کا امکان موجود ہے کسی اہل علم کو غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں نوازش ہوگی (ناشر)

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی مختصر سوانح حیات

اسم مبارک: عبد العزیز ہے

القابات: حافظ ملت، جلالۃ العلم، امام المحتاطین، زبدۃ العرفاء، خیر الاذکیا، عارف باللہ، فقیہ وقت، فرید الدہر، وحید العصر، معمار سنیت، استاذ العلما، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، سند الفضلا، رئیس الخطبا، محدث مرادآبادی ہے

(ماخوذ از: ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۱۱۰ و ۱۱۳ و ص ۱۳۳ و ص ۱۰۳) و- حافظِ ملت افکار اور کارنامے ص ۸ و ص ۱۰ و ص ۱۴ و ص ۱۸ و ص ۲۸: مرتب علامہ مبارک حسین مصباحی رامپوری: ناشر ادارہ تحقیقات حافظ ملت الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور یوپی انڈیا اشاعت ۱۴۱۱ھ)

شہرت یافتہ لقب

مذکورہ القاب میں سے لقب حافظ ملت کو اتنی شہرت ملی کہ یہ آپ علیہ الرحمہ کے نام پر سبقت لے گیا یہی وجہ ہے کہ آج یہ لقب آپ علیہ الرحمہ کی پوری دنیا میں پہچان بنا ہوا ہے جیسے ہی کوئی حافظ ملت بولتا ہے فوراً سامعین سمجھ جاتے ہیں کہ کن کا ذکر ہو رہا ہے۔

سلسلۂ نسب:

عبد العزیز بن حافظ غلام نور بن مولانا عبد الرحیم (علیہم الرحمہ)

ولادت باسعادت

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت خود آپ علیہ الرحمہ کے بقول ملک ہند کے صوبہ اتر پردیش کے مشہور ضلع مرادآباد کے قصبہ بھوجپور کے مومن برادری کے ایک دین دار مزدور خانوادے میں دوشنبہ بروز پیر ۱۸۹۴ء ۱۳۱۲ھ کو ہوئی

(ماخوذ از: ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور حافظ ملت نمبر ص ۶۷ و ص ۹۰، وملفوظات حافظ ملت ص ۹۹: مرتب- مولانا اختر حسین فیضی مصباحی اشاعت ۱۴۱۵ھ، ناشر المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ)

دادا حضور نے نام رکھا اور دی بشارت

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا نام مبارک خود آپ کے بقول آپ کے دادا حضور مولانا عبد الرحیم علیہ الرحمہ نے (سراج الہند محدث دہلوی حضور شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کی نسبت سے عبد العزیز رکھا اور ساتھ ہی آپ کے دادا حضور علیہ الرحمہ نے یہ بشارت بھی سنائی کہ میرا یہ بچہ عالم دین بنے گا! حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ خود فرماتے ہیں: دادا حضور کی دعا سے مجھے علم ملا۔

(ماخوذ از: ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور حافظ ملت نمبر ص ٦٧ وملفوظات حافظ ملت ص ٩٩: مرتب۔ مولانا اختر حسین فیضی مصباحی اشاعت ١٤١٥ھ ناشر المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ)

اگر کہاں جائے تو بجا ہوگا کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے دادا حضور علیہ الرحمہ کی دعاؤں سے صرف عالم ہی نہیں بلکہ اپنے وقت کے ثانیِ حضور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ بھی ثابت ہوئے تبھی تو آپ علیہ الرحمہ کو محدث مرادآبادی بھی کہا جاتا ہے اور کیوں نہ کہا جائے جب کہ اپنے اپنے وقت کے بڑے بڑے فقیہ و محدث حضرات کبار آپ علیہ الرحمہ کے علم و فضل کے ترانے گاتے نظر آتے ہیں یہاں تک کہ آپ کے محترم و مکرم مشفق و مہربان استاذ مصنف بہار شریعت فقیہ اعظم ہند حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی قادری رضوی علیہ الرحمہ تک کو آپ علیہ الرحمہ کے علم و فضل پر ناز تھا اور محدث اعظم ہند حضور سید محمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ جیسی شخصیت تو آپ علیہ الرحمہ کے علم و فضل کی تعریفیں برسرِ اسٹیج کرتی نظر آئی اور وہ کس انداز میں اس کا ذکر حضرت محدث اعظم اور حضور حافظ ملت کے باب میں آئے گا ان شاء اللہ۔

حضور حافظ ملت کا تعلیمی سفر

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ خود فرماتے ہیں: قرآن مجید اپنے والد صاحب سے

یاد کیا فارسی کچھ بھوجپور ہی میں مولوی عبد المجید صاحب سے کچھ جناب مولوی حکیم مبارک اللہ صاحب اور جناب حافظ حکیم نور بخش صاحب سے پڑھی۔ آگے فرماتے ہیں: میرا مبلغ علم حفظ القرآن اردو درجہ چار فارسی گلستاں و بوستاں ہوا بس ختم۔

یعنی: یہاں تک آ کر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا تعلیمی سفر معطل ہو گیا اس کی ایک خاص وجہ گھر کی مالی حالت کا خستہ ہونا تھی یہی وجہ ہے کہ آپ علیہ الرحمہ کا بیچ راستے میں جیسے ہی تعلیم سلسلہ موقف ہوتا ہے ویسے ہی آپ علیہ الرحمہ اپنے گھر کے کام کاج میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی بھوجپور کے رائیس اعظم شیخ حمید الدین صاحب کے کہنے پر ان کی مسجد میں امامت کے فرائض بھی انجام دینے لگتے ہیں پھر اسی مسجد میں قائم مدرسہ حفظ القرآن میں مدرس منتخب ہو کر قرآن مجید کی تعلیم بھی دینے لگتے ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل پانچ سال تک چلتا رہتا ہے لیکن حافظ ملت علیہ الرحمہ کو اپنے تعلیمی سلسلہ کے موقوف ہونے کی وجہ سے بڑی تکلیف پہنچی تھی اور دل ہی دل میں آپ علیہ الرحمہ کو وہ تکلیف اب بھی ستائے جا رہی تھی اس سبب آپ علیہ الرحمہ اپنی والدہ ماجدہ سے کبھی کبھی اپنی اس تکلیف کا تذکرہ بھی کرتے رہتے تھے چناں چہ آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"میں اپنی والدہ سے کہا کرتا تھا تم کہتی ہو دادا نے دعا کی ہے میرا یہ بچہ عالم ہو گا عالم تو میں ہوا نہیں"

لیکن کہتے ہیں نہ کہ جو دعائیں دل سے کی جاتی ہیں قبول ہوتی ہیں جیسا کہ ترمذی شریف حدیث نمبر ٣١٢٧ میں آیا (اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ) تو یقیناً آپ علیہ الرحمہ کے دادا حضور علیہ الرحمہ نے دل سے ہی اپنے شہزادے کے لئے دعائیں کی تھیں اور چوں کہ آپ علیہ الرحمہ کے دادا حضور علیہ الرحمہ ایک عالم باعمل اور مومن کامل تھے اس سبب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور سے دیکھ کر ہی اپنے پوتے کے عالم بننے کی بشارت دی تھی اب آپ علیہ کے دادا

حضور علیہ الرحمہ کی دعا کیسے رنگ لاتی ہے اور بشارت کی تکمیل کیسے ہوتی ہے خود حافظ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''بفضلہٖ تعالیٰ دادا صاحب کی دعا کا اس طرح ظہور ہوا کہ مراد آباد سے حکیم محمد شریف صاحب بھوجپور مریض دیکھنے آیا کرتے تھے میری اقتدا میں نماز ادا کرتے تھے میرے اوپر ان کی نظر عنایت ہوئی فرمایا حافظ صاحب میں آپ کو طب پڑھاؤں گا میں نے کہا حکیم صاحب میں غریب آدمی میرے والد کثیر العیال گھر کا دارومدار مجھ ہی پر ہے میں باہر جانہیں سکتا حکیم صاحب نے فرمایا ٹرین سے مراد آباد سبق پڑھ کر آجایا کرو تمہارہ نقصان نہیں ہوگا آمد و رفت کا کرایہ بھی میں دوں گا! میں نے والد صاحب قبلہ سے عرض کیا والد صاحب نے فرمایا اتنا بڑا حاذق طبیب طب پڑھانے کی خواہش کرتا ہے ضرور پڑھو لیکن یہ آنا جانا مناسب نہیں جاؤ مراد آباد رہو اور محنت سے پڑھو خدا حافظ!''

بعدہ آپ علیہ الرحمہ طب پڑھنے مراد آباد پہنچے ادھر مسجد کی امامت اور مدرسہ میں تدریس کی خدمت آپ علیہ الرحمہ کے والد محترم علیہ الرحمہ انجام دینے لگے لیکن جب حکیم محمد شریف صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں آپ علیہ الرحمہ پہنچے اور جب حکیم صاحب علیہ الرحمہ نے آپ کا امتحان لیا تو حکیم صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے آپ علیہ الرحمہ کو مشورہ دیا کہ آپ عربی پڑھو کیوں کہ آپ کا دماغ عربی کے بہت لائق ہے پھر حکیم صاحب علیہ الرحمہ ہی نے آپ علیہ الرحمہ کو میزان ومنشعب ،نحو میر ،صرف میر، وغیرہ کتابیں پڑھانی شروع کردی اور خوب پیار و محبت سے پڑھایا اور آپ علیہ الرحمہ نے بڑی محنت ولگن سے ساری کتابیں پڑھی بعدہ مرکز اہل سنت دارالعلوم جامعہ نعیمیہ دیوانہ بازار مراد آباد میں آپ علیہ الرحمہ نے داخلہ لیا اور تین سال تک شرح جامی و میر قطبی تک جامعہ نعیمیہ میں پڑھائی کی پھر جب جامعہ نعیمیہ میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا انعقاد ہوا اور ملک ہند کے چوٹی کے علمائے کرام و اکابرین اہل سنت و مشائخین عظام حضور صدرالافاضل فخر الماثل حضرت علامہ سید نعیم الدین قادری اشرفی محدث

مراد آبادی علیہ الرحمہ کی دعوت پر جامعہ نعیمیہ میں تشریف لائے تو حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی قادری رضوی علیہ الرحمہ کے پاس پہنچ کر عرضی داخل فرمائی کہ ہم سب کو آپ کے پاس پڑھنا ہے حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے کافی اصرار کے بعد عرضی قبول فرما کر اجمیر شریف دارالعلوم جامعہ عثمانیہ معینیہ آنے کی اجازت عطا فرمائی۔

پھر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے چند ساتھی مثلا امام النحو علامہ سید غلام جیلانی میڑھی اشرفی علیہ الرحمہ وغیرہ کے ساتھ اجمیر شریف پہنچے اور وہیں اجمیر معلیٰ درِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے بالکل قریب واقع دارالعلوم جامعہ عثمانیہ معینیہ میں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور دیگر اساتذۂ کرام کے زیر تربیت علم دین حاصل کرتے رہے اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے اپنے شاگرد رشید حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور آپ کے ساتھیوں کو خوب پیار و محبت سے پڑھائی۔

(ماخوذ از: ماہنامہ اشرفیہ کا حافظ ملت نمبر ص ۶۸ و ص ۷۱ -اڈیٹر علامہ بدرالقادری صاحب قبلہ: وملفوظات حافظ ملت ص ۹۹ تا ۱۰۰-مرتب مولانا اختر حسین فیضی مصباحی اشاعت ۱۴۱۵ھ ناشر المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ: وحیات مخدوم الاولیاء محبوب ربانی ص ۴۲۷ ناشر حضرت امین شریعت ٹرسٹ اسلام آباد سون برسا سیلوٹ ضلع مظفر پور بہار)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ جو دور تھا جامعہ عثمانیہ معینیہ اجمیر شریف کا تعلیمی اعتبار سے یہ دارالعلوم اپنے عروج پر تھا۔ یوں کہیں کہ اجمیر معلیٰ میں ایک طرف مرکز روحانیت غریب نواز رضی اللہ عنہ کی ذات تھیں تو دوسری طرف علمی قلعہ کی شکل میں مرکز علم جامعہ عثمانیہ معینیہ بنا ہوا تھا۔ بہر حال پھر حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ جامعہ عثمانیہ معینیہ اجمیر شریف سے دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف چلے گئے ساتھ میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ بھی گئے اور پھر بریلی شریف مرکز علم دارالعلوم منظر اسلام میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی فضیلت کی دستار بندی ہوئی۔

چناں چہ علامہ عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ شیخ الحدیث فیض الرسول براوں ضلع بستی لکھتے ہیں:

''اجمیر شریف میں کئی سال تک پڑھتے رہے۔۔۔پھر حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ساتھ اجمیر شریف سے بریلی آئے اور مدرسہ منظر اسلام سے فارغ التحصیل ہوکر دستار فضیلت اور فاضل کی سند حاصل کی''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص۸۱)

اور علامہ بدر القادری صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

''۱۳۵۱ھ میں دار العلوم منظر اسلام سے فراغت کے بعد مبارکپور کا مذہبی اکھاڑا آپ کی صلاحیتوں کی پہلی جولانگاہ بنا''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۳۴۷)

نیز مولانا عبد الغفار مصباحی اعظمی صاحب قبلہ بھی لکھتے ہیں:

''حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی دستارِ فضیلت ۱۳۵۱ھ میں ہوئی''

(حافظِ ملت افکار اور کارنامے ص ۱۴)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی فضیلت تک پڑھائی اجمیر شریف ہی میں مکمل ہوگئی تھی۔

چناں چہ حافظ ملت کے برادر خرد حضرت مولانا حکیم عبد الغفور صاحب قبلہ فرماتے ہیں:

''حافظ ملت نے کافیہ تک جامعہ نعیمیہ میں پڑھا پھر حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے پاس اجمیر شریف میں تعلیم مکمل کی''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۲۳۲)

پھر حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے مہربان استاذ خاتم الفقہا حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ساتھ اجمیر شریف سے بریلی شریف تشریف لاکر ایک سال تک کیا کچھ پڑھائی کی؟ اس متعلق شہزادہ صدر الشریعہ علامہ عبد المصطفیٰ ازہری صاحب قبلہ فرماتے ہیں۔

''۳۲ء کے آخر میں اجمیر شریف سے والد صاحب قبلہ بریلی آگئے اور بریلی شریف میں ۳۳ء تک آپ (حافظ ملت علیہ الرحمہ) نے قدیم وجدید اور دیگر

نایاب کتابیں حضرت قبلہ والد صاحب سے پڑھی''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۸۴)

خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''گھریلو پریشانیوں کے باعث میں نے بہت ساری کتابیں پڑھنے سے پہلے ہی دورہ حدیث لینا چاہا تو حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے فرمایا تعلیم پوری کرو خدا حافظ ہے تو خدا نے ایسی حفاظت فرمائی کہ مزید تین سال اجمیر شریف میں گذرے اور اس کے بعد حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ بریلی تشریف لے گئے تو وہاں بھی حاضر خدمت ہوکر اور ایک سال تعلیم حاصل کی فلحمد اللہ علی ذالک''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ۱۹۰)

اور ڈاکٹر شکیل اعظمی ایس الہ آباد کے بقول حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے ملا حسن وغیرہ تک پڑھنے کے بعد گھریلو پریشانیوں کے باعث دورہ حدیث پڑھنے کا اظہار کیا تھا (حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں)۔

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۲۰۵)

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے استاذ گرامی وقار خاتم الفقہا حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے پاس مسلسل نو ۹ سال تک علم دین حاصل کرتے رہے۔

علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب لکھتے ہیں:

''نو سال تک سلطان الہند خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کی راجدھانی میں حافظ ملت نے اپنی تعلیم وتربیت کے ایام گذارے اکتساب فیض کیا''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۳۹۵)

اور خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں ۹ سال حاضر رہا''

(ماہنامہ اشرفیہ-حافظ ملت نمبر ص ۷۱)

حافظ ملت علیہ الرحمہ کی مبارکپور اشرفیہ آمد

علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کے بقول حافظ علیہ الرحمہ کی مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں آمد ۱۳۵۲ھ ماہ ذیقعدہ میں ہوئی اور اس وقت ضلع اعظم گڑھ میں اہل سنت و جماعت کا صرف ایک ہی مدرسہ تھا مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم

(ماخوذ از: حافظِ ملت افکار اور کارنامے ص۱۱)

خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''میں نے مدرسہ اشرفیہ میں ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ میں کام شروع کیا''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۷۴)

اور حضرت علامہ مولانا اسلم بستوی مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

''آپ (حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ) ۲۹ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ کو مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور میں صدر مدرس ہو کر تشریف لائے''

(حافظِ ملت افکار اور کارنامے ص ۲۱ تا ۲۲)

دار العلوم اشرفیہ مبارکپور کی مختصر تاریخ

علامہ مولانا مبارک حسین مصباحی دار العلوم اشرفیہ مبارکپور کی تاریخ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''۱۳۲۵ھ میں سرزمین مبارکپور میں ایک مدرسہ مصباح العلوم کے نام سے قائم ہوا۔ پھر آگے لکھتے ہیں: ۱۳۵۳ھ میں ۔۔حافظ ملت علیہ الرحمہ مبارکپور آ گئے۔

(حافظِ ملت افکار اور کارنامے ص ۳۲)

اور حضرت مولانا سید اسرار الحق صاحب قبلہ (صدر آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ کوٹہ راجستھان) مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور کے بانی اور اس کے عروج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایک معمولی سا مدرسہ جس کو مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کہتے تھے مدرسہ کے اعتبار سے اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی لیکن اس مبارک مدرسہ کی بنیاد ایک ایسے قطب دوراں ولی کامل شہزادہ غوث الوریٰ صاحب سجادہ کچھوچھہ مقدسہ سیدنا حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے رکھی تھی جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ درسگاہ پروان چڑھے گی اس درسگاہ کی ترقی و تعلیٰ کے لیے پردہ غیب سے سامان فراہم ہوں گے کیوں نہ ہو سیدزادے کی دعا ہے مخدوم کچھوچھہ کا لاڈلا اور سرکار غوث کا شہزادہ اس کا بانی ہے آخر کار قطب دوراں کی دعاؤں نے قبولیت کا شرف پایا اور کوئی حافظِ ملت کی شکل میں عالم ظہور میں آیا''

(ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور حافظ ملت نمبر ص ۱۶۳)

یعنی بجا طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آج جو مبارکپور اعظم گڑھ میں دین متین کی آبیاری ہمیں حافظ ملت علیہ الرحمہ کی محنت اور اشرفیہ مبارکپور کی روز افزوں ترقی کی شکل میں دکھ رہی ہے یہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس دعویٰ کو مزید تقویت علامہ بدر القادری مصباحی صاحب قبلہ کے مندرجہ ذیل اقتباس سے بھی ملتی ہے وہ لکھتے ہیں:

''اس ادارہ (دار العوام اشرفیہ مبارکپور) کی تمام خدمات آپ (حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ) کی دعاؤں کا نتیجہ ہے''

(اشرفیہ کا ماضی اور حال ص ۱۲۶ بحوالہ ماہنامہ جام نور دہلی کا محدث اعظم ہند نمبر ص ۱۰۰)

اور اگر مبارکپور اعظم گڑھ اور اس کے اکناف و اطراف کی مذہبی تاریخ درست طریقے سے کھنگالی جائے تو یہ بات اظہر من الشمس کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ مبارکپور اعظم گڑھ اور اس کے اکناف و اطراف میں مذہبی بیداری لانے میں حضور سید سلطان مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ کی ذات سے لے کر مشائخین خانوادے اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کا بہت اعلیٰ کردار رہا ہے اور خاص مبارک پور اعظم گڑھ کی مذہبی بیداری میں حضور اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا

بہت ہی اعلیٰ کردار رہا ہے اور مبارک پور میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے مریدین ومتوسلین کثیر تعداد میں موجود تھے آپ کا وہاں تبلیغی دورہ لگا رہتا تھا خود اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ اپنی کتاب صحائف اشرفی حصہ دوم میں ایک مقام پر مبارک پور کا ایک واقعہ یوں ذکر کرتے ہیں:

''شیخ عبدالرحیم''ساکن مبارک پور'' ریشمی کپڑوں کے کارخانہ دار کے کارخانہ میں کسی نے قینچی کا سحر کر دیا تھا، عجیب قسم کا سحر تھا، کبھی تو ریشمی تانا آڑا تر چھا خود بخود کٹ جاتا، کبھی بُنا ہوا کپڑا ایسا خراب کٹتا کہ جس سے ایک ٹوپی یا ایک بٹوا بھی نہیں بن سکتا، اس شخص نے جہاں کسی بذرگ کو سنا وہیں سے دعا تعویذ لایا، جب اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو مجبور ہو کر اپنے ایمان کو خراب کر کے ناگپور سے ایک جادوگر کو لایا، اس نے بھی بہت کچھ اپنا منتر چلایا 'لیکن' کچھ فائدہ نہ ہوا، آخر میں ایک جادوگرنی۔۔آکر بہت کچھ اپنے کرتب اور جادو سے قینچی کا 'سحر' روکنا چاہا مگر یہ بلا نہ ٹلی، فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا ابھی انہیں ایام میں حسب خواہش مریدان مبارک پور گیا تھا، عبدالرحیم نے مجھ سے آکر عرض حال کیا، میں نے حضرت محبوب یزدانی 'سید اشرف سمنانی' کے دربار فیض آثار کا چراغ جو میرے پاس موجود تھا ان کو دیا، اور چالیس روز روشن کرنے کی ہدایت کی، ایک ہی ہفتے میں ساری بلا ٹل گئ 'اور' کام جاری ہو گیا، تین سال کے بعد پھر جو فقیر اشرفی مبارک پور میں آیا، معلوم ہوا کہ حضرت محبوب یزدانی کے چراغ کی برکت سے سحر کا اثر جاتا رہا، خدا کی بارگاہ میں شکر بجالایا، شیخ عبدالرحیم کارخانہ دار مع اپنے اہل وعیال اور تمامی خاندان کے سلسلہ اشرفیہ میں فقیر کے ہاتھ پر مرید ہو گئے''

(صحائف اشرفی حصہ دوم، ص ۱۸۶، ناشر ادارہ فیضان اشرف، سنی دار العلوم محمدیہ ممبئ)

اور مبارک پور میں مذہبی بیداری لانے میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے ساتھ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا بھی بڑا سہارا رہا، ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا خصوصی شمارہ

حافظ ملت نمبر کی مندرجہ ذیل عبارت سے یہ بات آسانی سے سمجھ جا سکتی ہے لکھا ہے کہ:

''ابتدا ہی سے مبارکپور قصبہ کی مذہبی آبیاری میں سلطان المشائخ حضرت مولانا سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی میاں کچھوچھوی (علیہ الرحمہ) اور صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب (علیہ الرحمہ) مصنف بہار شریعت نے زبردست سعی فرمائی تھی''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ٤٢٤)

اور حضرت علامہ عبدالمنان اعظمی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

''آج سے سو سال قبل شعبان ١٣٩٢ھ کا بیان ہے اور یہ لگ بھگ وہی وقت ہے جب کہ مبارکپور کے اُفق پر دودمان خاندان اشرفیہ شہزادہ غوث الوریٰ حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی تبلیغی سرگرمیاں رشد وہدایت کا آفتاب بن کر چمک رہی تھی اور پورا مبارکپور ان کے قدموں میں اپنا دل بچھائے ہوئے تھا اور عجب نہیں کہ اوپر عباسی صاحب کے حوالے سے یہاں کی جس عام دینداری کا ذکر کیا گیا انہیں کی مسیحانفسی کا اثر تھا انہی کی تحریک وترغیب سے آج سے تقریباً اسی ٨٠/ سال قبل مبارک پور گولہ بازار کی مسجد میں ایک مدرسہ بنام مصباح العلوم قائم ہوا۔۔۔پھر آگے لکھتے ہیں:۔۔١٤ویں صدی کی دوسری دہائی میں کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد خانوادہ اشرفیہ کے مشہور شیخ حضرت مولانا سید شاہ علی حسین (اشرفی میاں) رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ایک دینی مدرسہ بنام مدرسہ مصباح العلوم قائم کر دیا''

(ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور شمارہ مئ جون جولائی ١٩٨٤ء مضمون مدرسہ اشرفیہ سے الجامعۃ الاشرفیہ تک از قلم علامہ عبدالمنان اعظمی بحوالہ حیات حافظ ملت جلد دوم ص. ٦٥٠و٦٦٥)

اور علامہ بدر القادری مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

''یہ بات جان لینی بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ خاندان اشرفی سے رابطہ ہونے کی وجہ سے مبارک پور کی سنیت کا تعلق پورے ہندوستان کی سنیت سے قائم وزندہ تھا''

(حیات حافظ ملت جلد دوم ص ٦٥٤)

اسی طرح ایک اور عبارت جس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ ضلع اعظم گڑھ میں دینی مذہبی بیداری لانے میں خانوادے اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کا بہت ہی ارفع و اعلیٰ کردار رہا ہے ۔ چناں چہ علامہ احمد القادری بھیروی صاحب قبلہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی دینی مذہبی تبلیغی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”آپ (یعنی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ) نے ساتھ ہی بہت سی مسجدوں اور مدرسوں کا سنگ بنیاد رکھا اور آخری دم تک اس کے تحفظ اور بقا کے لئے کوشاں رہے مثلاً دارالعلوم اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد اعظم گڑھ، مدرسہ فیض علوم محمد آباد گوہنہ، اسی طرح کے بہت سے مدارس قائم فرمایا یہی نہیں بلکہ ہندوستان کی مایہ ناز درسگاہ دارالعلوم اشرفیہ کا سنگ بنیاد انہیں کے مبارک ہاتھوں سے رکھا گیا اور پوری عمر دارالعلوم کو اپنی روحانی عظمتوں سے فیض پہنچایا اس وقت سے لے کر آخر عمر تک آپ نے دارالعلوم اشرفیہ کی سرپرستی قبول فرمائی اس ادارہ کی تمام خدمات آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے“

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۵۲۹)

یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ یہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم (جو آج دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کے نام سے متعارف ہے) اہل سنت و جماعت کا ضلع اعظم گڑھ میں بڑا قدیم مدرسہ تھا اس مدرسہ سے قبل یہاں دوسرا کوئی مدرسہ نہ تھا اہل سنت کا۔

علامہ مفتی محمود احمد قادری رفاقتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اپنی تصنیف ”حیات مخدوم الاولیاء“ میں اشرفیہ کی پکار کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”جب مبارک پور میں آمد و رفت کی کوئی سہولت نہیں تھی اس وقت حضرت شیخ المشائخ مولانا سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین صاحب اشرفی میاں۔ میاں بابا۔ (یعنی مشہور بزبان عوام الناس) قدس سرہ النورانی اونٹنی پر سوار ہوکر کچھوچھہ مقدسہ سے مبارک پور آئے تھے انہوں نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا رفتہ رفتہ ان کے گرد مبارک پور کے سنی مسلمان اکٹھے ہو گئے میاں

بابا (یعنی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی علیہ الرحمہ) نے لوگوں پر زور دیا کہ دین کی ترویج و اشاعت کے لیے ایک درسگاہ ضروری ہے۔ حضرت میاں کی تحریک پر مبارک پور کے سنی مسلمانوں نے لبیک کہا اور میاں شیخ عبدالوہاب، شیخ حاجی عبدالرحمن و شیخ حافظ عبدالاحد پسران شیخ علیم اللہ صاحب مرحوم ساکنان قصبہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ نے ۱۹۲۲ء میں ایک مکان واقع محلہ پرانی بستی وقف کیا جس میں تعلیم و تعلم کا دور شروع ہوا“

مزید لکھتے ہیں: چوں کہ مبارک پور میں باقاعدہ دینی درسگاہ کے موجد محرک اور بانی میاں بابا (یعنی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ) حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان ذی شان سے متعلق تھے اس لیے اس درسگاہ کا نام مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم رکھا گیا اور مدرسہ کی دیکھ بھال کے لیے جانثاران اشرفیہ کی خواہشات کے مطابق بانی ادارہ حضرت میاں بابا (یعنی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ) کو مدرسہ کا سرپرست مقرر فرمایا“

نیز ایک مقام پر ضلع اعظم گڑھ کوٹلہ بازار کے تاجر ولی جان کا وہ بیان جو کہ مضمون کی شکل میں الفقیہ امرتسر ۱۴/اکتوبر ۱۹۳۱ء کے تحت چھپا اس کو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں (جس میں تاجر ولی جان صاحب کہتے ہیں:)

”میں قریب آٹھ سال سے بغرض تجارت مبارک پور آتا ہوں چوں کہ مجھ کو مدرسہ سے دلچسپی ہے جب بھی آیا مدرسہ ضرور آیا یہ مدرسہ تخمیناً تیس سال سے جاری ہے اس کی عمارت تنگ و خام و بوسیدہ ہے یہ مدرسہ اعلیٰ حضرت قبلہ سلطان الصوفیہ شاہ ابواحمد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے دست مبارک کا قائم کیا ہوا ہے“

(حیات مخدوم الاولیاء محبوب ربانی ص ۳۴۴ و ص ۳۴۶)

اسی طر مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی تاریخ کے حوالے سے حضرت علامہ مولانا

محبوب اشرفی صاحب قبلہ جو مبارکپور ہی کے رہنے والے تھے اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید بھی تھے۔ وہ لکھتے ہیں:

''اس اعظم گڑھ ضلع میں قصبہ مبارکپور کی مسلم آبادی بہت زیادہ ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ یہاں کے مسلمان، دیوبندی دَور سے پہلے نہایت اتحاد واتفاق کے ساتھ بعافیت زندگی بسر کرتے تھے خوب مضبوطی کے ساتھ مذہب اہل سنت پر قائم تھے مسلمانانِ اہل سنت کا متفقہ ایک مدرسہ تھا، یعنی مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم۔ ایک جگہ اور لکھتے ہیں: مسلمانان اہل سنت کی دینی درسگاہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم پر ان فضلائے دیوبند نے بڑے بڑے دانت تیز کئے سخت سخت حملے کر کے اس کو ہضم کرنا چاہا اور یہ پرانا مدرسہ بڑے کمزور حالت میں ہو گیا مگر مذہب اہل سنت کی حقانیت اور اشرفی نسبت واراکین کا اخلاص تھا کہ مدرسہ معمولی حالت میں رہتے ہوئے بھی دینی خدمات انجام دیتا رہا''

(العذاب الشدید لصاحب مقامع الحدید ص ۱۶ تا ۱۷ و ص ۱۹: ناشر مکتبہ فریدیہ ساہیوال لاہور پاکستان)

پھر اس کے بعد حضرت علامہ محبوب اشرفی صاحب قبلہ مبارکپوری مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی آمد کی تاریخ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''بفضلہٖ تعالیٰ جب اس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی غیر معمولی ترقی کا وقت آیا تو اراکین مدرسہ نے حضرت صدر الشریعہ حضرت مولانا الشاہ ابوالعلاء محمد امجد علی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی خدمت میں ترقی مدرسہ کی درخواست کی حضرت قبلہ نے ان کی درخواست پر مدرسہ کی جانب توجہ فرمائی اور اپنے شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مرادآبادی کو مدرسہ کی خدمت کے لیے بھیجا حضرت مولانا آخری شوال ۱۳۵۲ھ کو تشریف لائے مدرسہ اس وقت معمولی حالت میں تھا حفظ قرآن، فارسی اور ابتدائی عربی کی تعلیم تھی اس وقت کچھ طلبہ آپ کے ساتھ آئے تھے اور بفضلہٖ تعالیٰ بڑے درجوں کے طلبہ

آنے لگے کام شروع کر دیا گیا''

(العذاب الشدید لصاحب مقامع الحدید ص ۱۹ تا ۲۰)

یعنی: جس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی بنیاد حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی وہ کبھی بند نہیں ہوا مسلسل جاری وساری رہا ہاں عروج وزوال کی منزلوں سے ضرور گزرنا پڑا لیکن جب سے اس مدرسہ میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی آمد ہوئی تب سے اس مدرسہ نے صرف کامیابی ہی کامیابی کی طرف قدم بڑھایا اور اس مدرسہ نے حافظ ملت علیہ الرحمہ کی آمد کے بعد سے کامیابی کی طرف قدم بڑھاتے بڑھاتے آج کس عروج کے مقام پر کھڑا ہے اس کی تعریف کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں چناں چہ ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر میں لکھا ہے:

''یوں تو مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم ۱۳۲۶ھ سے کسی نہ کسی عالم کی سرگردگی میں برابر چلتا ہی رہا مگر جب سے حافظ ملت نے اس کی صدر مدرسی قبول فرمائی وہی تاریخ عروج اشرفیہ کا زینہ ثانیہ ثابت ہوئی''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۴۲۴)

یاد رہے! حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ کی مبارکپور آمد ۱۳۵۲ھ میں ہوئی اس پر جملہ محررین متفق ہیں لیکن ماہ میں تھوڑا سا اختلاف نظر آ رہا ہے مگر غور سے دیکھا جائے تو یہ کوئی بہت بڑا مسئلہ نہیں کیوں کہ کوئی ماہ ذیقعدہ فرما رہے ہیں اور کوئی ماہ شوال کا آخری فرما رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی آمد یا تو شوال کے آخر میں ہوئی تھی یا پھر ذیقعدہ کے شروع میں اس سبب یہ ماہ کی تعین کا اختلاف نظر آیا (از شبیر)

مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی نشاطِ ثانی

حضرت علامہ محبوب اشرفی مبارکپوری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''مدرسہ اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم نے شوال ۱۳۵۳ھ کا وہ وقت بھی

دکھایا جو تاریخ مبارکپور میں خصوصیت رکھتا ہے کہ مدرسہ ہٰذا کے سالانہ جلسہ اور جدید عمارت کے سنگ بنیاد کی تقریب میں حضرت مولانا شاہ علی حسین اشرفی میاں صاحب قبلہ قدس سرہ وحضرت محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی صاحب قبلہ مدظلہ وحضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی صاحب قبلہ دامت برکاتہ وغیرہ علمائے کرام نے سرزمین مبارکپور کو اپنے ورود مسعود سے زینب بخشی اسی موقع پر مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی جدید عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جمعہ کا مبارک دن ہے گیارہ بجے علمائے کرام تشریف لائے ہیں مسلمانان مبارکپور نے ان پیشوایان اسلام کا شاندار استقبال کیا بعد نماز جمعہ حضرت محدث اعظم ہندصاحب قبلہ مدظلہ نے تقریر فرمائی۔ رسم بنیاد ادا کرنے کا اعلان ہوا وہ منظر جس کے پیش نظر ہے وہی مسلمانانِ مبارکپور کی خوشی ومسرت کا اندازہ کرسکتا ہے کس شوق وذوق سے مسلمانوں کے پرے کے پرے اس سعادت میں حصہ لینے حاضر ہوئے تھے اللہ اکبر بنیاد کے موقع پر اتنا ہجوم کے راستہ بند، نکلنا دشوار، علمائے کرام کے مبارک ہاتھوں کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے یہ دشواری تمام ان حضرات کو بنیاد تک پہنچنے کی تکلیف دی گئی۔ بنیاد کی گہرائی قد آدم تھی اول ان بزرگان دین نے اپنے مبارک ہاتھوں سے مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا اور مدرسہ کے قیام واستحکام کی دعا فرمائی اس کے بعد مسلمانان مبارکپور نے یہ سعادت حاصل کی''

(العذاب الشدید لصاحب مقامع الحدید ص ۲۴ تا ۲۵)

سنگ بنیاد رکھتے وقت حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے کس انداز سے حضرات اہل سنت کو دار العلوم اشرفیہ مبارکپور کا ساتھ دینے اور مدد کرنے کی تلقین فرمائی وہ قابل ذکر ہے چناں چہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے کرنی سے نیو میں گارا بچھایا اور اینٹ چنی اس کے بعد فرمایا:

'' فقیر نے تو اپنی کرنی دیکھا دی اب تم لوگ اپنی کرنی دکھاؤ (پھر کیا تھا) غریب مسلمانوں کے جذبات کا بند ٹوٹ گیا پھر تو مالی قربانی کا وہ منظر

سامنے آیا جو اہل ایمان کی تاریخ میں ہمیشہ مینارہ نور بنا رہے گا''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۴۳۱)

اور مولانا مبارک حسین مصباحی قبلہ لکھتے ہیں:

''بروز جمعہ ۱۲ شوال ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء کو حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی اور حضرت صدر الشریعہ اعظمی (علیہما الرحمہ) کے ہاتھوں دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم (باغ فردوس ۱۳۵۳ھ) کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور چند ہی دنوں میں یہ اپنی علمی فکری خدمات کی وجہ سے پوری دُنیا میں متعارف ہوگیا''

(حافظِ ملت افکار اور کارنامے ص ۳۳)

اور علامہ محمد عاصم اعظمی قبلہ لکھتے ہیں:

۱۴۵۳ھ میں پیر طریقت حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے مقدس ہاتھوں سے باغ فردوس ۱۳۵۳ھ کی بنیاد رکھی گئی''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۳۶۸)

مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی نشاطِ ثالث

حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی قبلہ لکھتے ہیں:

''۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ مطابق ۶ مئی ۱۹۷۲ء کو الجامعۃ الاشرفیہ (عربی یونیورسٹی) کے سنگ بنیاد کی تقریب بنام تعلیمی کانفرنس۔ اعلان کردیا گیا۔ اس انقلابی آواز پر فروغ علم کے دیوانوں کی صدائے بازگشت سے پورا ملک گونج اٹھا۔ پھر آگے لکھتے ہیں: اس سہ روزہ کل ہند تعلیمی کانفرنس کی روداد تو بہت طویل ہے ذیل میں صرف حضور مفتی اعظم ہند اور دیگر اجلہ علمائے ملت اسلامیہ کے ہاتھوں سنگ بنیاد کی تقریب کا کیف آور منظر (تاجدار ویکلی ممبئی کے حوالے سے ملاحظہ کیجئے: مفتی اعظم ہند قبلہ علیہ الرحمہ کی رہبری میں جب

علما کا قافلہ چلا--------حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی قیادت میں
جب علما کا کارواں اس زمین پر پہنچا جہاں سنگ بنیاد رکھا جانے والا
تھا------حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا اس یونیورسٹی کے لئے پہلی
اینٹ رکھنا۔ایک ایسا نورانی منظر تھا جس کی لذت روح تو محسوس کرسکتی ہے مگر
الفاظ ومعانی کی دنیا تعبیر سے قاصر ہے‘‘

(ماخوذ از: حافظِ ملت افکار اور کارنامے ص ۳۴)

اور مفکر اسلام علامہ قمر الزماں خان اعظمی قبلہ لکھتے ہیں:

’’کل ہند دینی تعلیمی کانفرنس کے موقع پر حضور مفتی اعظم مدظلہ العالی نے اپنے
نورانی ہاتھوں سے الجامعۃ الاشرفیہ کا سنگ بنیاد رکھا

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۳۴۲)

اور الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کی آخر سنگ بنیاد کے موقع پر اہل سنت وجماعت
کے کن کن اکابرین نے شرکت کی تھیں علامہ بدرالقادری صاحب قبلہ اس
متعلق لکھتے ہیں:

الجامعۃ الاشرفیہ کی سنگ بنیاد میں کائنات سنیت کا نظام شمس وقمر اکٹھا ہے
تاجدار اہل سنت حضرت مفتی اعظم ہند، حضرت سید العلماء، حضرت برہان
الملت، حضرت مجاہد ملت رئیس اڑیسہ، پیر طریقت حضرت مولانا عبد الحق
صاحب، حضرت خواجہ نظام الدین بدایونی، محبوب الاصفیاء مولانا غلام آسی
صاحب، بقیۃ السلف حضرت مولانا سید شاہ ظفر الدین اشرف عرف بابو میاں
سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ معلیٰ‘‘

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۳۸۴)

مختصراً یہ کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے مسلسل محنت ومشقت اور فکر وتدبر سے
مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کو الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا۔
شہزادہ حافظ ملت علامہ عبدالحفیظ صاحب قبلہ عزیز ملت لکھتے ہیں:
’’آپ نے (یعنی حافظ ملت علیہ الرحمہ نے) اس کو (یعنی الجامعۃ الاشرفیہ

کو) بیالس سال تک خون جگر سے سینچا مدرسہ اشرفیہ کو دارالعلوم اشرفیہ پھر
الجامعۃ الاشرفیہ کے روپ میں نکھارا‘‘

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۲۳۸ تا ۲۳۹)

اور علامہ قمر الزماں خان اعظمی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

’’حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اشرفیہ کو دارالعلوم اشرفیہ بنایا اور دارالعلوم
اشرفیہ جامعہ اشرفیہ کے عظیم منصوبے میں تبدیل فرما کر اپنے محبوب ومسجود حقیقی
سے جا ملے‘‘

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۳۴۲ تا ۳۴۳)

حضور حافظ ملت کا سفر حج

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ پہلے تو حج بیت اللہ کی استطاعت نہیں رکھتے تھے اور
جب صاحب استطاعت ہوئے تو حکومت ہند وسعودیہ دونوں نے حجاج کرام کے لیے
فوٹو والا پاسپورٹ لازم قرار دے دیا اور حافظ ملت علیہ الرحمہ پاسپورٹ کے لیے بھی
فوٹو کھچوانے کے قائل نہ تھے لیکن حافظ ملت علیہ الرحمہ الرحمہ ہر روز حج بیت اللہ اور
زیارت مزار رسول اللہ ﷺ کی تڑپ میں بے قرار رہا کرتے تھے اور دعائیں کیا
کرتے تھے، خود حافظ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

’’مگر ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی قلبی آرزو بارگاہ خداوندی وبارگاہ
رسالت کی حاضر ہے ایک مرد مؤمن کا یہی جذبۂ ایمانی بھی ہونا چاہیے۔اور
یہی جذبۂ ایمانی مجھے بھی بے چین کر رہا تھا حاضری حرمین طیبین کا والہانہ جذبہ
بیتاب کر رہا تھا اور مدت دراز سے یہی دعا کرتا رہتا تھا:

دیکھا دے یا الہی! وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولی تیری رحمت برستی ہے

اور کبھی اس طرح دعا کرتا تھا:

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم

خاک درِ رسول کا سرمہ لگائیں ہم

مگر بظاہر میری حاضری سخت مشکل اور انتہائی دشوار تھی کیوں کہ جب آزادی تھی تو میں اس قابل نہ تھا اور جب سے استطاعت ہوئی فوٹو لازم کر دیا گیا اس قانونی پابندی سے سخت مجبوری تھی اگرچہ علماء کرام و مفتیان اسلام نے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے فوٹو کے جواز کا فتوی دیا تھا لیکن میری سمجھ میں مسئلہ نہیں آیا تھا اس لئے میں بلا فوٹو کی حاضری کا طالب تھا بارگاہ رسالت میں میری یہی درخواست تھی کہ حضور والا اپنے اس غلام کو بلا فوٹو کے حاضری بارگاہ عالی کا شرف بخشیں''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص۲۷۰ تا ۲۷۱)

اللہ عزوجل نے فضل و کرم کیا نبی کریم ﷺ کا اپنے اس غلام صادق کے لئے بلاوا آیا اور پھر حکومت ہند و سعودیہ نے خاص آپ علیہ الرحمہ کو بغیر فوٹو والے سادہ پاسپورٹ کے ساتھ سفر حج کی منظوری دے دی پھر آپ علیہ الرحمہ

''۱۶ مارچ ۱۹۶۷ء کو عروس البلاد ممبئی سے بذریعہ جہاز سفر حج بیت اللہ کا آغاز فرمایا''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص۳۱۴)

اور جب حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد درِ رسول اکرم ﷺ کی طرف چلے مدینہ منورہ سے قبل ہی جوتے اتار دئے اور مدینہ منورہ میں آپ علیہ الرحمہ ننگے پیر ہی حاضر رہے پورے قیام کے دوران آپ علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ میں جوتے نہیں پہنے''

(ماخوذ از: ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص۲۹۵)

پھر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۷ء کو تمام فیوض ظاہری و باطنی سے مالا مال ہو کر اور دامن کو گوہرِ مقصود سے بھر کر وطن عزیز ہند واپس ہوئے

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص۳۱۷)

حضور حافظ ملت کا وصال پر ملال

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ یکم جمادی الآخر دوشنبہ شب ۱۱/ بجکر ۵۵/ منٹ ۱۳۹۶ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۹۷۶ء کو اس دار فانی سے دار بقا کی طرف انتقال کر گئے

(معارف حافظ ملت ص ۱۸ و ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور ص۳؛ مارچ ۲۰۱۹ء)

آپ علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند و جانشین عالی وقار علامہ عبد الحفیظ صاحب قبلہ المعروف بہ عزیز ملت نے پڑھائی۔ آپ علیہ الرحمہ کو قبر میں آپ کے دونوں بھائی حضرت مولانا حکیم عبد الغفور صاحب قبلہ و حافظ عبد الرشید صاحب قبلہ اور مولانا عبد الحفیظ صاحب قبلہ اور حضرت علامہ مولانا سید مجتبیٰ اشرف المعروف بہ اشرف العلماء اشرفی جیلانی صاحب قبلہ کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ و مولانا محمد شفیع صاحب قبلہ ان تمام حضرات نے مل کر اتارا''

(ماخوذ از: ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص۳۲۸)

حافظ ملت کی نماز جنازہ میں مشائخین کچھوچھہ کی حاضری

مولانا محمد احمد مصباحی علیہ الرحمہ ابن حضرت مفتی عبد المنان صاحب قبلہ حضور حافظ ملت کی نماز جنازہ کے آنکھوں دیکھا حال کے متعلق لکھتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں۔

''چناں چہ کسی طرح بدقت تمام جنازہ اٹھا کر مجوزہ مسجد الجامعہ کے پاس رکھا گیا، وہاں صاحب سجادہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف شہزادہ مولانا اظہار میاں کچھوچھوی، مولانا سید مجتبیٰ اشرف صاحب کچھوچھوی۔۔۔نماز جنازہ کی صف لگ جانے کے بعد زیارت سے مشرف ہوئے''

(حیات حافظ ملت حصہ دوم ص۸۱۷۔ از۔ بدر القادری صاحب قبلہ مصباحی)

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ میں کچھوچھہ مقدسہ کے مشائخین میں سے (حضور مخدوم المشائخ سید مختار اشرف المعروف بہ حضور سرکار کلاں کچھوچھوی اشرفی

جیلانی علیہ الرحمہ اور حضور شیخ اعظم علامہ سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ حضور اشرف الاولیاء علامہ سید مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ حضرت مولانا سید ظفر الدین اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ حضرت مولانا سید موصوف اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ نے شرکت کی اور حضور مجاہد دوراں علامہ سید مظفر حسین کچھوچھوی اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کسی وجہ سے جنازہ میں تو شریک نہ ہو سکے بعد میں تشریف لے گئے۔

(ماخوذ از حیات حافظ ملت حصہ دوم ص ۸۱۷ و ۸۱۹)

تعارف سلسلہ اشرفیہ

سلسلہ اشرفیہ منسوب ہے حضرت تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ کی طرف اور جو بھی اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے وہ (اشرفی) کہلاتا ہے۔ سلسلہ اشرفیہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس کی جڑ کچھوچھہ مقدسہ میں ہے لیکن اس کی شاخیں دنیا کے ہر گوشے میں پائی جاتی ہے مخلوق خدا ان شاخہائے سلسلہ سے ثمر لامقطوعہ حاصل کر رہی ہے اصول ہے کہ ہر درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے الشجرۃ تعرف بثمارھا (یعنی درخت اپنے پھلوں کے ذریعہ سے پہچانا جاتا ہے) لیکن سلسلہ اشرفیہ ایک ایسا درخت ہے جو پھلوں اور پتوں دونوں سے پہچانا جاتا ہے پھلوں سے مراد سلطان التارکین غوث العالم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات ہیں اور پتوں سے مراد حضور مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ کی روحانی و معنوی اولادیں ہیں جن کا سلسلہ نسب حضور مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور غوث الثقلین غوث اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک اتصالا پہنچتا ہے۔

(ماخوذ از معارف سلسلہ اشرفیہ ص ۵ علامہ سید شاہ محمد ممتاز اشرفی کراچی)

سلسلہ اشرفیہ کے تعارف میں لکھا جائے تو پوری ایک کتاب لکھی جا سکتی

ہے طوالت سے بچتے ہوئے مندرجہ ذیل میں صرف دو اقتباس پیش ہے:

سلسلہ اشرفیہ کے متعلق قائد اہل سنت مبلغ اسلام عقیدہ ختم نبوت کے علمبردار علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ (پاکستان) چیرمین ورلڈ اسلامک مشن تحریر فرماتے ہیں:

"سلاسل تصوف میں ایک مشہور و معروف سلسلہ روحانیہ قادریہ اشرفیہ و چشتیہ اشرفیہ جو براہ راست محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدی عبدالقادر جیلانی سے نسباً تعلق رکھتا ہے جس کی مقبولیت پر کسی خارجی شہادت کی چندہ حاجت نہیں بلکہ مفسرین و محدثین اور مقدر علمائے کرام کی اس سے وابستگی ہی اس پر واضح دلیل ہے صدر الافاضل مفسر قرآن مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی، محدث اعظم ہند مولانا سید محمد کچھوچھوی، امام النحو شارح بخاری علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ پاک و ہند کے مقتدر علمائے کرام سلسلہ اشرفیہ کے وہ تابناک موتی ہیں جن سے سلسلہ اشرفیہ کے انوار اطراف عالم کو منور کر رہے ہیں"

(تقریظ از کتاب مکتوبات اشرفی مترجم جلد اول ص ۶ ناشر دارالعلوم اشرفیہ رضویہ کراچی پاکستان)

اور علامہ مولانا منشا تابش قصوری (پاکستان) سلسلہ اشرفیہ و سادات اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے تعارف میں لکھتے ہیں:

"کئی صدیوں سے خاندان سادات اشرفیہ کچھوچھہ شریف، براعظم ایشیا میں مسند علمیت و روحانیت کا علمبردار چلا آرہا ہے، سلطان التارکین رئس العارفین حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند کو جب سے مشرف فرمایا ہے ان کے فیضان سے زمانہ آج تک مسلسل مستفیض ہوتا آرہا ہے بڑی بڑی شخصیات نے اس خاندان بے خزاں کو صدا پر بہار رکھا"

(مقالات محدث اعظم ہند کانفرنس ص ۵ مرتب منشاء تابش قصوری ناشر رضا اکیڈمی لاہور)

سادات کچھوچھہ کا گستاخ تمام مشائخ چشت کا گستاخ ہے۔

سلطان التارکین غوث العالم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"میرے فرزندوں کا دوست میرا دوست ہے اور میرے فرزندوں کا دشمن میرا دشمن اور جو میرا دشمن ہے وہ تمام خاندان چشت کا دشمن ہے"

(بحوالہ: ماہنامہ الاشرف کراچی ص ٤٢؛ ماہ اکتوبر سنہ ٢٠١٥ء/ لطائف اشرفی مترجم، حصہ ٣، ص ٦٧٦، لطیفہ نمبر ٦٠)

ضروری نوٹ! حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا کہ: **"میرے فرزندوں کا دوست میرا دوست ہے"**

یہاں فرزندوں سے مراد اولاد حضرت نور العین مخدوم الآفاق جانشین مخدوم سمنانی حضرت سید عبد الرزاق بن سید عبد الغفور جیلانی قادری ہیں۔ جن کے بارے میں حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:

''نور العین میرے فرزند برحق اور خلیفہ مطلق ہیں''

(لطائف اشرفی مترجم، ص ٦٧٦، لطیفہ نمبر ٦٠،)

جن کی اولادوں کے بارے میں حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ نے آخری وقت میں فرمایا:

''میں نے عبد الرزاق کے فرزندوں کو خزانہ الٰہی اور گنج نا متناہی سپرد کیا ہے''

(لطائف اشرفی مترجم، ص ٦٧٦، لطیفہ نمبر ٦٠،)

معلوم ہوا کہ جو شخص بھی سادات اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کا دوست ہے وہ حضور سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کا بھی دوست ہے اور جو سادات اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کا دشمن ہے وہ حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ کا بھی دشمن ہے اور صرف حضور سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کا ہی دشمن نہیں بلکہ سادات اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کا دشمن بقول حضور مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ تمام خاندان چشت

کا دشمن ہے اب آگے آپ حضرات نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جو آدمی سادات اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کی دشمنی کر کے تمام خاندان چشت کا دشمن بن جائے گا تو اس انسان کی عاقبت کا عالم کیا ہوگا؟

اب جب بات چل پڑی ہے سلطان التارکین محبوب یزدانی حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کی تو حضرت سید مخدوم اشرف چشتی سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمنوں کی ایک پہچان اور بتاتا ہوں خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور یاد رکھیں کہ جتنے بھی لوگ سادات کچھوچھہ مقدسہ کی سیادت کا انکار کرتے ہیں چاہے پھر دبے لفظوں میں کرے یا چھپے لفظوں میں کرے یا اشارہ کنایہ میں کرے یا کسی کے ذریعے کروائے ایسا شخص پکا دشمن ہے حضرت سلطان جہانگیر سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کا اور ماقبل میں بیان ہو گیا کہ حضرت سید مخدوم اشرف چشتی سمنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: **جو میرے فرزندوں کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو میرا دشمن ہے وہ تمام خاندان چشت کا دشمن ہے۔** اب ذرا آگے چلتے ہیں اور خانوادہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کی سیادت کو حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سمجھتے ہیں لیکن اس سے پہلے بتاتا چلوں کہ ''مشائخین اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کی سیادت اتنی مشہور و معروف ہے کہ ان کی سیادت پر ہمیں دلیل کی قطعاً ضرورت نہیں کیوں کہ ان کی شہرت سیادت ہی ہم اہل ایمان کے لیے کافی و وافی ہے اور مشائخین اشرفیہ کی سیادت، شرافت، عظمت، بزرگیت اُس زمانہ سے مسلم ہے جس زمانہ میں آج کی بہت سی خانقاہوں کا وجود ہی نہ تھا مختصراً یہ کہ سادات کچھوچھہ مقدسہ کی سیادت اکابرین اہل سنت و جماعت کے نزدیک ہر دور میں مسلم رہی ہے جس پر اکابرین و مشائخین اہل سنت و جماعت کی کتب شاہد و عادل ہیں'' لیکن پھر بھی کوئی آج کا نومولود نام نہاد محقق تحقیق کا لبل لگا کر سادات کچھوچھہ مقدسہ کی سیادت کا انکار کرتا ہے تو یقین کر لیں کہ ایسا شخص یا تو حاسد ہے یا کم علم ہے یا پھر فتنہ باز ہے اور

ایسے نام نہاد محقق شخص کی باتوں سے خوش ہونے والا بھی بغض سادات اشرفیہ میں گرفتار ہے۔ بہر حال! جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ سادات اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ حضور مخدوم الآفاق جانشین حضور مخدوم اشرف سمنانی سید عبد الرزاق بن عبد الغفور جیلانی المعروف سرکار نور العین علیہ الرحمہ کی اولاد ہیں اور حضور مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق المعروف سرکار نور العین علیہ الرحمہ کا پورا سلسلہ نسب حضور مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب نایاب "صحائف اشرفی" میں دیکھی جا سکتی ہے۔ المختصر یہ کہ حضور مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق المعروف سرکار نور العین علیہ الرحمہ حضور سید عبد القادر جیلانی یعنی سرکار غوث اعظم علیہ الرحمہ کی اولاد میں سے ہیں چناں چہ حضور سلطان التارکین غوث العالم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ حضور نظام الدین یمنی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ "لطائف اشرفی" میں سرکار سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:۔حضرت قدوۃ الکبرا" حضور سید اشرف سمنانی علیہ الرحمہ" فرماتے تھے کہ فرزند اعز اشرف الآفاق سید عبد الرزاق۔کا۔نسب بھی حضرت غوث الثقلین عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ تک پہنچتا ہے۔جس زمانہ میں یہ فقیر" سید اشرف سمنانی" گیلان" المعروف جیلان" گیا تھا تو سید عبد الغفور حسن سے سید عبد الرزاق کو لے کر بصد اعزاز و اکرام اپنی فرزندی میں لیا۔اس تقریب کی جہت سے سادات حسنی اور حسینی کے اشراف و اکابر مدعو کئے گئے اور ماہرین انساب بھی فراہم کئے گئے جنہوں نے سید عبد الرزاق کے نسب کی تحقیق کی نسب کی اسی جانچ پڑتال کے دوران سادات حسینی نور بخشیہ اور سادات حسنیہ کی نسبتیں ظاہر ہوئی۔

[بحوالہ لطائف اشرفی" یعنی ملفوظات محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی۔مترجم جلد سوئم ص ۵۱۳ لطیفہ نمبر ۲ جامع ملفوظات حضرت نظام الدین یمنی اشرفی علیہ الرحمہ الرحمہ۔مترجم پروفیسر ایس ایم لطیف اللہ۔طابع او کھائی پرنٹنگ پریس کراچی (پاکستان)]

معلوم ہوا حضور مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق المعروف سرکار نور العین علیہ الرحمہ

والد اور والدہ کی طرف سے حسنی حسینی سادات سے ہیں مطلب واضح ہے کہ سادات کچھوچھہ مقدسہ حضرت محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق بھی سادات گھرانے سے ہیں کیوں کہ سادات کچھوچھہ مقدسہ سب کے سب جانشین سید مخدوم اشرف حضرت مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق نور العین جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔تو نتیجہ نکلا کہ جو سادات کچھوچھہ مقدسہ کی سیادت کا منکر ہے وہ دشمن ہے حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کا اور جو دشمن ہے آپ علیہ الرحمہ کا وہ دشمن ہے تمام خانوادہ چشت کا۔ ففھم!

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں اور حضور حافظ ملت

قبل اس کے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے درمیان تعلقات کیا تھے اس پر کلام ہو پہلے مختصراً حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف پیش ہے:

محبوب ربانی ہم شبیہ غوث جیلانی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی

مختصر تعارف و خدمات

اسم گرامی: سید علی حسین

(ماخوذ از: تحائف اشرفی مقدمہ ص ۱۲ ناشر جمعیۃ الاشرف جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ)

کنیت: ابو احمد

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۳۸)

لقب خاندانی: شاہ، پیر

خطاب: سجادہ نشین سرکار کلاں

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۳۸)

تخلص: اشرؔفی (المعروف بہ اشرفی میاں)

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۳۸)

القابات: اعلیٰ حضرت، شیخ المشائخ، مخدوم الاولیاء، محبوب ربانی، عالم ربانی، پیر لاثانی، ہم شبیہ غوث جیلانی۔ وغیرہم۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۵، وظائف اشرفی۔ ص ۱۷)

والدگرامی: حضرت سید شاہ سعادت علی اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ

(ماخوذ از: تحائف اشرفی مقدمہ ص ۱۲)

ولادت سراپا سعادت:

۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ ہجری بمطابق دسمبر ۱۸۴۴ء عیسوی کو بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق۔

(ماخوذ از: عہد واجد علی والی اودھ، تحائف اشرفی ص ۴۰)

پدری نسب: سلسلۂ پدری نسب حسنی ہے، آپ محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت قطب عالم غوث الاعظم سیدنا ابومحمد محی الدین الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولاد امجاد سے ہیں اسی لیے جیلانی کہلاتے ہیں، اور محبوب یزدانی غوث العالم حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہ النورانی کے ہمشیرہ زادے نیز باعتبار تبنیت حضور مخدوم اشرف سمنانی چشتی علیہ الرحمہ کے فرزند برحق اور بلحاظ خلافت خلیفہ مطلق ہیں، اسی لیے یہ خاندان والاشان حضرت مخدوم اوحدالدین سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی طرف منسوب ہو کر خاندان اشرفیہ کہلاتا ہے۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۳۸ تا ۳۹)

شجرہ نسب پدری

حاجی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین (المعروف بہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) علیہ الرحمہ ابن حاجی سید شاہ سعادت علی علیہ الرحمہ ابن سید شاہ قلندر بخش علیہ الرحمہ ابن سید شاہ تراب اشرف علیہ الرحمہ ابن سید شاہ محمد نواز اشرف علیہ الرحمہ ابن سید شاہ محمد غوث

اشرف علیہ الرحمہ ابن سید شاہ جمال الدین علیہ الرحمہ ابن سید شاہ عزیز الرحمن علیہ الرحمہ ابن سید شاہ محمد عثمان علیہ الرحمہ ابن سید شاہ ابوالفتح علیہ الرحمہ ابن سید شاہ محمد علیہ الرحمہ ابن سید شاہ محمد اشرف علیہ الرحمہ ابن سید شاہ حسن خلف اکبر علیہ الرحمہ ابن سید شاہ عبدالرزاق (المعروف بہ نورالعین خلیفہ و جانشین مخدوم اشرف سمنانی) علیہ الرحمہ ابن حضرت سید عبدالغفور حسن جیلانی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید ابوالعباس احمد جیلانی الحموی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید بدرالدین حسن جیلانی الحموی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید علاؤالدین علی جیلانی الحموی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید شمس الدین محمد جیلانی الحموی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید سیف الدین یحییٰ جیلانی الحموی علیہ الرحمہ ابن سید ظہیرالدین احمد جیلانی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید ابونصر محمد جیلانی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید عمادالدین ابوصالح نصر جیلانی علیہ الرحمہ ابن قاضی القضاۃ سید تاج الدین عبدالرزاق خلف اکبر علیہ الرحمہ ابن حضور غوث الثقلین ابومحمد سید محی الدین عبدالقادر الجیلانی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید ابی صالح موسیٰ جنگی دوست علیہ الرحمہ ابن سید عبداللہ جیلی علیہ الرحمہ ابن حضرت سید یحییٰ علیہ الرحمہ ابن حضرت سید محمد علیہ الرحمہ ابن حضرت سید داؤد علیہ الرحمہ ابن حضرت سید موسیٰ علیہ الرحمہ ابن حضرت سید عبداللہ علیہ الرحمہ ابن حضرت سید موسیٰ الجون علیہ الرحمہ ابن حضرت سید عبداللہ محض علیہ الرحمہ ابن حضرت سید حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ ابن حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ابن حضرت سیدنا اسد اللہ الغالب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ زوج حضرت حضرت سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت امام الانبیا حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ماخوذ از: صحائف اشرفی حصہ دوم ص ۶۲ تا ۶۳، تصنیف حضور اشرفی میاں، ناشر دارالعلوم محمدیہ ممبئی، ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر ص ۵۲۴، حیات حافظ ملت ص ۸۱ مصنف علامہ بدرالقادری مصباحی، وظائف اشرفی۔ ص ۱۰۔ تصنیف حضور اشرفی میاں۔ ناشر حق اکیڈمی مبارک پور، سیرت اشرفی ص ۲ تا ۳، مطبع رضا آفسیٹ ممبئی، مصنف مولانا طبیب الدین صدیقی اشرفی)

حضور شیخ المشائخ سید علی حسین اشرفی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کا

شجرہ نسب پدری حسنی ہے اور آپ علیہ الرحمہ حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کی اولاد میں سے ہیں جیسا کے مذکور ہوا۔

بسم اللہ خوانی: جب آپ علیہ الرحمہ کی عمر مبارک چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو خاندان عالی شان کے معمول کے مطابق عارف کامل حضرت مولانا گل محمد خلیل آبادی علیہ الرحمہ نے بسم اللہ خوانی کرائی۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۴۰)

تعلیمی سفر اور اساتذہ: حضرت مولانا امانت علی کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے فارسی کی درسی کتابوں کی تعلیم حاصل کی، پھر حضرت مولانا سلامت علی گورکھپوری علیہ الرحمہ، اور حضرت مولانا قادر بخش کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے تعلیم کی تکمیل فرمائی۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۱۲، ۴۰، وظائف اشرفی۔ ص ۱۱، تصنیف حضور اشرفی میاں۔ ناشر حق اکیدمی مبارک پور، سیرت اشرفی ص ۳،)

تکمیل علوم وفنون: آپ علیہ الرحمہ نے ۱۲۸۲ھ ہجری میں سولہ سال کی قلیل عمر میں تمام علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی۔

(ماخوذ از: ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر ص ۵۲۵)

پیر و مرشد: علوم ظاہری سے فراغت کے بعد ۱۲۸۲ھ میں اپنے برادر کلاں اشرف الصوفیا ابو محمد حضرت سید اشرف حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہ النورانی کی دست مبارک پر بیعت ہوکر اجازت وخلافت حاصل فرمائی۔

(ماخوذ از: صحائف اشرفی ج دوم ص ۷۲، تحائف اشرفی ص ۱۲، ۴۰)

شادی خانہ آبادی: آپ علیہ الرحمہ کی شادی ۱۲۸۵ھ ہجری میں حضرت سید شاہ حمایت اشرف اشرفی الجیلانی ابن سید شاہ نقی الدین اشرف اشرفی الجیلانی بسکھاروی کی دختر نیک اختر سے ہوئی جن سے ایک فرزند عالم ربانی واعظ لاثانی حضرت علامہ مولانا سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ اور ایک صاحبزادی ہوئی۔ پہلی بیوی کے انتقال کے بعد دوسری شادی حضرت سید شاہ تجمل حسین اشرف صالح پوری علیہ الرحمہ کی صاحبزادی سے ہوئی جن سے ایک فرزند عارف باللہ حضرت سید مصطفیٰ اشرف علیہ

الرحمہ اور دو صاحبزادیاں ہوئیں۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی مقدمہ ص ۱۲، ۴۶)

سجادہ نشینی: ۱۲۹۷ھ ہجری میں آپ علیہ الرحمہ مسند سجادہ نشینی پر متمکن ہوئے۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۴۲)

منازل عرفان:

۱۲۹۰ھ ہجری میں حسب ارشاد ارواح بزرگان ایک سال مسلسل غوث العالم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے درگاہ معلیٰ پر چلّے کی غرض سے معتکف رہے۔ اسی مدت میں بہ برکت روحانی حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ و بہ توجہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ تمام منازل ایقان وعرفان کو طے فرمایا

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۴۰ تا ۴۱)

علامہ بدر القادری صاحب قبلہ لکھتے ہیں کہ: آپ نے مکمل ایک سال تارک الدنیا ہوکر بارگاہ تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ میں چلہ کشی فرمائی اور مجاہدے کئے اور پھر کیا تھا حضرت مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کی نگاہ عنایت نے آپ کو سلسلہ اشرفیہ کا نیر تاباں بنادیا جس کی شعاعوں سے برصغیر ہندو پاک نیز دور ودراز کی دنیا جگمگا اٹھی

(ماخوذ از حیات حافظ ملت ص ۸۲ از علامہ بدر القادری صاحب مصباحی)

تعلیم اذکار مخصوصہ: آپ علیہ الرحمہ نے تعلیم اذکار مخصوصہ حضرت سید شاہ عماد الدین اشرف اشرفی عرف لکڑ شاہ کچھوچھوی قدس سرہ سے پائی۔ حضرت سید شاہ عماد الدین اشرف اشرفی عرف لکڑ شاہ کچھوچھوی علیہ الرحمہ خاندان اشرفیہ میں مشاہیر مشائخ سے گزرے ہیں اسی طرح دیگر اوراد وظائف کی اجازت اکثر علما و مشائخ ہندوستان سے حاصل فرمائی۔ چناں چہ حضرت راج شاہ صاحب سوندھوی قدس سرہ سے اجازت و خلافت خاندان قادریہ وخاندان زاہدیہ حاصل کی اور تعلیم سلطان

الاذکار و شغل محمود اور دیگر اشغال مخصوصہ سے مشرف ہوئے۔ حضرت مولانا شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہ سے مقام بلیا میں سلسلہ قادریہ منوریہ میں مجاز اور ماذون ہوئے اور تعلیم طریقہ خاص ذکر خفی قلبی جو مدت مدور سے متعلق ہے حاصل کی۔ اس سلسلے کو سلسلۃ الذہب کہتے ہیں جو عرفی طور سے چار واسطوں سے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ یعنی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو اجازت و خلافت حضرت شاہ محمد امیر کابلی علیہ الرحمہ سے حاصل ہوئی۔ ان کو حضرت مُلا اخون فقیر رامپوری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شاہ منور الہ آبادی علیہ الرحمہ سے۔ جنکی عمر ساڑھے پانسو (۵۵۰) برس کی ہوئی۔ ان کو حضرت شاہ دولا قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے۔ اسی طرح سلسلہ اویسیہ اشرفیہ کی تعلیم حضرت سید محمد حسن غازیپوری سے حاصل ہوئی۔ سید محمد حسن غازیپوری کو شاہ محمد باسط علی قدس سرہ سے ان کو شاہ عبدالعلیم قدس سرہ سے۔ ان کو شاہ ابوالغوث گرم دیوان قدس سرہ سے۔ ان کو غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی سے۔ انکو خود عاشق رسول سیدنا حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ سے۔ علاوہ ازیں شغل تلاوت وجود، شغل اسم ذات، شغل جام جہاں نما، شغل ہفت دورہ، شغل خفی قلبی، شغل دو نیم و دیگر اشغال و مراقبات و عمل شجرہ زر دو اوراد خمسہ و حرز یمانی حزب البحر و دعائے حیدری و دعائے بمشخ و حرز ابو دجانہ و دعائے برہتی و چہل اسماء وسی وسہ آیت دافع سحر و قصیدہ بردہ و قصیدہ غوثیہ و درود اکبر و عمل سورہ جن و سورہ مزمل و سورہ یاسین و صلوٰۃ الختام وغیرہ کی اجازت حضرت قدوۃ السالکین مولانا سید شاہ اٰلِ رسول مارہروی علیہ الرحمہ سے حاصل ہوئی۔ اسی طرح حرز یمانی کی اجازت سید شاہ سعادت علی محقق احمد پوری قدس سرہ سے سلسلہ شطاریہ میں حاصل کی۔ حضرت مولانا سید شاہ عبدالقادر خلیفہ سید شاہ علی سجادہ نشین بغداد شریف سے مکہ معظّمہ میں اجازت حرز یمانی مع ارشادات ظاہری و باطنی

حاصل فرمائی۔ حضرت مولانا نوازش رسول سجادہ نشین بیتھوی سے اجازت خاندانی حرز یمانی بطریقہ عالیہ اشرفیہ حاصل کی۔ حضرت شاہ مقبول احمد حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف اخون قدس سرہ سے دہلی میں حسب اجازت روحانیہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اجازت کامل حرز یمانی و حزب البحر و دعائے بمشخ و دعائے حیدری و دیگر اعمال مخصوصہ حاصل کی۔ دلائل الخیرات کی اجازت آپ کو اپنے پیر و مرشد و برادر بزرگ علیہ الرحمہ کے واسطے حضرت مولانا ابوالحیاء نعیم قدس سرہ فرنگی محلی لکھنوی سے حاصل ہوئی۔ نیز دلائل الخیرات کی اجازت حضرت سید شاہ عبدالغنی قدس سرہ بیتھوی اور حضرت سید محمد رضوان مدنی اور مولانا عبدالحق ہندی مہاجر مکہ معظّمہ سے بواسطہ پیرو مرشد برادر بزرگ سے حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں جسقدر دیگر نعمات و برکات اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو مختلف واسطوں سے حاصل ہوئے اس کی تفصیل بہت طویل ہے۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۴۲ تا ۴۴، وظائف اشرفی ص ۱۳ تا ۱۵،)

زیارت حرمین شریفین:

آپ علیہ الرحمہ نے حج اول و حاضری مدینہ ۱۲۹۳ھ ہجری میں کیا (اس سفر میں آپ علیہ الرحمہ کو دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نعمتیں عنایت کی گئیں)

حج دوم و حاضری مدینہ آپ نے ۱۳۲۳ھ ہجری کیا (اس سفر میں آپ علیہ الرحمہ کو مشائخ حرمین الشریفین سے ذکر و اذکار کی اجازت حاصل ہوئی)

حج سوم و حاضری مدینۃ المنورۃ آپ علیہ الرحمہ نے ۱۳۲۹ھ ہجری میں کیا۔ بعدہ آپ علیہ الرحمہ دین و سنیت کی اشاعت کے لئے حجاز شریف، طائف شریف، بیت المقدس، شام، مصر، حام شریف، حمص، مدائن، یمن، دمشق، بصرہ، حلب، ترکی تشریف لے گئے۔

حج چہارم و حاضری مدینہ آپ علیہ الرحمہ نے ۱۳۵۴ھ ہجری میں فرمایا۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۱۲، ۴۲، سیرت اشرفی ص ۴۵ تا ۷۶، ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر ص ۵۲۵)

خلافت و اجازت: آپ علیہ الرحمہ کو ان سلاسل کی اجازت و خلافت حاصل

تھیں: سلسلہ قادریہ اشرفیہ،سلسلہ چشتیہ اشرفیہ،سلسلہ چشتیہ مودودیہ،سلسلہ اویسیہ،سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ منعمیہ،سلسلہ منوریہ معمریہ،سلسلہ قادریہ برکاتیہ،سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ برکاتیہ،سلسلہ مداریہ برکاتیہ،سلسلہ چشتیہ برکاتیہ،سلسلہ سہروریہ برکاتیہ،سلسلہ نظامیہ فخریہ،سلسلہ نقشبندیہ فخریہ،سلسلہ شاذلیہ،سلسلہ عالیہ زاہدیہ۔

(ماخوذاز: سیرت اشرفی ص ۵ تا ۲۵)

حسن و جمال: اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اتنے حسین وجمیل تھے کہ جب مجدد وقت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے آپ کا چہرہ مبارک دیکھا تو برجستہ پکار اٹھے۔

اشرفی اے رخت آئینۂ خوباں
آئے نظر کردہ و پروردہ سہہ محبوباں۔

(ماخوذ از: حیات حافظ ملت ص ۸۳)

چند مشہور خلفاء کرام:

آپ علیہ الرحمہ کے بے شمار خلفا ہیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

حضرت علامہ الشیخ الحاجی الحرمین الشریفین السید مرتضی الحسن علیہ الرحمہ مکۃ المکرمہ
حضرت علامہ الشیخ الحاجی الحرمین الشریفین السید آل رسول الحسین علیہ الرحمہ المکۃ المکرمہ
حضرت علامہ الشیخ محمد الاشرفی بن شیخ احمد مدنی کردی علیہما الرحمہ
حضرت علامہ الشیخ قاضی فخر الدین الاشرفی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت الشیخ حمزہ ابوالجود المدنی الانصاری علیہ الرحمہ المعلم مدینہ منورہ
حضرت الشیخ علی ابوالجود بن الشیخ ابوبکر الاشرفی علیہ الرحمہ المعلم مدینہ منورہ
حضرت الشیخ محمد بہاء الدین خاشقجی المدنی علیہ الرحمہ قیمۃ الجنۃ المعلم مدینہ منورہ
حضرت الشیخ حضرت السید احمد حلوانی الاشرفی ابن سید ابرار احمد علیہما الرحمہ مدینہ منورہ
حضرت مولانا الفاضل الشیخ محمد علی حسین الاشرفی علیہ الرحمہ باب السلام مدینہ منورہ
حضرت المولوی الحافظ محمد علاء الدین البکری الاشرفی علیہ الرحمہ مدینہ منورہ

حضرت جناب الشیخ محکم الدین الاشرفی علیہ الرحمہ باب الرحمہ مدینہ منورہ
حضرت الشیخ حضرت علامہ محمد صالح صافی الاشرفی علیہ الرحمہ دمشق ملک شام
حضرت الشیخ حضرت علامہ السید محمد عبداللہ حسن الاشرفی علیہ الرحمہ ملک یمن
حضرت علامہ مولانا شاہ محمد یوسف بغدادی علیہ الرحمہ
فصیح اللسان عذب البیان حضرت سید شاہ نذر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
خسرو" دربار اشرفی" صدر الافاضل حضرت سید محمد نعیم الدین قادری اشرفی مرادآبادی علیہ الرحمہ
ابوالمحامد علامہ سید محمد المعروف محدث اعظم ہند اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی صدیقی مدنی علیہ الرحمہ
فخر العلماء حضرت علامہ سید شاہ محمد فاخر اشرفی الہ آبادی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا محمد عبدالحئی اشرفی برادر حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ
مبلغ اسلام حضرت سید میر محمد غلام بھیک عرف میر نیرنگ اشرفی انبالوی علیہ الرحمہ
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا سید شاہ امیر حمزہ اشرفی علیہ الرحمہ
ابوالجمیل حضرت مولانا خلیل الدین اشرفی خلیل اللہ شاہ بریلوی علیہ الرحمہ
مبلغ اسلام حضرت مولانا غلام قطب الدین اشرفی برہمچاری علیہ الرحمہ
قطب ربانی مولانا سید شاہ طاہر اشرف اشرفی الجیلانی دہلوی علیہ الرحمہ
امام المحدثین سید دیدار علی شاہ محدث الواری مفتی اعظم لاہور علیہ الرحمہ
تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر اشرفی نعیمی فاضل مرادآبادی علیہ الرحمہ
بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالحفیظ حقانی حفظ اللہ شاہ اشرفی علیہ الرحمہ
مفتی اعظم پاکستان علامہ سید شاہ ابوالبرکات اشرفی لاہوری علیہ الرحمہ
مفسر قرآن علامہ سید شاہ ابوالحسنات احمد قادری اشرفی لاہوری علیہ الرحمہ
خطیب اعظم مولانا شاہ عارف اللہ اشرفی میرٹھی علیہ الرحمہ

مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ حبیب الرحمن عباسی قادری اشرفی اڑیسوی علیہ الرحمہ
مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی محمد احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ
سلطان الواعظین سلطان المناظرین حضرت سید شاہ احمد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ حامد رضاؔ خاں بریلوی خلف اکبر امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ
استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبد الرشید خان اشرفی ناگپوری علیہ الرحمہ
استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس اشرفی سنبھلی علیہ الرحمہ
امین شریعت حضرت مولانا شاہ محمد رفاقت حسین اشرفی کانپوری علیہ الرحمہ
قطب مدینہ حضرت مولانا الشیخ محمد ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ مدینہ شریف
رئیس المحققین حضرت مولانا سید سلیمان اشرف اشرفی بہاری علیہ الرحمہ
محقق کبیر صدر العلماء امام النحو حضرت غلام جیلانی اشرفی میرٹھی علیہ الرحمہ
جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت مولانا عبد العزیز اشرفی محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ
ابوالفتح حضرت علامہ سید محمد مجتبیٰ اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا الشیخ سید شاہ عبد العزیز مدنی اشرفی علیہ الرحمہ مدینہ منورہ
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد علی حسین اشرفی مدنی علیہ الرحمہ مدنیہ منورہ
پیر طریقت حضرت سید شاہ نذیر الحق اشرفی علیہ الرحمہ چاٹگام
غوثِ وقت سرکارکلاں حضرت سید شاہ مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
استاذ العلماء حضرت علامہ عارف اللہ شاہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ
پیر طریقت حکیم حضرت سید محمد اقبال اشرفی علیہ الرحمہ
استاذ العلماء حضرت علامہ غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ
پیر طریقت حضرت سید آل حسن اشرفی سنبھلی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مفتی محمد حسین اشرفی سنبھلی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ غلام علی اشرفی اوکاڑوی علیہ الرحمہ

پیر طریقت حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مفتی ابوذر رؤفی اسرائیلی وارثی اشرفی سنبھلی علیہ الرحمہ
پیر طریقت حکیم سید اخلاق احمد اشرفی علیہ الرحمہ
سید شاہ غلام معین الدین البخاری اشرفی اولاد مخدوم جہاں جہانیاں گشت علیہ الرحمہ
استاذ العلماء مولانا محمد مشتاق احمد کانپوری علیہ الرحمہ
مجمع السلاسل الطریقہ لسان الحقیقہ مولانا حبیب الحسنین اشرفی علیہ الرحمہ
سید محمد صدیق خلف الصدق سید مجتبی اشرفی علیہ الرحمہ پنڈوا شریف
حضرت مولانا سید شاہ ابوالحسن المعروف بہ ابوالخیر اشرفی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا سید شاہ نعمت اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ جائس
حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحق اشرفی گنگوہی علیہ الرحمہ
مفتی آگرہ حضرت مولانا محمد نثار احمد کانپوری علیہ الرحمہ
استاذ زمن حضرت مولانا شاہ احمد حسن فاضل کانپوری علیہ الرحمہ
محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ پاکستان
حضرت سید شاہ محمد مصطفی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ محمد عبید اللہ شاہ صاحب اشرفی علیہ الرحمہ سوندھ شریف
حضرت علامہ غلام محمد ترنم اشرفی امرتسری علیہ الرحمہ
خطیب العلماء مولانا نذیر احمد خجندی اشرفی میرٹھی علیہ الرحمہ
سید شاہ محمد سعید حسنی حیدری مدنی اشرفی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا سید شاہ غلام علی معینی اشرفی علیہ الرحمہ اجمیر شریف
ابوالعرفان حضرت علامہ محمد عارف حسین اشرفی علیہ الرحمہ دہلی
شیخ المشائخ خلیفہ زین العابدین قادری رفاعی صابری چشتی اشرفی علیہ الرحمہ
استاذ العلماء حضرت سید محمد میراں اشرفی علیہ الرحمہ بھٹکل

حضرت علامہ مولانا محمد احمد مختار صدیقی اشرفی علیہ الرحمہ میرٹھ
حضرت علامہ قاضی محمد ایوب حسین اشرفی علیہ الرحمہ بدایوں شریف
استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالحکیم نجندی اشرفی علیہ الرحمہ
شمس العلماء حضرت محمد احسن اللہ فصیحی اشرفی علیہ الرحمہ غازی پور
ابوالضیاء حضرت علامہ ریاض النور احمد صدیقی اشرفی علیہ الرحمہ
سید شاہ جعفر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
حضرت علامہ محمد بشیر صدیقی اشرفی علیہ الرحمہ جنوبی افریقہ
فقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد یوسف اشرفی علیہ الرحمہ
حضرت حاجی خلیل احمد ہفت زبان اشرفی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا عبداللہ شاہ پشاوری العلوی اشرفی علیہ الرحمہ
ابوالقاسم حضرت علامہ مولانا انبر علی نیاز اشرفی علیہ الرحمہ
شیخ المشائخ حضرت سید شاہ فدا علی اشرفی جیلانی اولاد محبوب سبحانی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا سید شاہ علی ہمدم اشرفی علیہ الرحمہ
حضرت حکیم سید آل حسن اشرفی ہاپوری علیہ الرحمہ
مداح رسول مولوی محمد اکبر خاں اشرفی مصنف میلاد اکبر علیہ الرحمہ
استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد اشرفی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا عبدالغنی اشرفی الجلالی ہزاروی علیہ الرحمہ
حضرت محمد صوفی جان کامل علیمی اشرفی علیہ الرحمہ
استاذ العلماء مولانا الشاہ عبدالحکیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمجید انولوی علیہ الرحمہ
حضرت مولانا عبدالاحد اشرفی ابن استاذ المحدثین حضرت مولانا وصی احمد سورتی علیہ الرحمہ
شیخ المشائخ حضرت مولانا رستم علی اشرفی اکبرآبادی علیہ الرحمہ

مبلغ اسلام حضرت الشاہ رکن الدین اشرفی علیہ الرحمہ
سید شاہ رشید الدین فردوسی بہاری آستانہ مخدوم جہاں شرف الدین یحیٰ منیری علیہ الرحمہ
مبلغ اسلام حضرت شاہ محمد قائم قتیل سراجی اشرفی داناپوری علیہ الرحمہ
مخدوم ملت حضرت سید سردار چشتی قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت علامہ مولانا عارف اللہ اشرفی علیہ الرحمہ
پیر طریقت صوفی ملت حضرت عبدالغفور اشرفی برہانپوری علیہ الرحمہ
حضرت سید شاہ نجم الدین اشرفی علیہ الرحمہ الملقب ضیاء اللہ شاہ پٹنہ سیٹی بہار
قاضی سید شاہ شمس الدین اشرفی المقلب ضیاء اللہ شاہ ثانی

(ماخوذ از: تحائف اشرفی مقدمہ ص ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩، معارف شیخ اعظم جلد دوم ص ١٥٢، ١٥٦، سیرت اشرفی ص ٤٢، ٩٠ تا ١٠٠، مخدوم اولیاء ص ٣٥١ تا ٣٧٢)

خلفا و مریدین کی تعداد:

آپ کے خلفا و مریدین کی صحیح تعداد کا تو علم نہیں لیکن لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ وصال کے وقت آپ کے خلفاء کی تعداد ساڑھے تیرہ سو اور مریدین کی تعداد تئیس لاکھ تھی۔

(ماخوذ از: ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر ص، ٥٣)

دینی خدمات: شدھی تحریک کے انسداد کے لیے انجمن اسلام کا قیام کرانا (یاد رہے جب ١٣٤١ھ مطابق ١٩٢٣ء کے شروع ہی میں شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنڈت سردھانند نے لوگوں کو شدھی بنانے کے لیے تحریک شدھی چلائی جو بہت زیادہ زور پکڑ گئی اور جاہل مسلمان اس چکر میں آکر اسلام ترک کر کے شدھی ہونے لگے تو دیگر مشائخین اہل سنت و جماعت کے ساتھ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ باوجود کبر سنی ہونے کے اپنے خلفا و مریدین کے ساتھ اس شدھی تحریک کے انسداد کے لیے نمایاں حصہ لیا چناں چہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محبوب مرید و خلیفہ حضرت مولانا میر سید بھیک نیرنگ انبالوی علیہ الرحمہ کو انجمن اسلام کے

قیام کا حکم دیا۔ اور اس کے ذریعہ لوگوں میں اسلامی تعلیمات بڑے پیمانے پر پھیلایا گیا اور شدھی تحریک کو ختم کرنے کی بھر پور کوشش کی گئی اور بحمدہ تعالیٰ اس میں مکمل کامیابی حاصل ہوئی اس شدھی تحریک کو ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کرنے کے لیے حضرت صدرالافاضل فخر الاماثل علامہ سید سید نعیم الدین مرادآبادی قادری اشرفی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ مولانا سید غلام قطب الدین برہمچاری اشرفی علیہ الرحمہ اور حضرت مفتی عبدالعزیز خان اشرفی علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے راجپوتانہ میں بڑے سرگرم دورے کئے اور شدھی تحریک کا مکمل سدّ باب ہوگیا۔

(ماخوذ از: سیرت اشرفی ص ۸٤، سیدی ابوالبرکات ص ۲٤ تا ۲٥، مرتب سید محمود احمد رضوی اشرفی ناشر شعبہ تبلیغ حزب الاحناف لاہور)

اسی طرح آپ علیہ الرحمہ نے بہت سی مسجدوں اور مدرسوں کا قیام و سنگ بنیاد رکھا اور بہت سے مدرسوں کی سرپرستی فرمائی اور تاعمر ان مدرسوں کی تحفظ بقا کے لیے کوشاں رہے مثلاً جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد، مدرسہ فیض العلوم محمد آباد کہنہ، الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، جامعہ نعیمیہ مرادآباد، جامعہ حزب الاحناف پاکستان، مدرسۃ الحدیث دہلی، دارالعلوم نعمانیہ دہلی۔

اسی طرح کتب خانہ اشرفیہ کا اہتمام، اشرفی پریس کا انتظام، ماہنامہ اشرفی کا اجراء، حضرت مولانا احمد اشرف ہال کا قیام، خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف کی تعمیر و توسیع، وغیرہ۔

(ماخوذ از: سیرت اشرفی ص ۸٦، ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر ص ٥۲۹، حیات مخدوم اولیاء ص ۳۲۳ تا ۳٤۷،)

تصنیفی خدمات: آپ علیہ الرحمہ ویسے تو مستقبل طور پر تصنیفی کام نہیں کرتے تھے بلکہ آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اکابرین نے جو لکھا ہے وہی کافی و شافی ہے لیکن پھر بھی آپ نے مریدین و خلفا کے لیے صرف تین کتابیں تصنیف فرمائی جو علم و فن کا گنجینہ ہے۔ صحائف اشرفی (دو جلد) تحائف اشرفی، وظائف اشرفی۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی مقدمہ ص ۱۲،)

وصال: 11 رجب المرجب 1355ہجری 1936ء بوقت صبح، عمر ۸۹ سال
مزار شریف: کچھوچھہ شریف۔

(ماخوذ از: تحائف اشرفی ص ۱۲)

حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ کیا تھا آپ علیہ الرحمہ اکابرین اہل سنت کی نظر میں کیا تھے اس پر پھر کبھی لکھا جائے گا فی الحال موضوع کی طرف چلتے ہیں حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے درمیان ربط و تعلق یہ تھا کہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد تھے اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی بیعت و ارادت کی تفصیلی یہ ہے:

حافظ ملت کی بیعت و ارادت

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ جب ظاہری علوم و فنون سے مالا مال ہو چکے اور روحانی باطنی علوم و تربیت کی طرف گامزن ہوئے تو حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اپنی روحانی و باطنی راہنمائی کے لیے اس ذات کا انتخاب فرمایا جس ذات کو ہم شبیہ غوث اعظم، شیخ المشائخ، عالم ربانی، مجدد سلسلہ اشرفیہ، اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کہا جاتا ہے پھر کیا تھا حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر ہاتھ دے کر بیعت و واردات حاصل فرمالی۔ اس کی کچھ تفصیل علامہ احمد القادری صاحب سے یوں لکھتے ہیں:

> ''حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ شیخ المشائخ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ (۱۲٦٦ھ – ۱۳٥٥ھ) کے دور طالب علمی ہی سے معتقد تھے اسی عقیدت نے رفتہ رفتہ ترقی کر کے حافظ ملت کو حضرت شیخ المشائخ کے سلسلہ بیعت و ارادت میں داخل کر دیا اور دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف کے زمانہ طالب

علمی میں حافظ ملت حضرت اشرفی میاں کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ قادریہ منوریہ میں بیعت ہو گئے۔ اس سلسلے میں حضرت شیخ المشائخ سے حضرت غوث اعظم تک صرف چار واسطے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں: قلت وسائط اور علوسنہ میں دنیا کا کوئی سلسلہ قادری اس سلسلۃ الذہب کا مقابلہ نہیں کرسکتا''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۵۲۳)

سلسلہ اشرفیہ منوریہ معمریہ قادریہ جس کو سلسلۃ الذھب بھی کہا جاتا ہے اور جیسا کہ ماہنامہ اشرفیہ میں لکھا ہے کہ دنیا کا کوئی قادری سلسلہ اس سلسلۃ الذہب کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس کی مختصر تفصیل آگلے صفحات میں عنقریب آرہی ہے۔

اگر بات کریں کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو پیر کیسا ملا؟ اور پیر سے روحانی باطنی فیضان کیسا ملا؟ تو جواب، عالیجناب طیش صدیقی صاحب قبلہ دیتے نظر آتے ہیں لکھتے ہیں:

''باطنی تعلیم کی راہ پر گامزن ہوئے (حافظ ملت علیہ الرحمہ) تو راہنمائی کو جوذات ستودہ صفات سامنے آئی اس کی شان وعظمت کا کیا کہنا ماشاءاللہ، سبحان اللہ، وہ عظیم وجلیل ہستی کہ:

جس کے رخ پر نچھاور ہوں شمس وقمر

دیدہو جس کی معراج اہل نظر

کون؟ ایک مرد خدا، درویش کامل، حضرت مخدوم الاولیا، تاجدار سمناں حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر کے چمنستان کے گل سرسبد حضرت شیخ المشائخ مولانا سید علی حسین صاحب اشرفی میاں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ۔

رہیں شمس وقمر ضو پاش انکی خوابگاہوں پر

خدا کی رحمتوں کے پھول برسیں انکی راہوں پر

گردوغبار سے پاک، صاف سینہ، علم وعرفان اور اسرار ظاہری وباطنی کے انوار کا گنجینہ تو پہلے ہی بن چکا تھا اب جو حضرت شیخ المشائخ کی پابوسی کا شرف حاصل ہوا تو

سونے پر سہاگا ہو گیا قلب نے مرشد کے فیوض سے مالا مال ہونے میں دیر نہیں کی تو مرشد کامل کو مرید کا مقام ومرتبہ معلوم کرنے میں تاخیر کیسے ہوتی، پیرومرید، دونوں، ایسے مرد مومن، جن کی نگاہوں سے تقدیریں بدل جایا کرتی ہیں۔'' زور بازو'' کا اندازہ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ حضرت شیخ نے خلافت و اجازت مرحمت فرمادیں اور یوں سفر کا ایک اور مرحلہ تمام ہوا۔

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ٤٦٢)

اور خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنی بیعت وخلافت کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں وہ بھی پڑھنے اور سمجھنے والی بات ہے چنانچہ حضور حافظ ملت شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ:

'' حضور آپ نے بیعت کس سے کی؟ اور خلافت و اجازت کس کس سے حاصل فرمائی؟ (تو جواب) دیتے ہوئے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ: زمانہ طالب علمی میں شیخ المشائخ مولانا سید شاہ علی حسین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اجمیر شریف تشریف لائے اس وقت حضرت اشرفی میاں قبلہ علیہ الرحمہ کی غلامی میں داخل ہوا (پھر ایک بار) حضرت ممدوح مبارک پور تشریف لائے میں حاضر خدمت ہوا مجھے خلافت عطا فرمائی۔ میں نے عرض کیا حضور میں اس قابل نہیں ہوں۔ تو اشرفی میاں قبلہ علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ مردحق را قابلیت شرط نیست۔ حضرت اشرفی میاں قبلہ علیہ الرحمہ بڑے کریم النفس تھے۔ بڑی شفقت فرماتے تھے۔ اور۔ حضرت صدرالشریعہ قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی قادری رضوی نسبت (بطور خلافت) حاصل ہوئی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے مجھے اور مولانا سردار احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ (محدث اعظم پاکستان) کو بریلی شریف میں خلافت عطا فرمائی''

(ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر۔ ص ۷٦۔ اڈیٹر علامہ بدرالقادری۔ جلد نمبر ۳۔ شمارہ ۲۹۔، ۳۱۳۔ جون۔ جولائی۔ اگست ۱۹۷۸ء رجب۔ شعبان۔ رمضان ۱۳۹۸ھ)

نوٹ۔ جیسا کہ ذکر ہوا کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی

میاں رحمۃ اللہ علیہ سے زمانہ طالب علمی مین مرید ہوئے لیکن کس زمانہ طالب علمی میں
ہوئے تو اس کا اختصاراً پس منظر یہ ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ مکمّل حافظ قرآن
بننے، فارسی کی مشہور کتاب گلستاں و بوستاں ختم کرنے، اردو چہارم تک پڑھائی کرنے
پھر گھر کی مالی حیثیت اچھی نہ ہونے کے سبب اپنی تعلیم کو معطل کرنے پھر گھر کے کام
کاج کے ساتھ بھوجپور کے رائیس اعظم شیخ حمید الدین صاحب کی مسجد میں امامت اور
مسجد میں قائم مدرسہ حفظ القرآن میں وتدریس کی خدمت مسلسل پانچ سال تک بحسن
خوبی انظام دینے پھر حکیم محمد شریف صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی ہدایات پر اور والدین کی
اجازت سے فرائض امامت وتدریس سے دستبردار ہو کر حکیم محمد شریف صاحب قبلہ علیہ
الرحمہ کے پاس دوبارہ سے اپنی تعلیمی سفر کا آغاز فرمانے پھر مرکز اہل سنت دار العلوم
جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخلہ لے کر شرح جامی و میر قطبی وغیرہ کتابیں پڑھنے پھر
جامعہ نعیمیہ میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے موقع پر حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی علیہ
الرحمہ کے پاس عرضی داخل کرنے پھر اپنے چند ساتھی مثلاً امام النحو علامہ سید غلام جیلانی
میڑھی اشرفی علیہ الرحمہ وغیرہ کے ساتھ اجمیر شریف پہنچنے پھر وہاں حضور صدر الشریعہ
علیہ الرحمہ کے پاس مسلسل علوم ظاہری سے مالا مال ہونے کے بعد درغریب نواز اجمیر
شریف میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے
دست حق پرست بیعت ہوئے تھے

(ماخوذ از ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر۔ص ۶۸ تا ۶۹)

علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ شیخ الحدیث فیض الرسول براوں ضلع بستی لکھتے ہیں:

''اجمیر شریف میں کئی سال تک پڑھتے رہے---(حافظ ملت علیہ
الرحمہ) اور اجمیر شریف ہی میں حضرت شیخ المشائخ مولانا سید شاہ علی حسین
صاحب قبلہ اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے مرید بھی ہوئے''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۸۱)

اور مرید ہونے کا منظر کیا تھا اس پر مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ روشنی

ڈالتے ہوئے اور مرشد حافظ ملت حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی
تعریف کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

''جس مجلس میں تشریف رکھتے ایسا معلوم ہوتا: ملاء قدس کا کوئی فرشتہ جلوہ
گر ہے۔ جو دیکھتا ہوش وخرد کھو بیٹھتا ایک بار اجمیر مقدس شاہجہانی مسجد کے
منبر پر تشریف رکھ کر چند دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے جس کا اثر یہ ہوا کہ مسجد
کے سارے حاضرین مرید ہوگئے حضرت "اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ" کے
رومال۔ میں عمامہ۔ باندھا گیا اور پھر اس عمامہ میں متعدد عمامے باندھے
گئے--حاضرین میں علما۔رؤساء۔امراء سبھی تھے---اسی موقع پر حافظِ
ملت "علیہ الرحمہ" کے تمام رفقاے درس بھی مرید ہوئے تھے''

(ماہنامہ اشرفیہ: صدر الشریعہ نمبر ص ۵۸)

خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے مرید ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہیں اور یہ
روایت علامہ بدر القادری صاحب قبلہ نے نقل کی ہے اس روایت میں قابل ذکر یہ
بات ہے کہ حضور حافظ ملت کے ساتھ آپ کے کتنے ساتھی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی
میاں کے مرید ہوئے تھے؟

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی میاں علیہ الرحمہ ہمارے زمانہ طالب علمی
میں اجمیر شریف پہنچے۔ ان کے پاس سلسلہ معمریہ تھا جس میں حضور غوث اعظم
رضی اللہ عنہ تک صرف چار واسطے ہیں، ہم چالیس رفقائے درس ایک ساتھ اس
سلسلہ میں داخل ہوگئے۔ اور سلسلہ اشرفیہ چشتیہ میں طالب ہوئے۔

(انوار حافظ ملت نمبر ص ۱۶ بحوالہ حیات حافظ ملت ص ۶۵ مصنف علامہ بدر القادری مصباحی۔ ناشر المجمع الاسلامی ملت نگر
مبارک پور ضلع اعظم گڑھ)

اور مولانا مبارک حسین مصباحی اڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ لکھتے ہیں:

''اس سچائی سے تو زمانہ واقف ہے کہ مبارکپور کی سرزمین پر مدرسہ
اشرفیہ ''دار العلوم اشرفیہ'' اب جامعہ اشرفیہ میں یہ نسبت حضرت سید مخدوم

اشرف کے مبارک نام کی ہے۔جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی نے اجمیر مقدس میں اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ حضرت سید علی حسین اشرفی جیلانی کے مقدس دامن سے وابستہ ہو کر نسبت ''اشرف'' سے شادکام ہو گئے اور زندگی بھر اس پر نازاں رہے''

(ماہنامہ اشرفیہ نومبر ۲۰۱۷ء ص ۵)

حافظ ملت کو اجازت وخلافت

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو آپ کے پیر ومرشد حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے کب، کہاں، کیسے اجازت خلافت عطا فرمائی اس کا مختصراً ذکر خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی زبانی ماقبل میں ذکر ہوا، اب ایک اور روایت جو کہ علامہ محمد احمد مصباحی بھیروی کی روایت سے علامہ احمد القادری بھیروی نے نقل فرمائی ہے جس میں خاص بات یہ ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا مقام اپنے پیر ومرشد کی بارگاہ میں کیا تھا اور آپ کے پیر ومرشد کی کیا شان بصارت وفراست تھی اور آپ کے پیر ومرشد نے جو بات ارشاد فرمائی وہ کتنی نصیحت آمیز ہیں۔لکھتے ہیں کہ:

''حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے شوال ۱۳۶۲ھ میں دارالعلوم اشرفیہ کو بحیثیت صدرالمدرسین زینت بخشی مبارک پور میں حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ کا ورود مسعود قریباً ہر سال ہوا کرتا تھا۔(**یاد رہے کہ مبارکپور میں حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا تبلیغ دین وسنیت کے غرض سے آنے جانے کا سلسلہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے مبارکپور آنے سے بہت پہلے سے جاری وساری تھا جیسا کہ ماقبل میں مذکورا ہوا اور یہ سلسلہ تاحیات جاری رہا**)۔حافظ ملت کے قیام مبارکپور کے دوران ایک بار حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ کی آمد ہوئی تو انہوں نے حافظ ملت کو خلافت دینا چاہی حافظ ملت کی منکسر ومتواضع طبیعت اور۔خود را ہیچ مداں۔والی عادت عرض کر اٹھی حضور! مجھ

میں تو کچھ صلاحیت نہیں ہے خلافت کیسے لو؟ جواباً حضرت شیخ المشائخ نے یہ امتیازی تمغہ عطا فرمایا۔**مرد حق را قابلیت شرط نیست**۔اور خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۵۲۳۔بروایت علامہ محمد احمد مصباحی بھیروی)

سلسلہ اشرفیہ منوریہ معمریہ قادریہ کا مختصر تعارف

پہلی بات تو یہ کہ خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے مشائخین سادات عظام کے پاس حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ کے توسط سے دنیا میں رائج جملہ سلاسل طریقت کی تقریباً تقریباً خلافت واجازت حاصل ہے اسی سبب کہا جاتا ہے کہ اشرفی لفظ پر غور کریں تو الف سے لے کر یا تک جتنے سلاسل طریقت ہیں اس اشرفی نسبت میں ان تمام سلاسل طریقت کا فیض شامل ہے یعنی جس کو اشرفی نسبت مل گئی گویا اس کو اس اشرفی نسبت کے صدقے میں جملہ سلاسل طریقت کی نسبت بھی مل گئی یعنی ہر اشرفی چشتی ہونے کے ساتھ ساتھ قادری نقشبندی سہروردی بھی ہے الحمد للہ اسی سبب تو کہا جاتا ہے:

اشرفی ناز کرتو اپنی قسمت پر
کون پاتا ہے خاندان ایسا

لیکن مرشد حافظ ملت مجدد سلسلہ اشرفیہ شیخ المشائخ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی وہ ذات ہے کہ آپ کو بالذات خود سلسلہ قادریہ کی کئی طرق سے اجازت وخلافت حاصل ہے مثلاً سلسلہ قادریہ زاہدیہ، سلسلہ قادریہ برکاتیہ، سلسلہ قادریہ منوریہ معمریہ اور اسی طرح دیگر سلاسل طریقت کی اجازت وخلافت آپ علیہ الرحمہ کو حاصل ہوئی ہیں اور سلسلہ قادریہ برکاتیہ کی اجازت وخلافت تو فخر مارہرہ سید السادات سید آل رسول مارہروی قادری برکاتی رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئی ہے اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ حضور سید آل رسول مارہروی رضی اللہ عنہ کے خاتم الخلفا یعنی آخری

خلیفہ قرار پائے۔

(دیکھئے: ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۵۲۸۔ صحائف اشرفی صفحہ نمبر ۲۴۔ بعنوان کلمات تصدیر)

بہر حال: خاندان اشرفیہ میں سلسلۃ الذہب (یعنی سلسلہ منوریہ معمریہ قادریہ) کس طرق و واسطے سے آیا؟ تو خانوادۂ اشرفیہ میں یہ سلسلہ شیخ المشائخ ہم شبیہ غوث الاعظم اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے واسطے سے آیا ہے اس کی مختصر تفصیل یوں ہے کہ حضور اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو حضرت شاہ مولانا محمد امیر کابلی علیہ الرحمہ نے سلسلہ قادریہ منوریہ کی اجازت سے نوازا۔ اور اس سلسلہ کو سلسلۃ الذہب کہتے ہیں جو عرفی طور سے چار واسطوں سے حضور قطب ربانی قندیل نورانی محبوب سبحانی سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمہ تک پہونچتا ہے۔

(یعنی) حضور سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو اجازت و خلافت حضور شاہ مولانا محمد امیر کابلی علیہ الرحمہ سے ملی ان کو اجازت و خلافت حضور ملاّ اخون رامپوری علیہ الرحمہ سے ملی ان کو اجازت و خلافت حضور شاہ منور الہ آبادی علیہ الرحمہ سے ملی (جن کی عمر تقریباً ساڑھے پانچ سو برس کی ہوئی) اور ان کو اجازت و خلافت حضور شاہ دولھا قدس سرہ سے ملی اور ان کو اجازت و خلافت حضور غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ملی۔

(ماخوذ از ماہنامہ اشرفیہ کا حافظ ملت نمبر ص ۵۲۸ و سرکار کلاں بحیثیت مرشد کامل ص ۱۶۶ مصنف مفتی رضاء الحق مصباحی اشرفی/ و معارف اشرفیہ ص ۳۲۔ تالیف علامہ سید شاہ ممتاز اشرفی مہتمم دارالعلوم اشرفیہ رضویہ کراچی پاکستان ناشر دارالعلوم اشرفیہ رضویہ سیکٹر ۱۶ گلشن بہار اورگی ٹاؤن کراچی پاکستان)

اور شارح بخاری علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سلسلہ عالیہ قادریہ منوریہ معمریہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''قادریہ منوریہ معمریہ جو سب سے عالی ہے اور حضرت شاہ منور حسین الہ آبادی عن الشاہ دولھا عن غوث الثقلین السید ابی محمد محی الدین عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ سے ہے اس سلسلے میں حضرت شاہ دولھا صاحب قدس سرہ کی عمر مبارک بہت طویل پانچ سو سے زیادہ تھی''

(ماہنامہ کنز الایمان دہلی کا شارح بخاری نمبر ص ۲۳: ۲۸ محرم سنہ ۱۴۲۲ھ)

نوٹ: سلسلہ قادریہ معمریہ منوریہ میں دو بزرگ حضرت شاہ منور الہ آبادی رضی اللہ عنہ اور حضرت شاہ دولھا رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک کے متعلق محررین میں اختلاف پایا گیا ہے لیکن راقم کی تحقیق کے مطابق علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی بات زیادہ درست معلوم پڑتی ہے کیوں کہ حضرت شاہ دولھا رضی اللہ عنہ جن کا پورا نام: حضرت سید کبیر الدین شاہ دولھا دریائی ہے اور یہ وہی بزرگ ہیں جن کی برات کشتی سمیت دریا میں ڈوب گئی تھی، اور بارہ سال بعد حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے وہ کشتی دریا سے تمام براتی سمیت نکل آئی تھی، پھر حضرت سید کبیر الدین شاہ دریائی رضی اللہ عنہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے، پھر غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنی اجازت و خلافت سے نواز کر آپ کو گجرات بھیجا، انہیں کی عمر مبارک پانچ سو سال سے زیادہ ہوئی، جن کی ایک مزار پاک تو صوبہ گجرات کے احمد آباد ہند میں موجود ہے اور آپ ہی کی ایک مزار گجرات پنجاب پاکستان میں بھی مشہور ہے۔

(مقامات محمود، ص ۳۶۸ تا ۳۶۷، حقیقت گلزار صابری، ص ۷۷، بحوالہ، امام اولیا، ص ۷۰ تا ۷۲، ناشر مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور، کاوش ابوحنظلہ محمد اجمل عطاری قادری)

اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر اسی سلسلہ اشرفیہ منوریہ معمریہ قادریہ میں مرید ہوئے تھے بعدہ حافظ ملت علیہ الرحمہ کو اپنے پیر و مرشد سے اس سلسلہ معمریہ کی اجازت و خلافت بھی حاصل ہوئی تھی جیسا کہ ماقبل میں گزرا۔

حافظ ملت پر فیضان مخدومی

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو اپنے پیر و مرشد حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کا فیضان تو ملا ہی تھا لیکن ایک

مرتبہ جب حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی تارک السلطنت حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے تو بارگاہ مخدومی سے خصوصی فیضان بھی ملا خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اس خصوصی فیضان مخدومی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جس وقت میں بارگاہ سمنانی میں حاضر ہوا اس وقت سے اتنا روحانی فیض پہونچا اور پہونچ رہا ہے جس کو بیان نہیں کرسکتا''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ۵۲۵)

حضور اشرفی میاں حافظ ملت کی نظر میں

حضور حافظ ملت شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ کی نظر میں حضور مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت اشرفی علیہ الرحمہ کیا تھے اس کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل چند عبارات ہی کافی ہوگی چناں چہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے پیر و مرشد ہم شبیہ غوث اعظم مجدد سلسلہ اشرفیہ شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے متعلق طلبہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے سامنے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ جن کی ولایت میں کوئی شبہ (شک) نہیں ان کی شان یہ تھی کہ چہرہ مبارک پر نور کی بارش ہوتی تھی۔ جہاں بیٹھ جاتے ایک بھیڑ جمع ہو جاتی۔ کیا ہندو کیا مسلمان تمام مذہب والے دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے۔ جب حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ ایک مرتبہ اجمیر شریف تشریف لے گئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اور پھر نماز بعد تقریر فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا۔ آج فقیر خواجہ کی بارگاہ میں بیعت کرنا چاہتا ہے۔ جس کا جی چاہے اپنا ہاتھ دے دے۔ یہ فرمانا تھا کہ سارا مجمع ٹوٹ پڑا۔ اور تمام حاضرین فوراً داخل سلسلہ ہوگئے۔ ایسا منظر اور ایسی مقبولیت تو میں نے دیکھی

نہیں۔ اجمیر شریف کے اسٹیشن پر میں نے دیکھا کہ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ۔ لیٹے ہوئے ہیں نہ کسی سے کچھ کہنا نہ بولنا لیکن لوگ ہیں کہ جوق در جوق زیارت کے لیے چلے آرہے ہیں۔ آپ (حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ) حج سے تشریف لائے تو بیمار ہوگئے مجھے (حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو) معلوم ہوا تو فوراً کچھوچھہ مقدسہ زیارت کے لیے حاضر ہوا حضرت نے دیکھتے ہی سب سے پہلے مدرسہ کے بارے دریافت فرمایا کہ مدرسہ چل رہا ہے؟ میں (نے) عرض کیا حضور! مدرسہ چل رہا ہے پھل رہا ہے پھول رہا ہے اس وقت تقریباً ستر طلبہ کو خوراک ملتی ہے۔ (حافظ ملت علیہ الرحمہ آگے فرماتے ہیں:)۔ اور جب حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے بازار میں نئے مدرسہ کی بنیاد رکھی جس کا تاریخی نام باغ فردوس (۱۱۳۹) ہے اور یہ واقعی باغ فردوس ہے اس کا یہ نام آسمان سے اترا ہے تو اس کی پہلی اینٹ رکھنے کے بعد حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے فرمایا: جو اس مدرسہ کی ایک اینٹ کھسکائے گا خدا اس کی دو اینٹ کھسکائے گا''

(ملفوظات حافظ ملت ص ۴۰ تا ۴۱، مرتب۔ مولانا اختر حسین فیضی مصباحی اشاعت ۱۴۱۵ھ ناشر المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ بحوالہ۔ ماہنامہ اشرفیہ جنوری. فروری. ۱۹۸۳ء از مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی)

اور علامہ مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی صاحب خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں:

''میں اور مولانا محمد احمد صاحب مصباحی بھیروی۔ حضرت حافظ ملت کے حضور (پاس) سلسلہ معمریہ (سلسلہ اشرفیہ منوریہ معمریہ قادریہ) میں طالب ہونے کی غرض سے حاضر ہوئے کہ اس کے ذریعہ غوث پاک سے صرف چار واسطہ ہے اور روحانی فیوض و برکات سے محظوظ ہونے کا زیادہ موقع ملے گا مقصد جان کر حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور۔ حافظ ملت علیہ الرحمہ نے۔ فرمایا: حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ بڑی خصوصیتوں کے مالک تھے ان میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ نہایت خوبصورت وجیہ اور لانبے تھے۔ اب تک آپ جیسا چہرہ دیکھنے میں نہیں

آیا۔آپ کا لقب شبیہ غوث اعظم تھا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو عالم خواب میں دیکھنے والوں نے اس کی شہادت دی ہے۔اور ان کے (حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے) شبیہ غوث اعظم ہونے کا اقرار کیا ہے"

(ملفوظات حافظ ملت ص۷۰ مرتب۔مولانا اختر حسین فیضی مصباحی اشاعت ۱۴۱۵ھ ناشر المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ بحوالہ۔قلمی یادداشت۔از مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی)

حافظ ملت اور عرس اعلیٰ حضرت اشرفی میاں

جیسا کہ ماقبل میں شواہد پیش ہوئے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے پیر و مرشد سے بے انتہا محبت وعقیدت رکھتے تھے اگر کہا جائے تو بجا ہوگا کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے پیر و مرشد کی محبت میں فنافی الشیخ کی منزل پر فائز تھے اور اپنے پیر و مرشد سے محبت وعقیدت کا انداز یہ کہ جب تک آپ کے مرشد و مربی باحیات رہے کبھی مبارکپور میں ملاقات کبھی کچھوچھہ مقدسہ میں ملاقات کرتے رہے اور اپنی عقیدت و محبت میں مزید اضافہ فرماتے رہے لیکن جب آپ کے پیر و مرشد حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنی پوری زندگی اپنے پیر و مرشد کے عرس پاک کی محفل سجا کر اپنے مرشد و مربی کو یاد فرماتے رہے اور قوم کے سامنے اپنے مرشد پاک کا ذکر جمیل کرتے رہے اور قوم کو اپنے مرشد کی عظمت وشان بتاتے رہے۔

اس پر اولاً حضرت علامہ مولانا عثمان اشرفی اعظمی شاگرد حضور حافظ ملت کی وہ تاریخی تحریر مکمل نقل ہے جو کہ اعلیٰ حضرت اشرفی علیہ الرحمہ کے وصال بعد الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں جو تعزیاتی پروگروم حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں ہوئے تھے اس کورپورٹ کی شکل میں الفقیہ امرتسر میں چھاپا گیا تھا۔

حضرت مولانا عثمان اشرفی اعظمی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

"**آفتاب عالم تاب کا غروب:** شمع شبستاں غوثیت، شہسوار میدان طریقت، واقف اسرار حقیقت ومعرفت اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین صاحب قبلہ اشرفی وجیلانی کچھوچھوی قدس سرہ العزیز ۱۱/رجب المرجب ۱۳۵۵ھ بروز سہ شنبہ بوقت صبح ایک بج کر بیس منٹ پر اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے، اور ہماری ظاہری آنکھوں سے پردہ فرما گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت" سید شاہ علی حسین اشرفی میاں" قدس سرہ العزیز کی وفات حسرت آیات نہ صرف آپ کے اعزہ واحباب اور مریدین وارادت مندوں کے لیے باعث رنج وملال ہے بلکہ ہر ہر عاشق رسول اس کے صدمے سے متاثر ہے اور ہر ایمان دار کا قلب آپ کی جدائی سے محزون ومغموم ہے۔اور کیوں نہ ہو: موت العالم موت العالم اور عالم کیسا کہ علوم ظاہری و باطنی میں کامل، اسرار خفی وجلی کا حامل جس کی قوت باطنی کا یہ عالم کہ جس کی طرف نظر کرم فرمائی خدا رسیدہ کر دیا۔آپ کے واقعات وحالات اس پر روشن دلیل ہیں۔ایسے باکمال محبوب بے مثال کے پردہ فرمانے سے آسمان وزمین بھی رنج وغم کریں اور آنسو بہائیں تو بجا ہے۔

مرحوم صورت وسیرت میں اپنے جد کریم سلطان بغداد رضی اللہ عنہ کے نمونہ تھے۔آپ کی صورت زیبا جمال غوثیت کا آئینہ تھی جس نے ایک نظر دیکھا وارفتہ ہو گیا۔جن لوگوں نے آپ کے جمال جہاں آرا کا نظارہ کیا وہ اس کی لذت وحلاوت کو خوب جانتے ہیں۔اس نورانی شکل کے تصور سے ان کے قلوب منور ہیں۔حیف صد حیف وہ باخدا ہستی، وہ جمال نورانی، ہم شکل محبوب سبحانی قیامت تک ہماری نظری آنکھوں سے پردہ فرما گئے۔

وہ سراج غوثیت جس طرف تشریف لے جاتا مخلوق پروانہ وار نثار ہوتی، بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ کثیر مجمع میں واعظ خوش بیان تقریر کرتے اور آپ وہاں جلوہ افروز ہوتے اور سامعین کانوں سے مقرر کی تقریر سنتے تو آنکھوں سے اس فرزند غوث

پاک کے چہرہ انور کو دیکھتے اور قلوب فرحت بخشتے اور ایمان کو ان کے دیدار سے تازہ کرتے۔

۱۳۵۱ھ کا وہ منظر میرے پیش نظر ہے جب آپ اجمیر شریف میں جلوہ فرما ہوئے اور جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھا کر آپ نے تقریر فرمائی، ہزاروں کا مجمع تھا جو اس شمع شبستان غوثیت پر پروانہ وار قربان ہوتا تھا۔ بعد تقریر سارے مجمع نے بیک وقت شرف غلامی حاصل کیا اور داخل سلسلہ بیعت ہوئے۔

سلسلہ اشرفیہ کو اس شہسوار میدان طریقت نے وہ وسعت دی کہ زمین کا گوشہ گوشہ اشرفی غلام سے آباد کر دیا۔ تا قیام قیامت یہ فیض جاری رہے گا۔ آپ نے رشد و ہدایت کے وہ نقوش ثبت فرمائے جو مرور زمانہ سے محو نہیں ہو سکتے۔

مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم انھیں کی یادگار ہے۔ اس مدرسہ سے آپ کو کمال ہمدردی تھی۔ مدرسہ کی جدید عمارت کی بنیاد خود اپنے دست اقدس سے رکھی۔ آپ کی دعاؤں کی برکت ہے کہ مدرسہ اس بام ترقی پر پہنچا کہ امسال ماہ شعبان المعظم میں علمائے فارغ التحصیل دستار فضیلت سے سرفراز ہوں گے۔ مدرسہ کے جمیع طلبہ و مدرسین و اراکین مدرسہ اس روحانی سرپرست اور حقیقی خیر خواہ کے وصال سے متاثر ہو کر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ مولا تعالیٰ مرحوم کو بہترین صلہ عطا فرمائے، آپ کے مراتب علیا و مناصب کبریٰ میں ترقی فرمائے۔ آمین

کل بروز ٤ / رجب ۱۳۵۵ھ بعد نماز جمعہ فخر الواعظین، سید المقررین، صدر المدرسین جناب مولانا مولوی عبد العزیز" حافظ ملت" صاحب قبلہ نے ایک پرجوش تقریر فرمائی جو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت" سید شاہ علی حسین اشرفی میاں" قدس سرہ العزیز کے مناقب و فضائل پر مشتمل تھی اور نہایت پُر درد الفاظ میں آپ کی خبر وصال سناتے ہوئے مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کیا۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار کا مجمع تھا۔ مجمع پر اندوہ و غم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی، ایک رقت طاری تھی، سامعین چیخیں مار

مار کر رو رہے تھے، اشرفی غلاموں کا گریہ ضبط سے باہر تھا، ہر غلام اپنے روحانی آقا کی جدائی کے صدمے سے متاثر تھا۔ استاذ محترم" حافظ ملت" نے صبر کی تلقین فرماتے ہوئے دعا پر بیان ختم کیا، اس کے بعد سارے مجمع نے مرحوم کے روح پر فتوح کو ایصال ثواب کیا، اور اعلان کیا گیا کہ ہفتہ کے روز بعد نماز صبح مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی طرف سے فاتحہ و قرآن خوانی ہوگی مسلمان اس کی شرکت سے شرف اندوز ہوں

آج ہفتہ کو بعد نماز فجر مدرسہ اشرفیہ کے جمیع طلبہ و مدرسین اور قصبہ کے مسلمان خصوصاً وابستگان سلسلہ اشرفیہ بڑے ذوق و شوق سے جامع مسجد میں حاضر ہو کر تلاوت قرآن مجید، وِرد کلمہ شریف، اور درود خوانی میں مصروف رہے۔ علاوہ کلمہ طیبہ و درودِ شریف کے ختم قرآن مجید جن کی شمار کی جا سکی ان کی تعداد ستّر ۷۰ پہنچی۔ قرآن مجید اور کثیر تعداد شیرنی کا ایصال ثواب کیا گیا، یہ مرحوم کا روحانی فیض ہے۔

مولا تعالیٰ آپ کے فیوض و برکات سے ہمیشہ مستفیض فرمائے۔ آپ کے مراتب علیا میں ترقی فرما کر اپنے قرب خاص میں مراتب مخصوصہ سے سرفراز فرمائے۔ جملہ اعزہ و احباب اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

''احقر: محمد عثمان اشرفی، متعلم مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ''

(الفقیہ امرتسر: ص ۱۰۔ کالم ۱-۳ بابت ۱٤ / اکتوبر ۱۹۳٦ء۔ بحوالہ وفیات الفقیہ معروف بہ تذکرہ مشاہیر الفقیہ ص ۱۲۵ تا ۱۲۷، ترتیب و تدوین: محمد افروز قادری چریاکوٹی، اشاعت ۲۰۱۸ء، تقسیم کار ادارہ فروغ اسلام، چریاکوٹ، موئمئو، یوپی، انڈیا)

اور علامہ احمد القادری بھیروی لکھتے ہیں:

''حافظ ملت ہر سال جامع مسجد راجہ مبارک شاہ مبارک پور میں اپنے پیر و مرشد (حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) علیہ الرحمہ کا عرس منایا کرتے تھے قرآن خوانی۔ ایصال ثواب۔ اجلاس اور تقسیم تبرک ہوتا اور آج بھی اسی روایت کے مطابق ۱۱/ رجب المرجب کو دن کے نصف اول میں یہ عرس (اشرفی میاں) وہی منعقد ہوتا ہے جس میں اہل مبارک پور۔ اشرفیہ کے علماء و طلبہ شریک ہوتے ہیں''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۵۲۳ تا ۵۲۴)

حافظ ملت اور حضرت سید مصطفیٰ اشرف

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ جس طرح خانوادہ اشرفیہ کے جملہ مشائخین اور شہزادگان اشرفیہ کی خوب قدر کرتے تھے ٹھیک اسی طرح خانوادہ اشرفیہ کے مشائخین اور شہزادگان بھی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی خوب قدر کرتے تھے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ خود مشائخین اشرفیہ بھی صاحب علم وعمل تھے اور ہیں اور صاحب علم وعمل کی قدر کس طرح ہونی چاہیے صاحب علم وعمل اس کو خوب جانتے ہیں یہی وجہ تھی کہ مشائخین اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو خوب قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے علم کی کیا قدر تھی مشائخین اشرفیہ کی نظر میں، ماقبل و مابعد کی تحریروں سے خوب اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے لیکن ہم یہاں کلام کر رہے ہیں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے شہزادے اور حضور اشرف العلما سید حامد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ اور حضور اشرف الاولیا سید مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے والد ماجد یعنی حضور اشرف الاصفیا سید مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کی۔

آپ کی پیدائش: مرکز عقیدت ومحبت کچھوچھہ مقدسہ میں ۷ رذیقعدہ بروز دوشنبہ ۱۳۱۱ھ کو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ ثانیہ کے بطن سے ہوئی۔

آپ علیہ الرحمہ نے وقت کے بڑے بڑے اکابرین اہل سنت وجماعت سے تعلیم حاصل کی مثلاً حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے ایک ہیں۔

آپ علیہ الرحمہ اپنے برادر اکبر واعظ لاثانی شہزادۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں یعنی سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے مرید تھے اور والد ماجد اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے بھی خلافت واجازت حاصل تھی۔

آپ علیہ الرحمہ کے متعلق علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

’’پیکر رشد وہدایت حضرت مولانا سید شاہ مصطفیٰ اشرف علیہ الرحمہ نہایت ہی علما نواز اور تقویٰ شعار بزرگ تھے علمائے کرام کی بڑی قدر کرتے تھے۔ صاحبزادگان کو بھی علما کی قدردانی کا درس دیتے تھے‘‘

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۱۶۱)

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور حضور سید مصطفی اشرف علیہ الرحمہ کے درمیان بڑے اچھے تعلقات تھے ایک دوسرے سے بڑی محبت وعقیدت رکھتے تھے، آپ دونوں کے درمیان پیار ومحبت اور تعلقات کا گہرا رشتہ ہونا ایک امر بدیہی ہے کیوں کہ حضور حافظ ملت شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ خاص تھے اور حضور سید مصطفی اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے خوش بخت شہزادے تھے اور ظاہر ہے ہر مرید کو اپنے پیر ومرشد کے بیٹوں شہزادوں سے ضرور محبت وعقیدت ہوتی ہے ورنہ وہ مرید ہی کیسا جو اپنے پیر ومرشد کے شہزادوں سے پیار ومحبت نہ کرے، ان کا اکرام واحترام نہ کرے اور مرید جب حافظ ملت علیہ الرحمہ جیسا ہو جو فنا فی الشیخ کی منزل پر فائز ہو پھر تو پیر ومرشد کے شہزادوں سے ہی نہیں بلکہ پیر ومرشد سے منسوب ہر شئ سے محبت وعقیدت ان کا اکرام احترام اپنے کمال پر ہوتا ہے تو بلا شک وشبہ یہ بات یقین کے درجہ میں کہی جا سکتی ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے تمام مخدوم زادوں کا بے حد اکرام واحترام اور ان سے بے پناہ عقیدت ومحبت کرتے تھے اور حضور تاج الاصفیا سید مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ تو عالم باعمل صوفی وقت مرشد برحق مبلغ اسلام ساتھ ہی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے شہزادے ہیں تو پھر بتانے کی ضرورت نہیں کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ آپ کا کس قدر احترام واکرام کرتے ہوں گے اور آپ سے کس قدر عقیدت محبت رکھتے ہوں گے اور یہ صرف زبانی دعویٰ نہیں بلکہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے

اپنے مخدوم زادوں کے اداب واحترام وان سے عقیدت ومحبت کی عملی تصویر بھی پیش فرئی ہیں چناں چہ حضور تاج الاصفیا سید مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ بھی اپنے والد بزرگوار حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اعظم گڑھ وغیرہ کا تبلیغی دورہ فرمایا کرتے تھے اور جب آپ مبارکپور علاقے میں تبلیغی دورہ فرمایا کرتے تھے تو حافظ ملت علیہ الرحمہ آپ سے ملاقات فرما کر اپنی عقیدت ومحبت کا خوب اظہار فرمایا کرتے تھے۔

اس سلسلے میں حضرت علامہ نصیر الدین صاحب قبلہ عزیزی خلیفۂ حضور حافظ ملت واستاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور لکھتے ہیں:

''حضرت مولانا مصطفیٰ اشرف علیہ الرحمہ جب مبارکپور تشریف لاتے تو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ آپ کی زیارت وملاقات کے لیے تشریف لے جاتے یہ خادم بھی حضرت حافظ ملت کی معیت میں حاضر ہوتا۔حضور علیہ الرحمہ کی ذات میں بہت ہی تواضع اور انکساری تھی اور حضرت والا حافظ ملت اپنے بزرگوں کا بڑا ہی پاس وادب ملحوظ رکھتے تھے۔ان بزرگوں کی ملاقات کا منظر اب بھی میری نگاہوں میں رقص کر رہا ہے۔حضرت مصطفیٰ اشرف میاں اپنی قیام گاہ میں تشریف فرما ہوتے اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ بہت ادب واحترام کے ساتھ حاضری دیتے اور حضرت والا (حضرت سید مصطفی اشرف علیہ الرحمہ) حافظ ملت علیہ الرحمہ کو بہت نوازتے اور اعزاز دیتے۔

(اشرف الاولیاء حیات وخدمات ص ۳۷ تالیف مفتی کمال الدین اشرفی مصباحی)

اسی طرح حضور اشرف الاصفیا سید مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ بھی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے بڑی عقیدت اور محبت کرتے تھے اس کی سب سے بڑی دلیل تو یہ ہے کہ حضور اشرف الاصفیا حضور سید مصطفیٰ اشرف علیہ الرحمہ نے اپنے دونوں نور نظر حضور اشرف الاولیا سید مجتبیٰ اشرف اور حضور اشرف العلما سید حامد اشرف علیہما الرحمہ کو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی

نگرانی میں دے کر تعلیم دلائی اور پھر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے آپ کے دونوں شہزادے کو بڑی محنت ومحبت سے پڑھائی اور صرف پڑھائی ہی بلکہ بعد فراغت بھی آپ کے ایک شہزادے کو اپنے پاس بحیثیت مدرس رکھا۔

مندرجہ ذیل میں ایک واقعہ نقل ہے جس بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حضور اشرف الاصفیا علیہ الرحمہ کی نظر میں حضور حافظ ملت علیہ کا مقام ومرتبہ کیا تھا کس نظر سے حافظ ملت علیہ الرحمہ کو آپ دیکھا کرتے تھے چناں چہ حضرت سید رکن الدین اصدق مصباحی صاحب قبلہ اپنا واقعہ لکھتے ہیں:

''ایک بار آپ (حضور اشرف العلماء علیہ الرحمہ) کے والد بزرگوار مخدوم المشائخ حضرت مولانا سید شاہ مصطفیٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ مبارکپور تشریف لائے۔حاجی خیر اللہ دلال اشرفی کے یہاں قیام تھا جو حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں تھے۔میں (سید رکن الدین اصدق مصباحی) شرف ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔اشرف العلما وہاں موجود تھے انہوں نے حضرت سے میرا خاندانی تعارف کروایا۔حضرت نے اور لوگوں کے ساتھ مجھے فرش پر بیٹھنے نہ دیا۔چارپائی پر اپنے قریب بیٹھایا، وہ میرے دورے حدیث کا سال تھا۔حضرت نے فرمایا کہ بخاری شریف تو سبھی پڑھاتے ہیں مگر ایسے شیخ الحدیث نصیب ہی سے ملتے ہیں جیسے ہم کو اور آپ کو ملے۔ہم لوگوں نے حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف پڑھی تھی اور آپ لوگ حافظ ملت سے بخاری کا درس لے رہے ہیں۔پھر فرمایا کتنے دنوں سے اشرفیہ میں زیر تعلیم ہیں؟۔میں نے عرض کیا: چھ سالوں سے یہ سن کر فرمایا کہ تب تو حامد میاں بھی آپ کے استاذ رہے ہوں گے؟۔میں نے کہا: جی ہاں! اس جواب پر آپ بہت مسرور ہوئے''

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۱۴۶)

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور حضور اشرف الاصفیا سید مصطفی اشرف اشرفی

جیلانی علیہ الرحمہ کے درمیان کیسے روابط وتعلقات تھے اس پر مزید ایک اقتباس علامہ عبدالمجید خان قادری مصباحی کے قلم سے نقل ہے چناں چہ وہ سرزمین ممبئی میں الجامعۃ الاشرفیہ کے آفس کے افتتاحی جلسہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''الجامعۃ الاشرفیہ کے آفس کا افتتاحی جلسہ تھا اس میں حضرت اشرف العلما کی آخر میں تھوڑی دیر تقریر ہوئی ---حضرت ''اشرف العلما علیہ الرحمہ نے'' اپنے والد ماجد ''حضرت سید مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی'' اور استاذ العلما حافظ ملت علیہا الرحمہ کے مابین جو روحانی ربط تھا جب اسے بیان فرمایا تو عوام اور علمائے کرام کی نورانی جماعت پر سناٹا چھا گیا اور رقت طاری ہو گئی۔

پھر آگے لکھتے ہیں: جلسہ کے بعد مجلسی گفتگو میں حضرت مولانا ادریس صاحب بستوی ناظم الجامعۃ الاشرفیہ نے بڑے پروقار اور مودبانہ لہجہ میں کہا کہ" اشرف العلما کے والد ماجد سیف اللسان تھے"''

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلما نمبر ص ۱۸۱ تا ۱۸۲)

حضور حافظ ملت اور حضور محدث اعظم ہند

حضور محدث اعظم ہند اور حضور حافظ ملت علیہا الرحمہ کے درمیان روابط وتعلقات کیا تھے اس پر گفتگو سے قبل مختصراً حضور محدث اعظم ہند کا تعارف پیش ہے۔

محدث اعظم ہند کا مختصر تعارف

حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ قصبہ جائس ضلع رائے بریلی یوپی ہند میں ۱۵/ذی قعدہ ۱۳۱۱ھ مطابق/۱۸۹۴ء بروز چہار شنبہ قبل نماز فجر حضرت سیدہ محمدی خاتون علیہا الرحمہ (بنت اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ) کے بطن مقدس سے پیدا ہوئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے والد بزرگوار حکیم الاسلام استاذ الشعراء حضرت حکیم سید نذر اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ

اپنے حقیقی ماموں حضرت مولانا سید شاہ علی حسن جیلانی اشرفی جائسی علیہ الرحمہ کے دولت خانہ میں رہتے تھے کیوں کہ ان کی کوئی اولاد نہ تھیں اس وجہ سے انہوں نے حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے والد ماجد کو اپنے پاس بیٹے کی طرح رکھا تھا اسی دولت خانہ میں حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کی پیدائش بھی ہوئی اور وہی بڑے ناز ونعم کے ساتھ علمی وفکری ماحول میں آپ کی پرورش ہوتی رہی۔

بعدہ خاندانی روایت کے مطابق آپ کے جد امجد حضرت مولانا سید فضل حسین جیلانی اشرفی علیہ الرحمہ کے ہاتھوں آپ کی رسم بسم اللہ خوانی ہوئی۔ پھر ناظرہ قرآن پاک تک والدہ ماجدہ سے پڑھی اور ابتدائی تعلیم میں عربی وفارسی کی جملہ مروجہ کتب اپنے والد ماجد سے پڑھی۔

اعلیٰ تعلیم کے لیے مدرسہ نظامیہ فرنگی محلی لکھنؤ کا رخ کیا اور علامہ عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کی خدمت میں آٹھ سال تک تعلیم حاصل کرتے ہوئے سند فضیلت حاصل کی، اور علامہ لطف اللہ علی گڑھی علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر فلسفہ ومنطق کی سند فراغت کے ساتھ علامہ کا خطاب بھی حاصل کی۔ پھر علامہ وصی احمد محدث سورت علیہ الرحمہ کی خدمت میں پیلی بھیت شریف پہنچ کر کتب احادیث پڑھی اور اعلی سند سے نوازے گئے۔

اور امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی خدمت میں اپنے پیرو مرشد و ماموں جان وخسر شہزادۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں حضور سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کی معیت میں بریلی شریف پہنچے اور فتاویٰ نویسی کا فن حاصل کی۔ اور مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف پہنچ کر حضرت مطیع الرسول علامہ عبدالمقتدر قادری بدایونی علیہ الرحمہ سے سند حدیث کے ساتھ محدث اعظم کا خطاب بھی حاصل کی۔

(ماخوذ از؛ سید التفاسیر المعروف بہ تفسیر اشرفی جلد ۱ ص ۵۱ تا ۵۲؛ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور کراچی پاکستان؛ وماہنامہ جام نور دہلی کا محدث اعظم نمبر ص ۲۶ و ۳۲ و ۳۳ والملفوظ یعنی ملفوظات اعلی حضرت احمد رضا حصہ اول ص ۷۴ ناشر رضا اکیڈمی ممبئی)

حضور محدث اعظم ہند کا مقام حضور اشرفی میاں کی نظر میں

اس سے پہلے کہ حضور محدث اعظم ہند اور حضور حافظ ملت کے درمیان تعلقات و روابط کی جھلک پیش کی جائے اس سے قبل اس بات کا ذکر بھی دل چسپی سے خالی نہیں ہے کہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کا مقام و مرتبہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد کے نزدیک کیا تھا تاکہ بات سمجھنے میں آسانی ہو کہ جس ذات عالی مرتبت سے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد اتنی محبت کرتے ہیں تو پھر اس ذات عالی صفات سے حافظ ملت علیہ الرحمہ کیوں کر محبت نہ کریں گے اور جس ذات کا مقام حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد کے نزدیک اتنا عظیم ہے تو پھر حافظ ملت علیہ الرحمہ کے نزدیک اس ذات کا مقام کیا ہوگا!

چناں چہ جب سرزمین مرادآباد میں (آل انڈیا سنی کانفرنس) کا پہلا اجلاس (شعبان 1343ھ مارچ 1925ء) کو منعقد ہوا، تو اس انقلابی کانفرنس کی صدارت کے لیے باتفاق جملہ مشائخین عظام و علمائے کرام کے جس ذات عالی مرتبت کا انتخاب ہوا وہ ذات کوئی اور نہیں بلکہ (مجدد سلسلہ اشرفیہ شیخ المشائخ عالم ربانی پیر لاثانی اولاد محبوب سبحانی ہم شبیہ غوث جیلانی حضرت سید علی حسین اشرفی میاں المعروف بہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ) کی ذات مقدسہ تھی اور آپ نے اِس انقلابی (آل انڈیا سنی کانفرنس) میں بحیثیت صدر جو خطبہ صدارت قوم کے نام کیا اس خطبہ صدارت کی مقبولیت و جامعیت کا عالم یہ ہے کہ (1925ء تا 1947ء) تک کثرت کے ساتھ آل انڈیا سنی کانفرس ہوتی رہی اور کثرت کے ساتھ خطبہ صدارت پڑھا پڑھا جاتا رہا مگر سارے خطبات میں مجدد سلسلہ اشرفیہ کے خطبہ صدارت کو ہر لحاظ سے مقام فوقیت و افضلیت حاصل ہے یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ تمام خطبات صدرات میں مجدد سلسلہ اشرفیہ کے خطبہ صدارت کو صدر کا مقام حاصل ہے اور سب سے بڑی بات کہ مجدد سلسلہ اشرفیہ نے یہ خطبہ صدارت جو کہ علمی ذخائر کا مجموعہ ہے اِسی (آل

انڈیا سنی کانفرنس) کے اسٹیج پر رقم فرمائی تھی، مختصراً کہا جائے تو یہ کہ مجدد سلسلہ اشرفیہ نے اپنے خطبہ صدارت میں سمندر کو ایک چھوٹے پیالہ میں بند کردیا ہے یہی وجہ ہے کہ مجدد سلسلہ اشرفیہ کے خطبہ صدارت نے تمام اہل سنت و جماعت کے عوام و خواص میں وہ روح پھونکی کہ پھر اس کے بعد (آل انڈیا سنی کانفرس) نے وہ کارنامہ انجام دیا برصغیر میں کہ آج تک برصغیر کے تمام سنی عوام و خواص (آل انڈیا سنی کانفرنس) کے احسانوں تلے دبے ہوئے ہیں (بہر حال) مجدد سلسلہ اشرفیہ کے خطبہ صدارت سے ایک اقتباس نقل ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں کیا تھے؟ چنانچہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے سنی کانفرنس میں علما و مشائخین و عوام اہل سنت کو مخاطب کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا:

> ''مجھے جو غم کھائے جاتا ہے وہ یہ ہے کہ میری عمر کا بڑا حصہ گزر چکا ہے اور ضعیفی و ناتوانی نے مجھ کو اس طرح گھیر لیا ہے کہ میں آپ کا ایک عضو معطل ہو کر رہ گیا ہوں میری اسّی ۸۰ / برس کی کمائی میں صرف دو چیزیں ہیں جن کی قیمت کا اندازہ اگر آپ میری نگاہ سے کریں گے تو ہفت اقلیم کی تاجداری ہیچ نظر آئے گی یہ میری بڑی قیمتی کمائی ہے جس پر مجھ کو دنیا میں ناز ہے اور آخرت میں فخر ہوگا، جس کو میں کبھی بھی اپنے سے جدا نہیں کرسکتا تھا، لیکن آج اعلان حق کے لیے میں اپنی ساری کمائی نذر کر رہا ہوں میرا اشارہ پہلے اپنے لخت جگر اور نور العین مولانا الحاج ابوالمحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی پھر اپنے نواسہ و جگر پارہ مولانا الحاج ابوالحامد سید محمد محدث اشرفی جیلانی کی طرف ہے ان دونوں کی ذات میری ضعیفی کا سرمایہ ہے آج ان جگر کے ٹکڑوں کو نذر پیش کرتا ہوں کہ اعلان حق میں آخری ساعت تک سنت و اہل سنت کی خدمت جو سپرد کی جائے اس میں میری تربیت وحقوق کا حق کریں۔

[بحوالہ آل انڈیا سنی کانفرس 1925ء تا 1947ء: صفحہ نمبر 135: مصنف محمد جلال الدین قادری: مکتبہ رضویہ گجرات، بحوالہ

ماہنامہ اشرفی کچھوچھہ شریف صفحہ نمبر 11: بمطابق شوال المکرم 1334ھ وحیات مخدوم اولیاء بعنوان الخطبۃ الاشرفیہ ص ۳۲۶ باب ۱۱ مصنف حضرت مفتی شاہ محمود احمد قادری چشتی رفاقتی ناشر حضرت امین شریعت ٹرسٹ اسلام آباد (بھوانی پور) ضلع مظفر پور بہار]

مدرجہ بالا اقتباس اور الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی سنگ بنیاد کو بھی ذہن میں دوبارہ تازہ کرلیں کہ جس میں حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سنگ بنیاد کے موقع پر سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ بھی موجود تھے اور اسی وقت مشائخین کی موجودگی میں حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے تقریر بھی فرمائی تھی یہ سب بتانے کا مقصد فقط اتنا ہے کہ حضور سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے درمیان تعلقات و روابط الفت و محبت کا بے مثال رشتہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے ہی قائم تھا اب دلائل و شواہد کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے درمیان تعلقات و روابط کیسا تھا اور ایک دوسرے کا ادب و احترام کیسا کرتے تھے اور ایک دوسرے کے لیے کیسا نظریہ رکھتے تھے تو اولاً دیکھتے ہیں کہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کا مقام و مرتبہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے نزدیک کیا تھا؟

چناں چہ علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

''حافظ ملت اور محدث اعظم: حافظ ملت علامہ شاہ حافظ عبد العزیز محدث مراد آبادی (متوفی ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء) ۔۔۔۔۔۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ مرید اور خلیفہ تھے اس لیے آپ کو محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ سے بھی بڑی عقیدت تھی کہ یہ حضور اشرفی میاں کے نواسے اور نور دیدہ تھے، حضرت اشرفی میاں کے بعد آپ ہی دار العلوم اشرفیہ کے سرپرست تھے اس لیے بھی حافظ ملت آپ کو مانتے اور چاہتے تھے اور حضور محدث اعظم بھی ایک مردم شناس آدمی تھے۔ حافظ ملت کے علم و فضل اور تقویٰ سے متاثر تھے۔ چنانچہ ۱۷ رذی الحجہ ۱۳۶۳ھ کی ایک جنرل میٹنگ میں حضرت محدث اعظم ہند نے حافظ ملت قدس سرہ کے تعلق سے تحریر فرمایا:

طے پایا کہ حضرت مولانا حافظ عبد العزیز صاحب جو پہلے نہ صرف صدر المدرسین تھے بلکہ بانیان مدرسہ میں سے ایک رکنِ اعظم تھے بدستور سابق مدرس بحیثیت صدر المدرسین مقرر کیے گئے''

(حیات حافظ ملت۔ از مولانا بدر القادری، ص:۶۷۶، المجمع الاسلامی مبارک پور)

مندرجہ بالا اقتباس میں کئی باتیں قابل ذکر ہیں خاص طور سے یہ بات کہ جب حافظ ملت علیہ الرحمہ نے دار العلوم اشرفیہ سے استفادے دیا تو پھر دوبارہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے ہی آپ کو بحیثیت صدر المدرسین مقرر فرمایا۔

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور محدث اعظم ہند کا کیسا اعزاز و احترام کرتے تھے اس کو بیان کرتے ہوئے مولانا بدر القادری مصباحی اپنا مشاہدہ خود تحریر فرماتے ہیں:

''دار العلوم اشرفیہ گولہ بازار کی عمارت میں راقم الحروف (بدر القادری) نے اپنے دورِ بےشعوری میں یہ منظر بچشم خود دیکھا ہے کہ۔۔۔۔۔۔امتحان سالانہ اور جلسہ دستار بندی کا موقع تھا۔ حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ ایک میٹنگ پر جلوا فرما ہیں، حافظ ملت علیہ الرحمہ ملاقات کے لیے جاتے ہیں تو ان کے اصرار کے باوجود پلنگ پر بیٹھنے کے بجائے فرش پر بیٹھ کر اپنا ہاتھ پلنگ کی پٹی پر رکھ لیتے ہیں اور دیر تک محدث اعظم ہند سے باتیں کرتے ہیں''

(حیات حافظ ملت۔ از مولانا بدر القادری، ص:۶۸۷۔۵۹۷، المجمع الاسلامی مبارک پور)

مزید ایک اقتباس نقل ہے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کا مقام و مرتبہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے نزدیک کتنا ارفع و اعلیٰ تھا اور صرف حافظ ملت علیہ الرحمہ ہی نہیں بلکہ اکابرین اہل سنت و جماعت کے نزدیک حضور سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کا مقام و مرتبہ کتنا بلند و بالا تھا، ساتھ ہی اس بات کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دونوں بزرگوں کے درمیان ایک دوسرے کے لیے اکرام و احترام کا عالم کیا تھا؟ اور یہ اکرام و احترام کا سلسلہ آخری دم تک قائم رہا

اس رشتے محبت میں کبھی کمی نہ آئی چناں چہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کے بعد حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے آپ علیہ الرحمہ کے مقام و مرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:

''محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کا وصال پوری سنیت کا علمی نقصان ضرور ہے مگر اکابرین اہل سنت کو ان کے وصال کے بعد یہ غم ہمیشہ ستاتا رہا کہ ملت کے الجھے ہوئے مسائل کو اپنے ناخن تدبیر سے حل کرنے والی ذات اب ہم میں نہ رہی''

(بحوالہ ماہنامہ جام نور دہلی کا محدث اعظم ہند نمبر ص ۶)

ایک دوسرے مقام پر حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے متعلق فرماتے ہیں:

''حضرت محدث' اعظم' صاحب قبلہ' علیہ الرحمہ' دنیائے سنیت میں۔ایک آفتاب کی۔حیثیت رکھتے تھے۔ہر کمال کے جامع تھے۔صوری و باطنی تمام خوبیوں کے حامل تھے۔علوم عقلیہ و نقلیہ میں۔امتیازی شان۔رکھتے تھے۔افہام و تفہیم میں آپ کا پایہ انتہائی بلند تھا۔باریک سے باریک پیچیدہ بات نہایت واضح اور روشن طریقہ سے سمجھانا آپ کا معمول تھا۔صاحب قلم و صاحب لسان تھے۔قلم برداشتہ موقر و جامع تحریر فرماتے تھے۔ہر موضوع پر برجستہ بڑے بڑے شاندار خطبے دیتے تھے۔آپ کو شہنشاہ خطابت تسلیم کیا جاتا تھا۔بڑے بڑے آپ کی تقریر سے استفادہ کرتے تھے''

(ماہنامہ جام نور دہلی کا محدث اعظم ہند نمبر ص ۲۹)

حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے غم و اندوہ سے لبریز ایک تعزیتی تحریر سپرد قلم فرمائی جو اس وقت کے رسائل و جرائد میں شائع ہوئی موضوع کے مناسبت کی وجہ سے وہ مضمون نقل کیا جارہا ہے جس کو علامہ مبارک حسین مصباحی صاحب قبلہ نے نقل کیا من و عن نقل ہے جس سے بخوبی اندازہ

لگایا جاسکتا ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے کس قدر عظمتوں و رفعتوں کے قائل تھے اور آپ کے وصال کے بعد حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کس قدر غمگین ہوئے تھے چناں چہ حافظ ملت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

زمانہ کروٹیں بدلتا رہا ہے، لیل و نہار گردش کرتے رہتے ہیں، بہار و خزاں کے سینکڑوں دور آتے جاتے رہتے ہیں تب کہیں جاکر کوئی باکمال ہستی، ممتاز شخصیت وجود میں آتی ہے جو خاص فیضان کرم کی مورد اور رحمت خاص کی مرہون منت ہوکر دنیا اسلام میں ممتاز شخصیت کی مالک اور دین متین کی حافظ و محافظ ہوتی ہے۔اس منزل پر پہنچنے اور اس منصب پر فائز ہونے کے لیے طویل زمانہ درکار ہے۔لیکن جب ان ذوات مقدسہ کا وقت پورا ہوجاتا ہے تو وہ اساطین دین ایک لمحہ میں دنیا کو خیر باد کہہ کر داغ مفارقت دے کر ہمیشہ کے لیے رخصت ہوجاتے ہیں العظمۃ للہ الدوام والبقاء للہ و تقدس

ان برگزیدہ ہستیوں میں ایک جلیل القدر شخصیت نے ابھی داغ مفارقت دیا یعنی: حامی سنت، ماحی بدعت، گلزار غوثیت، زلالہ نجابت و سیادت، شہنشاہ خطابت، سرمایہ اہل سنت، آفتاب علم و فضل، الحاج حضرت علامہ سید شاہ محمد صاحب قبلہ محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان ۲۵ ردسمبر ۶۱ ھ یوم دوشنبہ بوقت ظہر اس دنیائے فانی سے دارالبقا کی طرف رحلت فرمائی۔ان للہ وانا الیہ راجعون۔العین تدمع والقلب یحزن ومانقول الا ما یرضیٰ بہ ربنا۔ مولا کریم حضرت مرحوم کو اپنے جوار رحمت خاص میں جگہ دے، جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے، آپ اعزہ، احباب و جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل مرحمت فرمائے۔آمین۔

حضرت محدث صاحب قبلہ کی وفات وہ سانحہ عظیم ہے جس نے دنیائے سنیت

کو سوگوار کر دیا۔ ماتم کدہ بنا دیا۔ ہر سنی مجسمہ غم والم بنا ہوا ہے۔ در و دیوار پر اداسی چھائی ہوئی ہے۔ بستیاں ویران اور شہر سونے معلوم ہوتے ہیں۔ گویا دنیائے سنیت یتیم ہوگئی۔

حضرت محدث صاحب قبلہ دنیاے سنیت میں ایک آفتاب کی حیثیت رکھتے تھے، ہر کمال کے جامع تھے، صوری و معنوی، ظاہری و باطنی تمام خوبیوں کے حامل تھے، علوم عقلیہ ونقلیہ میں آپ امتیازی شان رکھتے تھے، افہام وتفہیم میں آپ کا پایہ انتہائی بلند تھا، قوت گویائی آپ کا حصہ تھا، باریک سے باریک بات، پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ نہایت واضح اور روشن طریقہ سے سمجھانا آپ کا معمول تھا۔

حضرت موصوف صاحب قلم وصاحب لسان تھے، قلم برداشتہ نہایت شستہ موقر و جامع تحریر فرماتے تھے، ہر موضوع پر برجستہ بے مثال تقریر فرماتے تھے، بڑے بڑے شان دار خطبے دیتے تھے، دہلی اور لکھنؤ جیسے شہروں نے آپ کو شہنشاہ خطابت تسلیم کیا تھا، بڑے بڑے ماہر لسان آپ کی تقریر سے استفادہ کرتے تھے۔ اس آفتاب حق و صداقت سے بددین و بدمذہب لرزتے کانپتے تھے اور آپ کے نام سے تھراتے تھے، دیوبندیوں نجدیوں کے بڑے بڑے علما کو آپ کے مقابلہ کی تاب نہ تھی، جو بدمذہب بے دین آپ کے سامنے آیا ذلیل ہوا، یہ حق صداقت کا آفتاب ہمیشہ غالب رہا۔ حمایت حق وحفاظت مذہب ہی آپ کا کام تھا، اوائل عمر ہی سے اشاعت مذہب وتبلیغ دین میں مصروف ہوے اور ساری عمر خدمت دین میں صرف کر دی۔ دین متین کی نہایت ممتاز وشاندار خدمت انجام دی۔

اڑتالیس سال اڑتالیس گھنٹہ مسلسل بیدار رہتے۔ پوری پوری رات تبلیغ دین و اشاعت مذہب میں مصروف رہتے۔ اکثر عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز ادا فرماتے۔ حضرت موصوف کی دینی خدمات کی تفصیل احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ آپ نے ایک ایک نشست میں پوری پوری رات گزاری ہے۔

ضلع اعظم گڑھ قصبہ گھوسی میں مولوی عبد الرحیم لکھنوی دیوبندی تھا۔ بعد نماز عشاء مناظرہ شروع ہوا۔ حضرت محدث صاحب قبلہ صبح تک ایک ہی نشست سے بیٹھے رہے۔ پہلو نہیں بدلا۔ عشاء کے وضوء سے نماز فجر ادا فرمائی۔ اور مولوی عبد الرحیم (دیوبندی) کی بدحواسی کا یہ عالم تھا کہ گھڑوں پانی پی گیا اور دسوں مرتبہ پیشاب پھرا اور سر پکڑ کر کہتا تھا میرا دماغ خراب ہو گیا۔ نہایت ذلت کے ساتھ اس کو شکست فاش ہوئی گھوسی کا مجمع شاہد ہے۔

حضرت موصوف کی دینی خدمات امتیازی شان رکھتی تھی۔ ایسی برگزیدہ شخصیت کے لیے ارشاد ہے۔ **موت العالِمِ موت العالم**۔ ایک عالم دین کی وفات ایک عالم (دنیا) کی موت ہے۔ حضرت محدث صاحب قبلہ کی وفات کا دنیاے اسلام پر اتنا گہرا اثر معلوم ہوتا ہے کہ ایک آفتاب تھا جو غروب ہو گیا۔ ایک سایہ کرم تھا جو مسلمانوں کے سر سے اٹھ گیا۔

یوں تو ہندوستان کے طول عرض میں سیکڑوں مدارس آپ کی رہنمائی وسرپرستی میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مگر خصوصیت سے دار العلوم اشرفیہ مبارک پور آپ کی خاص یادگار ہے۔ آپ کی سرپرستی میں یہ دار العلوم پروان چڑھا۔ منزل ارتقا پر پہنچا۔ امتیازی مقام حاصل کیا۔ حضرت مرحوم کا دار العلوم اشرفیہ سے بہت گہرا تعلق تھا۔ خاص محبت تھی۔ نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ اس کے تمام شعبوں پر نظر رکھتے۔ خاص توجہ فرماتے۔ اس کی ہر بگڑی بناتے۔ ہر الجھی بات سلجھاتے۔ آپ کا سایۂ کرم دار العلوم اشرفیہ سے اٹھنا دار العلوم کے یتیم ہونے کے مترادف ہے۔ آپ کی رحلت سے دار العلوم کا پورا اسٹاف متاثر ہے۔ غم زدہ ہے۔ اراکین مدرسہ وطلبہ غم میں اشکبار ہیں۔ محزون مغموم ہیں۔ دعا ہے کہ مولاے قدیر حضرت محدث صاحب قبلہ کو ان زرین خدمات کی جزاے خیر عطا فرماے۔ اپنی رحمتوں کی بارش برساے۔ آپ کے مراتب علیا میں بے شمار بلندی بخشے۔ آمین۔

آپ کی وفات کی خبر پاتے ہی دار العلوم اشرفیہ میں تعطیل کر دی گئی اور پورے

قصبہ مبارک پور میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ دارالعلوم اور جامع مسجد میں قرآن خوانی ہوئی۔ حضرت موصوف کی روح پاک کو ایک سو ختم قرآن شریف کا ایصال ثواب کیا گیا۔ مولا تعالیٰ قبول فرمائے۔ حضرت موصوف کی رفعت درجات کا ذریعہ قرار دے۔ آمین۔

(ماہنامہ جام نور دہلی کا محدث اعظم ہند نمبر ص ۱۰۵ تا ۱۰٦ و حیات محدث اعظم ہند ص ۳۷٦ تا ۳۷۷ از مولانا ذاکر حسین مصباحی اشرفی راج محلی ناشر الاشرف اکیڈمی پھول بڑیا راج محل)

حضور محدث اعظم ہند اور اشرفیہ مبارکپور کی سرپرستی

خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی تحریر جو ماقبل میں مذکور ہوئی اس سے واضح ہو گیا ہے کہ الجامعۃ الاشرفیہ اشرفیہ مبارکپور کی سرپرستی حضور سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے فرمائی ہے اور کس اعلیٰ قسم کی سرپرستی فرمائی ہے اور آپ کی سرپرستی میں الجامعۃ الاشرفیہ نے کتنی ترقی فرمائی یہ سب خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی تحریر سے واضح ہے لیکن پھر بھی ذہن نشین کراتا جاؤں کہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ اپنے نانا جان یعنی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور کے سرپرست اعلیٰ مقرر ہوئے آپ علیہ الرحمہ نے اپنے نانا جان کی نیابت کا پورا حق ادا کیا آپ علیہ الرحمہ نے الجامعۃ الاشرفیہ کی کیسی سرپرستی فرمائی اس کی ایک اور جھلک علامہ مبارک حسین مصباحی صاحب کے قلم سے پیش ہے چناں چہ وہ لکھتے ہیں:

''۱۳۵۵ھ میں شیخ المشائخ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کا وصال ہوا۔ آپ کے بعد دارالعلوم اشرفیہ کے سرپرست محدث اعظم ہند حضرت سید شاہ محمد اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ ہوئے آپ کی سرپرستی کا کل عرصہ ۱۳۵۵ھ تا ۱۳۸۱ھ ہے۔ یعنی قریب ۲٦ سال --------

پھر لکھتے ہیں: حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ صرف نام کے سرپرست نہیں

تھے بلکہ دارالعلوم اشرفیہ کے ہر مشکل وقت میں مشکل کشائی فرماتے تھے درمیان سال میں بھی کوئی ضرورت درپیش ہوتی تو آپ اپنے اسفار ترک فرما کر مبارکپور تشریف لے آتے کمیٹی طلب فرماتے اور تدبیر و حکمت سے الجھی گتھیاں سلجھاتے

(ماہنامہ جام نور دہلی کا محدث اعظم ہند نمبر ص ۱۰۰)

اب ایک اور اقتباس نقل ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ حافظ ملت علیہ الرحمہ صرف مجمع عام میں ہی میں نہیں بلکہ مجلس خاص میں بھی حضور سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کی تعریف و توصیف کرتے تھے چناں چہ حضرت علامہ مولانا سید رکن الدین اصدقؔ چشتی مصباحیؔ صاحب قبلہ جنہوں نے اپنے کانوں سے سنا وہ خود لکھتے ہیں:

''حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اپنی قیام گاہ پر مجھ سے فرمایا جس زمانے میں محدث اعظم ہند دارالعلوم اشرفیہ کے سرپرست تھے ان دنوں بھی اشرفیہ کافی مشکلات سے دوچار ہو گیا تھا (وجہ یہ تھی کہ ان دنوں سنی شیعہ رسہ کشی چل رہی تھی جس کے سبب مبارکپور میں ہنگامی حالات پیدا ہو گئے تھے) مگر محدث اعظم صرف محدث وفقیہ ہی نہ تھے معاملہ فہمی میں شاہجہاں کا دماغ رکھتے تھے اور مشکل سے مشکل قضیہ کا حل چٹکیوں میں تلاش کر لیتے تھے چناں چہ آپ کے حسن تدبیر اور باریک بینی سے اشرفیہ کا زبردست بحران آن کی آن میں دفع ہو گیا

(بحوالہ ماہنامہ جام نور دہلی کا محدث اعظم ہند نمبر ص ۹۸)

اسی طرح ایک دوسری عبارت نقل ہے جس سے ظاہر ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ درمیان الفت و پیار اور ایک دوسرے کے لیے احترام و اکرام صرف زندگی تک محدود نہیں بلکہ بعد وصال بھی یہ برقرار رہا چناں چہ شہزاد محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید حسن مثنیٰ انور اشرفی جیلانی مدظلہ العالی لکھتے ہیں:

''۲۸ دسمبر کو حضرت (محدث اعظم ہند) علیہ الرحمہ کے فاتحہ وایصال ثواب کی تقریب میں مرادآباد سے حضرت مولانا محمد یونس صاحب۔علیہ الرحمہ مہتمم جامعہ نعیمیہ۔اعظم گڑھ سے حضرت مولانا عبدالعزیز (حافظ ملت) صاحب صدرالمدرسین مدرسہ اشرفیہ مبارکپور۔اور مولانا عبدالمنان صاحب اور قاری یحییٰ صاحب کے علاوہ مدرسہ اشرفیہ کے طلبہ۔بنارس سے حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب صدرالمدرسین مدرسہ حمیدیہ رضویہ۔اور مولانا باقر علی صاحب صدرالمدرسین مدرسہ فاروقیہ۔۔۔۔کے سوا مقامی طور پر علماء ومشائخ اور حفاظ نیز خاندان اشرفیہ کے سارے بزرگ بھی اور کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی''

(ماہنامہ جام نور دہلی کا محدث اعظم ہند نمبر ص ۴۴)

اب مندرجہ ذیل میں ایک اقتباس نقل ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضور محدث اعظم ہند کے نزدیک حضور حافظ ملت کا مقام ومرتبہ کیا تھا

محدث اعظم ہند کی نظر میں حافظ ملت کے علم وخطاب کی شان

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے علم وخطاب کی شان وجامعیت کیا تھی؟ یہ ہم کیا بیان کریں کیوں کہ خود جس ذات کے علم وخطابات لاجواب، یہاں تک کہ جن کے شہزادوں کے خطابات وبیانات کی تعریفیں آج پوری دنیا کرتی نہیں تھکتی یعنی حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ ایسی ذات والا شان خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے علم وخطاب کی شان وجامعیت بیان کرتی نظر آتی ہیں چناں چہ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کے سابق اڈیٹر علامہ بدرالقادری صاحب قبلہ، حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے حوالے سے لکھتے:

'حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کے بارے میں حضرت محدث اعظم ہند قبلہ کچھوچھوی فرماتے تھے کہ ان کی ایک تقریر میں حضرت مولانا عبدالعلیم میرٹھی

علیہ الرحمہ کی دو تقریریں بنتی ہیں اور ان کی ایک تقریر میں میری تین تقریریں بنتی ہیں گویا حضرت صدرالشریعہ کی تقریری جامع ہوتی تھیں یہی خصوصیت حافظ ملت میں بھی تھی''

(ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر۔ص ۴۰)

یعنی: جو خصوصیت حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کی تقاریر میں ہوا کرتی تھیں وہی خصوصیت حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی تقاریر میں بھی ہوا کرتی تھیں۔

حضور حافظ ملت اور حضور سرکارکلاں

قبل اس کے کہ حضور سرکارکلاں رحمۃ اللہ علیہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے درمیان تعلقات و روابط کیا تھے اس پر کلام ہو اولاً اختصار کے ساتھ حضور سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف پیش ہے:

حضور سرکارکلاں کا مختصر تعارف

اسم مبارک: محمد مختار اشرف۔

القابات: مخدوم المشائخ، شیخ المشائخ، تاج المشائخ، امام الاتقیا، تاج العرفا و العلما، امام العلما، سید السالکین، زبدۃ الصالحین، قدوۃ الکاملین، سراج الاولیا، عالم ربانی، پیر لاثانی۔

(ماخوذ از ماہنامہ غوث العالم اشرف کا سرکارکلاں نمبر ص ۳۷ و ۴۲ و ۱۹۰ و ۲۰۵ و ۲۷۴ و معارف شیخ اعظم جلد دوم ص ۱۶۰)

ولادت مبارک: آپ کی ولادت۔۲۶ جمادی الآخر ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۱۴ء بروز چہارشنبہ کو بوقت ایک بجے شب کوکچھوچھہ مقدسہ میں ہوئی۔

ہجری اعتبار سے تاریخی نام 'محمد مختار' اور عسوی اعتبار سے 'محمد مختار اشرف' رکھا گیا۔یعنی: پورا نام 'محمد مختار اشرف' رکھا گیا، اور آپ کا یہ تاریخی نام امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے رکھا۔

(ماخوذ از ماہنامہ غوث العالم اشرف کا سرکارکلاں نمبر ص ۳۳ و ص ۱۴۳ و ص ۱۶۷ و ص ۱۹۰ و ص ۱۹۶)

والد ماجد:

آپ کے والد ماجد سلطان المناظرین، سید المتکلمین، سلطان الواعظین، عالم ربانی، شہزادۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں حضرت علامہ سید احمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ ہیں

والدہ ماجدہ: آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ زاہدہ رحمۃ اللہ علیہا (بنت امام العرفا سید شاہ اشرف حسین علیہ الرحمہ برادر کلاں و پیر مرشد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ) ہیں

جد امجد: آپ کے جد امجد مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

تعلیمی دور: جب آپ چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو آپ کے جد امجد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے رسم بسم اللہ خوانی کرائی۔ بعدہ باضابطہ تعلیمی سفر جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ میں شروع ہوا۔ حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے فارغ التحصیل میں سے ہیں۔ جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ میں آپ نے حضرت مولانا عماد الدین سنبھلی علیہ الرحمہ سے میزان سے شرح وقایہ اور ابتدائی عربی و فارسی سے لے کر شرح جامی تک کی تعلیم حاصل کی اور علامہ مفتی عبد الرشید ناگپوری علیہ الرحمہ، حضرت علامہ آل حسن سنبھلی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ، اور حضرت علامہ مفتی عبد العزیز خان فتح پوری علیہ الرحمہ سے دیگر علوم فنون مثلاً علم تفسیر، حدیث، فقہ، معانی، تصوف، وغیرہ کی تعلیم حاصل کی، پھر جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ سے فراغت کے بعد آپ نے جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں، حضور صدر الفاضل فخر الاماثل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی قادری اشرفی علیہ الرحمہ کے پاس دورہ حدیث مکمل فرمائی۔

(ماخوذ از ماہنامہ غوث العالم اشرف کا سرکار کلاں نمبر ص ۳۳ و ص ۴۲ و ص ۶۹ و ص ۸۷ و ص ۱۳۷ و ص ۱۴۴ و ص ۲۱۷ تا ۲۱۸ و ص ۲۲۱)

ارادت وخلافت: آپ علیہ الرحمہ کو ارادت وخلافت اپنے جد امجد حضور سیدی و

مرشدی مجدد سلسلہ اشرفیہ حضور سید علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ المعروف اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے حاصل تھی۔

(ماخوذ از ماہنامہ غوث العالم اشرف کا سرکار کلاں نمبر ص ۳۳ تا ۳۴)

سجادہ نشینی: جب آپ کے والد ماجد یعنی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر واعظ لاثانی سلطان المناظرین سید المتکلمین حضور سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ شاگرد و خلیفہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کا بسبب طاعون ۱۵/ربیع آخر ۱۳۴۷ھ کو وصال ہو گیا تو آپ کے دادا حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اولاً تو آپ کو حضور سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے عرس چہلم کے موقع پر اکابرین و مشائخین کی موجودگی اپنا مرید و ولیعہد بنایا پھر جب آپ نے جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ سے وہ تمام علوم حاصل کر لئے جو وہاں درس میں شامل تھی (یعنی عالم بنے) تو ثانیاً حضور اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے جملہ خانوادہ اشرفیہ وخلفاء و مریدین کو وصیت فرمادی کہ میرے بعد سجادہ نشین نور نظرم وعصائے پیرم مولانا سید مختار اشرف اشرفی جیلانی زاد اللہ علمہ و عرفانہ ہونگے۔ پھر جب حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اس کے بعد وصیت کے مطابق حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ مسند سجادگی پر رونق افروز ہوے تو وقت کے اکابرین و مشائخین نے عرس مخدوم اشرف کے موقع پر حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کی دعوت پر کچھوچھہ مقدسہ تشریف لاکر آپ علیہ الرحمہ کو منصب سجادگی پر جلوا افروز ہونے پر تہنیت و مبارکبادی پیش کی۔ جن میں حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان شہزادہ اعلی حضرت بریلی شریف، مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان شہزادہ اعلی حضرت بریلی شریف، صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی مصنف بہار شریعت، صدر الفاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی قادری اشرفی، مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمن دھام نگری قادری اشرفی، شمس العلما علامہ شمس الدین جونپوری، صدر العلما علامہ غلام جیلانی اشرفی میرٹھی، عمدۃ المحققین علامہ عبد الرشید ناگپوری اشرفی، مفتی اعظم کانپور

علامہ مفتی رفاقت حسین اشرفی،اور جامع معقول و منقول علامہ سلیمان اشرفی بھاگلپوری، علیھم الرحمہ جیسی عظیم شخصیتیں شامل ہیں۔

(ماخوذ از۔سرکارکلاں بحیثیت مرشد کامل ص ۷۸ مؤلف علامہ مفتی رضاء الحق مصباحی اشرفی۔ناشر جمیعۃ الاشرف اسٹوڈینٹس مومنٹ جامع اشرف کچھوچھہ شریف۔وماخوذ از ماہنامہ غوث العالم اشرف کا سرکارکلاں نمبر ص ۴۳ وص ۶۹ وص ۱۱۲)

انتقال پر ملال: آپ کا انتقال ۹/رجب المرجب ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۱/نومبر ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، بوقت دوپہر کو ایک بجے ہوا۔نماز جنازہ جمعہ کے دن مغرب و عشا کے درمیان ادا کی گئی،نماز جنازہ کی امامت فرمائی نورالمشائخ شہزادۂ سرکارکلاں حضور سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی المعروف بہ شیخ اعظم علیہ الرحمہ سجادہ نشین خانقاہ حسنیہ سرکارکلاں کچھوچھہ مقدسہ نے۔

(ماخوذ از ماہنامہ غوث العالم اشرف کا سرکارکلاں نمبر ص ۱۲ وص ۲۱ وص ۳۶ وص ۴۶ وص ۵۷ و ۷۴ وص ۱۶۸ وص ۱۹۶)

چند خلفاء کے اسماء

جس طرح حضور سرکارکلاں علیہ الرحمہ کے مریدین و مستوسلین ہند و پاک بنگلہ دیش، برطانیہ اور افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں ہیں ویسے ہی اگر ان جگہوں کے آپ خلفا کی فہرست ترتیب دی جائے تو ایک لمبی فہرست ترتیب پا جائے گی مختصراً چند خلفا کے نام یہ ہیں:

شیخ اعظم شہزادۂ سرکارکلاں علامہ سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ سرکارکلاں۔

قطب المشائخ چشم چراغ خانوادۂ اشرفیہ علامہ سید حکیم قطب الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ۔

شیخ الاسلام والمسلمین شہزادۂ محدث اعظم ہند علامہ سید محمد مدنی اختر اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف۔

شہنشاہ خطابت عالمی شہرت یافتہ شخصیت شہزاد محدث اعظم ہند غازی ملت علامہ

سید ہاشمی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی۔

حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد۔

حضرت علامہ مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی علیہ الرحمہ سابق صدرالمدرسین دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

علامہ مفتی طریق اللہ نعیمی علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث جامعہ نعیمہ مرادآباد۔

پروفیسر علامہ ہاشم صاحب قبلہ نعیمی جامع معقولات و منقولات جامعہ نعیمہ مرادآباد۔

علامہ مفتی ایوب خان نعیمی رضوی اشرفی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد۔

علامہ مفتی زین الدین اشرفی سابق شیخ الحدیث جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ۔

علامہ مفتی اختصاص الدین اجملی اشرفی ناظم اعلیٰ مرکزی مدرسہ اہل سنت اجمل العلوم سنبھل ضلع مرادآباد۔

حضرت علامہ قاری احمد جمال مصباحی سابق شیخ التجوید جامعہ امجدیہ گھوسی و جامعہ نعیمہ مرادآباد۔

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی عبدالجلیل صاحب قبلہ اشرفی علیہ الرحمہ

(ماخوذ از ماہنامہ غوث العالم اشرف کا سرکارکلاں نمبر ص ۱۴۹ وص ۱۴۴ وص ۴۹؛ وص ۵۴ وص ۱۴۳ وص ۱۷۵ وص و معارف شیخ اعظم جلد دوم ص ۱۵۷)

مفتی اعظم جھارکھنڈ فقیہ عصر مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا رضاء الحق مصباحی راج محلی (صدر مفتی و قاضی شرع) مرکزی دارالافتاء والقضاء راج محل و سابق شیخ الحدیث و صدر مفتی جامع اشرف کچھوچھہ شریف و موجودہ صدرالمدرسین و صدر افتاء دارالعلوم گلشن کلیمی راج محل۔

حافظ ملت اور سرکار کلاں تعلقات و روابط

جیسا کہ ماقبل میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ ضلع اعظم گڑھ یوپی، خصوصاً قصبہ مبارکپور کے اندر دینی، مذہبی بیداری پیدا کرنے میں خانوادۂ سادات اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کا بہت اعلیٰ کردار رہا ہے اور یہ سلسلہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے تسلسل کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ جب حضرت مخدوم المشائخ شہزادۂ حضور احمد اشرف یعنی حضرت سید مختار اشرف اشرفی جیلانی المعروف بہ سرکار کلاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کا تبلیغی دورہ شروع ہوا تو حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ نے بھی دینی، مذہبی اجلاس میں دیگر شہروں کی طرح ضلع اعظم گڑھ کا بھی خوب دورہ فرماتے رہے اور چوں کہ اعظم گڑھ علاقے میں خانوادۂ اشرفیہ سے محبت وعقیدت رکھنے والے حضرات کی کثرت تھی اس سبب وہاں کے حضرات اہل سنت خانوادۂ سادات اشرفیہ کے مشائخین کو اپنے دینی مذہبی جلسوں میں دعا، تقریر، یا پھر صدارت کے لیے یاد فرمایا کرتے تھے اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ بھی شرکت فرمایا کرتے تھے چناں چہ مولانا اعجاز احمد صاحب مبارکپوری نے محمد آباد میں ایک جلسہ منعقد کیا تو حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کو بھی یاد فرمایا اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور علامہ عبدالمصطفی اعظمی علیہ الرحمہ شیخ الحدیث فیض الرسول براؤں ضلع بستی سابق صدر المدرسین دار العلوم اشرفیہ مبارکپور کو مدعو کیا پھر وہاں جب یہ حضرات پہنچے تو حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کی صدارت میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور علامہ عبدالمصطفی اعظمی علیہ الرحمہ نے تقریر فرمائی، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود علامہ عبدالمصطفی اعظمی شیخ الحدیث فیض الرسول براؤں ضلع بستی سابق صدر المدرسین دار العلوم اشرفیہ مبارکپور ایک جگہ لکھتے:

> ”جب حضرت (حافظ ملت علیہ الرحمہ) حج و زیارت کے بعد تشریف لائے تو عجیب اتفاق کے میرے محبوب شاگرد مولوی اعجاز احمد صاحب مبارکپوری نے

> محمد آباد مجھے اپنے اجلاس میں موعو کیا۔ اسی اجلاس میں حافظ ملت بھی مدعو تھے۔ میں حضرت حافظ ملت سے پہلے ہی پہنچ گیا۔ اور حضرت عین اس وقت جلسہ میں رونق افروز ہوئے جبکہ میں پورے جوش وخروش کے ساتھ تقریر کر رہا تھا۔ اور حضرت مولانا سید مختار اشرف میاں صاحب قبلہ کچھوچھوی سجادہ نشین صدر اجلاس تھے۔ حضرت حافظ ملت سیدھے اسٹیج پر تشریف لائے اور بھرے مجمع میں ہم دونوں بغل گیر ہوگئے، میں نے احتراماً تقریر ختم کردی اور حضرت حافظ ملت سے تقریر فرمانے کی استدعا کی چناں چہ حضرت نے پر جوش تقریر فرمائی۔ انتہی“

(ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور حافظ ملت نمبر۔ص ۹۵)

حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے درمیان کیسا رشتہ تھا ایک دوسرے کے لیے کیسا ادب واحترام تھا وہ دیکھنے والوں نے خوب دیکھا ہے ہم آپ تو بس واقعات کی روشنی میں احساس کر سکتے ہیں اور احساس کرنے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جب حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے سرپرست اعلیٰ تھے تو ایک بار دار العلوم اشرفیہ مبارکپور پہنچتے ہیں تو آپ کی بارگاہ میں مدرسین و طلبہ کی حاضری رجسٹر اور مدرسہ کے اخراجات و آمدنی کے حساب و کتاب کے رجسٹر جب آپ علیہ الرحمہ کو دیکھایا گیا اور حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ نے جب سب بغور ملاحظہ فرمالیا اس کے بعد جو ارشاد فرمایا وہ قابل ذکر ہے جس سے حضور حافظ ملت و حضور سرکار کلاں علیہما الرحمہ کے درمیان ایک دوسرے کے لیے کیسا پیار واحترام تھا اس کا احساس بخوبی ہوتا ہے، چناں چہ حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ فرمایا تھا:

> ”آج مجھے دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم کے رجسٹر حاضری طلبہ و مدرسین و رجسٹر حساب آمدنی و مصارف وغیرہ بالتفصیل باقاعدہ دکھلائے گئے مدرسہ ہذا کا حسن انتظام نیز حضرات مدرسین کے جذبات و اخلاص خصوصاً مکرمی حافظ مولانا عبدالعزیز صاحب اشرفی کے ایثار مخلصانہ ہمدردی اور خدا داد قابلیت

اور طلبہ میں تحصیل علوم وفنون کا شوق وذوق تہذیب واخلاق دیکھ کر جو مسرت ہوئی وہ تحریر سے باہر ہے حق سبحانہ تعالیٰ اس مدرسہ کو ہمیشہ ہرا بھرا رکھے اور ایسے پھول کھلائے کہ اس کی مہک سے عالم مستفیض ہو آمین'

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ٤٣٥)

صرف اتنا ہی نہیں بلکہ حضور سرکار کلاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے درمیان پیار ومحبت اکرام واحترام کا عالم کیا تھا اس کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور میں دورہ حدیث کے بچوں کے امتحان لینے کے لیے مدعو ہوتے تھے ساتھ ہی یہاں سے حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کے علمی کمال کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا اور ساتھ یہ بھی کہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کو کس طرح مسلسل سادات مشائخین اشرفیہ کی پابوسی کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے چناں چہ حضرت علامہ مولانا نصر اللہ رضوی مصباحی (استاذ مدرس عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع مئو) لکھتے ہیں:

''ہم نے اپنے دور طالب علمی میں مبارکپور کے اندر آپ کے (یعنی حضور سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ) کے عقیدت مندوں کی ایک بھیڑ دیکھی۔ کبھی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں آیا کرتے تھے اور لوگ انہیں اپنے سروں پر بیٹھاتے (یعنی بے انتہا ان سے پیار کرتے اور اس پر دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم کے سنگ بنیاد کے موقع پر لوگوں کا آپ سے والہانہ عقیدت قابل ذکر ہے۔ از مرتب)۔ اور پھر اسی حلقے میں ان کے سجادہ نشین سرکار کلاں تشریف لاتے رہے۔ دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور کے سالانہ امتحان کے موقع پر دورہ حدیث کے طلبہ کا بخاری شریف کا امتحان لیتے اور طلبہ کی کثیر نمبروں سے خوب حوصلہ افزائی فرماتے سالانہ اجلاس میں اسٹیج کی رونق ہوتے اور سیکھٹی مبارکپور تو گویا عقیدت مندوں کی پوری بستی تھی''

(ماہنامہ غوث العالم سرکار کلاں نمبر ص ۱۱۲ تا ۱۱۳)

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ جس طرح اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ تاحیات جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے سرپرست اعلیٰ رہے پھر محدث اعظم ہند سید محمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ سرپرست اعلیٰ رہے پھر ۱۹۶۸ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے سرپرست اعلیٰ حضور سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ بنے اور ۱۹۷۱ء تک سرپرست اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہے" اور الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اپنے ان تینوں سرپرست اعلیٰ کی سرپرستی میں اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی صدارت میں ترقی کرتا رہا پھر حضور سرکار کلاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کچھ اختلافی امور کے سبب سرپرست اعلیٰ کے عہدے سے سبکدوش ہوگئے اور پھر بظاہر حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے درمیان کچھ دوریاں ہوگئی لیکن دلی محبت ہمیشہ قائم رہی گاہے گاہے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں اور سرکار کلاں علیہ الرحمہ نے تو اس بظاہر اختلاف کو بھی یہ کہہ کر ختم کر دیا تھا کہ:

''ہمارا مقصد فقط" اشاعت اسلام وتعلیم دین متین ہے" اور الجامعۃ الاشرفیہ کی دن بدن ترقی کی دعائیں کرتے رہے''

(ماخوذ از: ماہنامہ غوث العالم سرکار کلاں نمبر ص ۱۸۰)

اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ بھی تادم حیات حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ سے عقیدت ومحبت کرتے رہے یہاں پر حضرت علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی صاحب قبلہ تلمیذ رشید حضور حافظ ملت (دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ مئو) کی تحریر قابل ذکر ہے جس سے اندازہ ہوگا کہ حضور سرکار کلاں اور حضور حافظ ملت میں کس قدر ایک دوسرے کے لیے عقیدت ومحبت تھی اور ایک دوسرے کا کس انداز میں اکرام واحترام کرتے تھے اور یہ بھی کہ پھر ان دونوں اکابرین کی عقیدت ومحبت پر کن لوگوں کی نظر لگی جس سے بظاہر ان اکابرین کے درمیان کچھ دوریاں پیدا ہوگئی تھی چناں چہ علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

''سرکار کلاں قدس سرہ کی نورانی چہرے کی زیارت کا موقع کئی بار نصیب ہوا

آپ کی اولین زیارت دار العلوم اہل سنت اشرفیہ مبارکپور میں دوران طالب علمی ہوئی کیوں کہ ہر سال سالانہ امتحان کے سلسلے میں آپ کی تشریف آوری ہوا کرتی تھی بخاری شریف کا امتحان بھی راقم الحروف اور ہم سبق ساتھیوں کا حضرت نے ہی لیا تھا ساتھ میں حضرت علامہ محمد یونس صاحب نعیمی علیہ الرحمہ بھی تھے دونوں ہی حضرات نے مل کر امتحان لیا تھا۔ ہم لوگوں کی سندوں پر آپ کی دستخط بھی ثبت ہیں۔

آگے لکھتے ہیں: آپ کی قدر منزلت دل و دماغ میں اس لیے پیدا ہوگئی تھی کہ حضرت استاذی حافظ ملت علامہ شاہ حافظ عبدالعزیز محدث مرادآبادی کو آپ کا (یعنی حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کا) احترام کرتے دیکھا حتیٰ کے بعض انتظامی امور میں اختلاف رائے کے زمانے میں بھی حضرت حافظ ملت آپ کا نام نہایت احترام سے لیتے جس کا میں خود شاہد ہوں اور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے بھرپور کوشش بھی کی کہ اختلافات ختم ہوجائیں مگر کچھ نادان دوستوں اور مفاد پرستوں نے ان دونوں بزرگوں کو قریب ہونے نہ دیا جس کا قلق حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ کو تا زیست رہا جس کا اثر یہ ہوا کہ حضور حافظ ملت کا جب وصال ہوا تو حضور سرکار کلاں بشوق فراواں و بہ نفس نفیس خود جنازے میں شرکت کے لیے تشریف لائے''

(ماہنامہ غوث العالم سرکار کلاں نمبر ص ۱۲٤)

حضور حافظ ملت اور حضور شیخ اعظم

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ کے درمیان تعلقات و روابط کیا تھے اس پر کلام سے قبل مختصراً تعارف شیخ اعظم پیش ہے۔

حضور شیخ اعظم کا مختصر تعارف

اسم مبارک: سید اظہار اشرف۔ یہ نام آپ کے پردادا حضور اعلیٰ حضرت اشرفی

میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا اسی نام کو شہرت بھی ملی جبکہ نانا حضور سید شاہ مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے سید "مسعود" نام رکھا۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۲۷۔ و ۱۲٤ و ۱۳۱ و ۱۳۵ ناشر جمیعۃ الاشرف اسٹوڈینس مومنٹ جام اشرف کچھوچھہ مقدسہ)

القاب: شیخ اعظم، مخدوم العلماء۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۱٤٤)

ولادت: آپ علیہ الرحمہ کی ولادت ٦ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ بمطابق ۲ مارچ ۱۹۳٦ء کو کچھوچھہ مقدسہ میں ہوئی۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۱۲٤ و ۱۳۱ و ۱۹٦)

والد ماجد: آپ کے والد ماجد ہیں حضور مخدوم المشائخ سید مختار اشرف عرف سرکار کلاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۱۲٤)

والدہ ماجدہ: سیدہ سنجیدہ خاتون علیہا الرحمہ بنت سید مصطفی اشرف علیہ الرحمہ بن اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۱۲٤)

جد امجد: سلطان المناظرین سید المتکلمین سید شاہ احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی شہزادۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ و خلیفۂ امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ۔

تعلیمی دور: آپ علیہ الرحمہ کی عمر شریف جب چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو خاندان عالی شان کے معمول کے مطابق نانا حضور سید شاہ مصطفیٰ اشرف علیہ الرحمہ ابن اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے رسم بسم اللہ خوانی کروائی۔

بعدہ جب تعلیم دور شروع ہوا تو حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ نے ابتدائی تعلیم درجہ پنجم تک جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف میں حضرت علامہ مولانا سلیمان اشرفی علیہ الرحمہ و دیگر اساتذہ کرام سے حاصل کی اور کتب متوسطات کی تعلیم ۱۹٤۸ء سے ۱۹۲۵ء تک جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ بھاگل پوری اشرفی

علیہ الرحمہ و حضرت علامہ یونس نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ کے پاس حاصل کی۔

پھر تکمیل علوم اسلامیہ کے لیے الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور تشریف لے گئے، جہاں آپ علیہ الرحمہ نے حضور حافظ ملت شاہ عبدالعزیز اشرفی محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ ،حضرت علامہ عبد الرؤوف صاحب مبارکپوری علیہ الرحمہ ، علامہ مفتی عبد المنان اعظمی ،علامہ ظفر ادیبی ،حضرت قاری یحییٰ علیہ الرحمہ ناظم تعلیمات اشرفیہ کے پاس تعلیم حاصل کی اور پھر ۱۹۵۷ء میں فراغت حاصل کی۔ وہاں اشرفیہ میں آپ علیہ الرحمہ نے ایک سال تک کتب متوسطات کا درس بھی بحیثیت معین المدرسین انجام دیا۔ اس کے بعد آپ علیہ الرحمہ نے دارالعلوم اہل سنت جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں دو سال تک تدریسی خدمت انجام دی۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۳۹ و ۱۲۵ و ۱۳۱ و ۱۴۶ و ۱۴۸ و ۱۸۱ و ۱۹۷ و ۲۰۷ و معارف شیخ اعظم جلد جلد دوم ص ۱۲۴)

بیعت وارادت: حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ اپنے والد ماجد حضور مخدوم المشائخ سید مختار اشرف عرف سرکار کلاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ میں بیعت ہوئے۔ پھر اجازت و خلافت سے بھی نوازے گئے۔ پھر اپنے والد و پیر و مرشد کے صرف پندرہ سال کہ عمر میں ولی عہد و جانشین نامزد ہوئے۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۱۲۵ و ۱۳۱ و ۱۳۸ و ۱۴۶ و ۱۸۲)

منصب سجادگی: حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۹۷ء کو حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کے عرس چہلم کے موقع پر اکابر علما و مشائخ اور خاندان اشرفیہ کے موقر و معتمد شخصیات کی موجودگی میں حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ مسند سجادگی پر رونق افروز ہوے۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۱۳۱ و ۱۶۲)

وفات پر ملال: آپ علیہ الرحمہ کا وصال ۲۹ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۲ فروری ۲۰۱۲ء کو ہوا۔ نماز جنازہ آپ علیہ الرحمہ کے شہزادے، ولی عہد و جانشین علامہ

مفتی سید محمود اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی نے پڑھائی۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۱۳۴ و ۱۵۱ و ۱۹۵)

دینی خدمات: ۱۹۷۸ء میں آپ علیہ الرحمہ نے مرکز علم دارالعلوم جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ کا قیام فرمایا۔ آج جامع اشرف دنیا بھر کے علمی حلقوں میں اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔

۱۹۹۵ء میں آپ علیہ الرحمہ نے مختار اشرف لائبریری کچھوچھہ مقدسہ کا قیام فرمایا۔

۱۹۹۵ء میں آپ علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں جامع مسجد کی جامع اشرف کے گراؤنڈ میں تعمیر فرمائی۔

اسی طرح مختار اشرف لائبریری سے متصل اشرف حسین میوزیم کا انتظام فرمایا۔

آستانہ سرکار کلاں کی عمدہ تعمیر کرائی۔ خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کی توسیع فرمائی۔

مدرسہ الجماعۃ الاشرفیہ اظہار العلوم سونا پور کٹیہار، اور مدرسہ الجماعۃ الاشرفیہ قمر العلوم کٹیہار کا قیام فرمایا۔

بنگلہ دیش میں مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم و مختار المساجد اور سید اظہار اشرف اسکول اینڈ کالج کا قیام فرمایا۔

مشرقی نیپال میں ۱۹۷۸ء میں مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم کا قیام فرمایا

(ماخوذ از: معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۱۲۵ تا ۱۲۹ و ۱۶۸ تا ۱۶۹ و ۴۱۹ و ۴۴۶ و معارف شیخ اعظم جلد دوم ص ۱۴۵)

حضور حافظ ملت اور حضور شیخ اعظم کے درمیان تعلقات و روابط

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور شیخ اعظم علامہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے درمیان تعلقات و روابط ،عقیدت و محبت کیسی تھی اس کو سمجھنے کے لیے تعارف شیخ اعظم علیہ الرحمہ بھی کافی ہے کیوں کہ حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے ایسے مخدوم زادے ہیں کہ جن کے تعلق سے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد نے یہ بشارت دی تھی کہ ان سے مشن اشرف اور

اشرفیت کا خوب اظہار ہوگا۔جی ہاں! واقعہ کچھ یوں ہے کہ جس سال حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ کی مرکز عقیدت دیار مخدوم اشرف کچھوچھہ شریف میں حضور مخدوم المشائخ سید مختار اشرف اشرفی جیلانی المعروف بہ حضور سرکارکلاں علیہ الرحمہ کے ہاں ولادت ہوئی یعنی ٦ محرم الحرام ١٣٥٥ھ مطابق ١٩٣٦ء کو تو اسی سال شیخ اعظم علیہ الرحمہ کے پردادا ہم شبیہ غوث اعظم مجدد سلسلہ اشرفیہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ علماومشائخین کے ساتھ فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے حرمین شریف گئے ہوئے تھے پھر جب حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اپنے نانا جان سرورکائنات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ پہنچے تو وہی دیار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بذریعۂ کشف آپ علیہ الرحمہ کو اپنے پوتے کی پیدائش کا علم ہوا بعدہ آپ نے اپنے ہمراہوں میں اس کشف کا اظہار بھی فرمایا پھر آپ علیہ الرحمہ اپنے نانا جان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس میں حاضر ہوئے اور مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہوکر اس نومولود اپنے پوتے کے حق میں دعائیں کرنے لگے اور وہی مدینہ منورہ ہی میں اپنے پوتے کا نام (اظہار اشرف) تجویز فرمایا ساتھ یہ بشارت بھی سنائی کہ میرے اس پوتے سے مشن اشرف واشرفیت کا خوب اظہار ہوگا۔

(ماخوذ از: اظہار عقیدت حصہ اول بعنوان شیخ اعظم ایک مختصر تعارف: ومعارف شیخ اعظم جلد اول ص ٢٠٠ وص ٢١٧ وص ٢٢٥ وص ٢٩٣)

اور دوسری طرف یہ کہ حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے قابل فخر تلامذہ میں سے ایک ہیں اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ شیخ اعظم علامہ سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے قابل فخر ممتاز اساتذہ میں سے ایک ہیں کیوں کہ شیخ اعظم علیہ الرحمہ ابتدائی تعلیم درجہ پنجم تک جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف میں حاصل کرنے اور پھر جامعہ نعیمیہ کے بعد اعلی تعلیم کے لئے الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور تشریف لے گئے اور ١٩٥٩ء میں اشرفیہ مبارکپور سے سند فضیلت حاصل فرمائی آپ علیہ الرحمہ کے ممتاز اساتذہ میں جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا نام سرفہرست ہے۔

(ماخوذ از: ماہنامہ غوث العالم کا خصوصی شمارہ معارف شیخ اعظم ص ٢٢، بابت فروری ٢٠٠٧)

اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی شیخ اعظم علیہ الرحمہ پر خاص توجہ تھی اور خاص اپنی تربیت میں رکھتے تھے یہاں تک مہربان تھے کہ اوقات درس کے علاوہ بھی درسی کتاب پڑھایا کرتے تھے اس کی ایک وجہ بھی رہے ہوگی کہ ایک طرف تو شیخ اعظم علیہ الرحمہ حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پیر گھرانے کے چشم چراغ تھے دوسری طرف اولاد رسول بھی تھے چناں چہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے استاذ علامہ زاہد علی سلامی صاحب قبلہ اپنی تقریر میں فرماتے ہیں:

''حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے شیخ اعظم کو بنایا، سنوار، سجایا، نکھارا، آپ ان پر خاص نظر رکھتے اور ان پر حد درجہ مہربان رہتے اسی سبب سے حضور حافظ ملت ان کو اوقات درس کے بعد بھی جلالین شریف کا درس دیا کرتے تھے''

(بحوالہ معارف شیخ اعظم جلد اول ص ٢٠٠)

اور حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے کتنے لائق و فائق قابل فخر شاگرد تھے کہ شیخ اعظم علیہ الرحمہ نے (الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں ایک سال تک بحیثیت معین المدرسین متوسطات تک درس بھی دیا ہے۔

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ٣٩: ناشر جمیعۃ الاشرف اسٹوڈینٹس مومینٹ جامع اشرف کچھوچھہ شریف)

اب علامہ مبارک حسین مصباحی اڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کی تحریر پیش ہے جس سے ظاہر ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ خانوادہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے جملہ اپنے مخدوم زادوں کا شاگرد ہونے کے باوجود کس قدر اکرام واحترام کرتے تھے اور ان کی سیادت کا کس قدر پاس ولحاظ رکھتے تھے چناں چہ لکھتے ہیں:

''فرزند اشرفیہ میں جن حضرات نے رشد وہدایت اور تعلیم وتصوف کے حوالے سے بین الاقوامی شہرت حاصل کی ان میں ایک نام شیخ اعظم حضرت سید اظہار اشرف اشرفی کچھوچھوی فاضل اشرفیہ کا بھی ہے آپ کی ذات گرامی خاک ہند کی ایک عظیم خانقاہ کے فرد فرید ہونے کی حیثیت سے اہل ہند کے لیے سرمایہ افتخار تھی لیکن دار العلوم اشرفیہ مبارکپور کی تعلیم وتربیت اور حضور حافظ ملت علامہ

شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی کی نگاہ کیمیا اثر نے اس سونے کو کندن بنایا۔
(پھر کچھ آگے لکھتے ہیں: درجہ پنجم تک ابتدائی تعلیم مدرسہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور میں داخل ہوئے جس طرح آج جامعہ اشرفیہ شہرہ آفاق اور مرجع طلبہ ہے اسی طرح ان دنوں بھی دارالعلوم اشرفیہ ملک بھر میں اپنی تعلیم و تربیت اپنی مثال آپ تھا عام طور پر خانوادہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے طلبہ مبارکپور کا رخ کرتے تھے اور حافظ ملت ان کے سیادت کے قرار واقعی احترام کے ساتھ ان کی تعلیم اور ان کے قیام وطعام کا معقول اہتمام کرنے کی کوشش فرماتے تھے دیگر اساتذہ بھی سادات کچھوچھہ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے تھے''

(معارف شیخ اعظم جلد اول ص ۱۹۶ اور ص ۱۹۷)

اب یہاں چشم دید شاہد کی حیثیت سے ڈاکٹر فضل الرحمن شرر مصباحی صاحب قبلہ کی تحریر نقل ہے جس سے ظاہر ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کس طرح اپنے مخدوم زادوں پر خاص توجہ فرماتے تھے چناں چہ لکھتے ہیں:

''کوئی پچاس برس پہلے میں جب دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور میں زیر تعلیم تھا۔ تین تاریخ ساز شخصیات کی بدولت یہ ادارہ "اشرفیہ مبارکپور" ترقی کے بام عروج پر تھا۔ سرپرست ادارہ حضور محدث اعظم ہند۔ صدر ادارہ شیخ محمد امین انصاری اور صدر المدرسین حضور حافظ ملت۔ ان دنوں تحصیل علوم کے لیے کچھوچھہ مقدسہ کے سادات خاصی تعداد میں مبارکپور کا رخ کرتے تھے سید اظہار اشرف، سید کمیل اشرف، سید محمد مدنی میاں، سید احمد حسین کوثر، سید ملیح اشرف، سید فہیم اشرف، سید محمد ہاشمی میاں، سید محمد جیلانی میاں، سید تنویر اشرف، یہ وہ نونہالان اشرفیت تھے جن کے دم قدم سے خطہ مبارکپور مرغ زار تھا اور اشرفیہ باغ و بہار تھا جب یہ شہزادے قصبے کے گلی کوچوں سے گزرتے تو اپنی وضع قطع ہی سے پہچان لئے جاتے اور اہل قصبہ ان کے لیے آنکھیں بچھاتے تھے تعظیم و توقیر میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے تھے کہ یہ مبارکپور کے

محسن اعظم شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ **بانی دارالعلوم اشرفیہ** کے خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔ ادھر اشرفیہ کی درسگاہ میں بھی ان حضرات "سادات" کو یہ اختصاص تھا کہ رجسٹر حاضری طلبہ میں سب سے پہلے سادات کے نام کا اندراج ہوتا تھا''

(اظہار عقیدت حصہ دوم" مجموعہ کلام شیخ اعظم" ص ۴ تا ۵)

بات صاف اور واضح ہے کہ شروع ہی سے حافظ ملت علیہ الرحمہ اور شیخ اعظم علیہ الرحمہ کے درمیان پیار و محبت آداب و احترام کا سلسلہ جاری رہا اور یہ سلسلہ عقیدت و محبت ترقی کرتا رہا دوسری طرف حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ بھی اپنے پردادا کے مرید و خلیفۂ خاص اور اپنے مشفق و مہربان استاذ حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ کا خوب اکرام و احترام کرتے تھے اس سلسلے میں ایک واقعہ نقل ہے۔

حافظ ملت شیخ اعظم کے خواب میں

جیسا کہ ماقبل میں دلائل کے ساتھ لکھا جا چکا ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے مخدوم زادوں کا بہت زیادہ اکرام و احترام کرتے تھے اب مندرجہ ذیل واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے مخدوم زادوں کا اکرام و احترام کرتے تھے اسی طرح مخدوم زادے بھی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا خوب اکرام و احترام کرتے تھے ساتھ یہ بھی کہ مخدوم زادہ مکہ مکرمہ میں کس ذات سے ملاقات کا خواب دیکھتے ہیں جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حافظ ملت علیہ الرحمہ اور خاندان کچھوچھہ کا آپس میں کتنا اٹوٹ رشتہ ہے بہرحال حافظ ملت علیہ الرحمہ سے آپ کے شاگرد و مخدوم زادے علامہ مولانا سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ المعروف بہ شیخ اعظم کا دوران حج ملاقات کا ایک خوبصورت دل نشین منظر خود حافظ ملت علیہ الرحمہ کے قلم سے نقل ہے چناں چہ حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے سفر حج کے روداد میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

”مکہ مکرمہ میں قیام گاہ خاص معلم صاحب ہی کے مکان پر ہے حرم شریف کے قریب ہی نہایت وسیع کمرہ ہے قالین کا فرش ہے ہر چہار جانب نشست کے لیے مخملی تکئے لگے ہیں برقی روشنی اور پنکھا اور ضروریات کے تمام سامان مہیا ہیں علما کرام اور احباب اہل سنت ملاقات کے لیے تشریف لاتے رہے ۱۷ مارچ بعد نماز عصر حضرت مولانا سید اظہار اشرف صاحب کچھوچھوی تشریف لائے۔ان کی ملاقات سے بڑی مسرت ہوئی، دیر تک تشریف فرما رہے اور اپنا خواب جو مدینہ طیبہ میں دیکھا تھا بیان فرمایا کہ حافظ صاحب سے مدینہ طیبہ میں ملاقات ہوئی اس کی تعبیر میری حاضری ہے حضرت موصوف قبل رمضان آئے تھے اس وقت سے آپ کا قیام مدینہ طیبہ ہی رہا بہت کافی وقت ملا وہیں یہ خواب ہوا تھا“

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۲۸۸ تا ۲۸۹)

یاد رہے! حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور میں بحیثیت صدر المدرسین تشریف لانے کے بعد سے ۳۵ سال تک مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی خدمت کرتے رہے اور مدرسہ اشرفیہ کو مشائخین کچھوچھہ مقدسہ کی سرپرستی میں اور اپنی محنت و لگن سے الجامعۃ الاشرفیہ کی شکل میں تبدیل فرمایا پھر ۳۵ سال تک مدرسہ کی خدمت کرنے کے بعد حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تھے اور حکومت ہند و سعودیہ نے اسپیشل آپ علیہ الرحمہ کو بغیر فوٹو پاسپورٹ کے حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ کی اجازت دے دی تھی (الحمدللہ)

حضور حافظ ملت اور شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور علامہ شیخ الاسلام مدظلہ العالی کے درمیان تعلقات و روابط عقیدت و محبت کیسی تھی اور ہے اس کو سمجھنے کے لیے اولا تو اتنا ہی کافی ہے کہ حضور شیخ الاسلام حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے قابل فخر شاگردوں میں سے ایک ہیں دوسری

طرف شیخ الاسلام حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے مخدوم زادے ہیں ایسے مخدوم زادے ایسے مخدوم زادے کہ جن پر حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ ناز کرتے تھے اور محدث اعظم ہند کون جن پر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ جو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پیر و مرشد ہیں وہ ناز کرتے تھے وہ شیخ الاسلام جنہوں نے نہ صرف اپنا بلکہ دین اسلام و خانوادہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ اور اپنے تمام اساتذۂ کرام کا نام پوری دنیا میں ایسا روشن کیا ایسا روشن کیا کہ آج بڑوں کو بھی کہنا پڑتا ہے جب شاگرد حافظ ملت کے علم کا عالم ہے تو حافظ ملت علیہ الرحمہ کے علم کا عالم کیا ہوگا؟

تعارف شیخ الاسلام اور حافظ ملت سے تعلقات

وہ شیخ الاسلام جنہیں آج دنیا جانشین محدث اعظم ہند علامہ شیخ الاسلام والمسلمین، سید المفسرین، سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی کے نام سے جانتی ہے وہ شیخ الاسلام والمسلمین جو مرکز عقیدت و محبت دیار مخدوم اشرف کچھوچھہ مقدسہ جو کہ حافظ ملت علیہ الرحمہ کا پیر گھرانہ ہے وہاں حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے گھر شب یکشنبہ یکم رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۳۸ء کو پیدا ہوے۔

(ماخوذ از: حضرت سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی کی علمی و ادبی خدمات "تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ص ۲۸)

ابتدائی تعلیم کچھوچھہ شریف ہی میں حاصل فرمائی اور اعلی تعلیم کے لیے ۱۰رشوال المکرم سنہ ۱۳۷۱ھ کو آپ کے والد بزرگوار حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں داخل فرمایا۔

(ماخوذ از: خطبات برطانیہ ص ۵ تا ۶؛ وشیخ الاسلام حیات و خدمات سیریز ۱ ص ۱۲ ص ۶۶)

جس ادارہ کی نسبت کے بارے میں رئیس القلم علامہ یسین اختر مصباحی فرماتے ہیں:

’یہ ادرا" الجامعۃ الاشرفیہ" منسوب ہے سلطان تارکین حضرت مخدوم سید

اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف،

(شیخ الاسلام حیات وخدمات "سیریز۲" ص ۴۱)

جس ادراہ کے سر پرست بانی ادارہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے بعد خود آپ کے والد ماجد حضور سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ تھے، جب حضور شیخ الاسلام کو حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے الجامعۃ الاشرفیہ کے صدر المدرسین حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر کر دیا تو شیخ الاسلام پر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی خاص توجہ رہی توجہ کا عالم یہ تھا کہ حضور شیخ الاسلام کے صرف درس پر ہی نہیں بلکہ جمعرات کو بزم میں تقریر کرتے ہیں کہ نہیں اس پر بھی خاص توجہ رہتی تھی لیکن حضور شیخ الاسلام بزم میں تقریر نہیں فرماتے تھے اور چوں کہ حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے مخدوم زادوں کے اکرام واحترام کا بے حد خیال رکھتے تھے اسی سبب" جب حضور سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ اشرفیہ مبارکپور تشریف لائے تو حضور حافظ ملت اشرفی علیہ الرحمہ نے عرض کی حضور! صاحبزادے اپنی باری تقریر کی نہیں نبھاتے ہیں تو حضور سید محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے فرمایا حافظ صاحب قبلہ" مچھلی کے بچے کو تیرنا نہیں سیکھایا جاتا"''

(ماخوذ از شیخ الاسلام حیات وخدمات "سیریز۲" ص ۱۳۶)

اور ہوا بھی ایسا کہ جب جانشین حضور محدث اعظم ہند حضور شیخ الاسلام نے بعد فراغت خطابت کے میدان میں قدم رکھا اور بولنا شروع کیا تو آپ کی خطابت ایسی کہ آپ کی خطابت پر خطابت بھی ناز کرنے لگی پوری دنیا میں آپ کی خطابت کا ڈنکا بجنے لگا اور ایسا بھی نہیں تھا کہ حضور شیخ الاسلام ذہین وفطین نہیں تھے اس سبب بزم میں تقریری باری نہیں نبھاتے تھے بلکہ آپ کی ذہانت وفطانت تو آپ کے اساتذہ وجملہ طلبہ میں مشہور تھی چناں چہ حضرت مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی صاحب قبلہ اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

''آپ" یعنی حضور شیخ الاسلام" جہاں حضور مخدوم ملت حضرت محدث اعظم ہند

علیہ الرحمہ کے سچے جانشین ہیں وہیں استاذ العلما حافظ ملت علامہ شاہ حافظ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں اساتذہ کے نزدیک بھی آپ ذی استعداد قابل ذکر تلامذہ میں تھے، تو احباب درس میں بھی آپ کا مقام بہت بلند ہے''

(بحوالہ شیخ الاسلام حیات وخدمات "سیریز۲" ص ۱۴: ناشر (مدنی فاؤنڈیشن ہبلی کرناٹک: اشاعت ۲۰۱۶ء)

اور پھر حافظ ملت علیہ الرحمہ کی زیر نگرانی میں فارسی تا بخاری کی تعلیم حاصل کی بعدہ حضور شیخ الاسلام مدظلہ العالی ۱۰/شوال المکرم ۱۳۸۳ھ مطابق جنوری ۱۹۶۳ء کو فروغ التحصیل ہوے

(ماخوذ از: شیخ الاسلام حیات وخدمات "سیریز۲" ص ۳۱ تا ۳۲: وص ۴۱: ناشر مدنی فاؤنڈیشن ہبلی کرناٹک: اشاعت ۲۰۱۶ء)

جس طرح حضور شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی آپ کے جملہ اساتذہ خصوصاً حافظ ملت علیہ الرحمہ اکرام واحترام کرتے تھے ٹھیک ویسے ہی حضور شیخ الاسلام بھی اپنے تمام اساتذہ خاص کر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے احترام وآداب کا بے حد خیال رکھتے تھے اس سلسلے میں رئیس القلم علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب لکھتے ہیں:

'حضور شیخ الاسلام ابتدا ہی سے اپنے اساتذہ اور اکابر کی بارگاہ میں مؤدب رہے ہیں،

(شیخ الاسلام حیات وخدمات "سیریز۲" ص ۴۲)

اسی طرح حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ بھی حضور شیخ الاسلام کے آداب واکرام خوب کا خیال رکھتے تھے۔

حافظ ملت اور پیر زادوں کا احترام

اس متعلق اولاً تو یہ عرض ہے کہ جس طرح حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے پیرو مرشد حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے بے انتہا محبت عقیدت رکھتے تھے اور جس طرح اپنے پیرومرشد کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے ویسے ہی حضور

حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے تمام مخدوم زادوں سے بھی بے پناہ محبت وعقیدت رکھتے تھے اور تمام مخدوم زادوں کا بے حد احترام واکرام کرتے تھے اس سلسلے میں علامہ احمد القادری بھیروی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

''حافظ ملت عمر بھر اپنے مرشد کامل کے وفادار رہے اور اس خانوادے مقدسہ کے ایک ایک بچہ سے اپنی گہری وابستگی اور دلی تعلق کا ثبوت موجودہ دور میں علما کچھوچھہ کی نوجوان نسل ہے''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص۵۳۱)

اور یہ ساری باتیں صرف زبانی دعویٰ نہیں بلکہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی عملی زندگی سے بھی ثابت ہے اس سلسلے میں ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کے سابق اڈیٹر علامہ بدرالقادری صاحب قبلہ نے ماہنامہ اشرفیہ مبارکپو کے حافظ ملت نمبر کے ص۲ ۳ پر اہل نسبت کے احترام کے عنوان کے تحت حافظ ملت علیہ الرحمہ کا ایک واقعہ نقل فرمایا ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے مخدوم زادوں کا کس انداز میں اکرام واحترام کرتے تھے۔

چناں چہ علامہ بدرالقادری صاحب لکھتے ہیں:

''کانپور میں آل انڈیا سنی جمیعۃ العلما میں گئے تو حضرت مولانا سید مدنی میاں کے پاس شاگرد ہونے کے باوجود خود ملنے تشریف لے گئے''

اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے مخدوم زادوں کا احترام اس انداز میں کرتے ہیں تو اپنے مخدوم اپنے پیرومرشد حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا احترام کس انداز میں کرتے ہوں گے۔

دوسری طرف علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی مدظلہ العالی بھی اپنے استاذ مکرم حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے اور حضرت شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں مدظلہ العالی اپنے استاذ مکرم کو کس مقام کا حامل سمجھتے ہیں اس کا اندازہ علامہ مدنی میاں مدظلہ العالی کی مندرجہ ذیل تحریر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

حضور حافظ ملت شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں کی نظر میں

چناں چہ شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی میاں مدظلہ العالی لکھتے ہیں:

''حافظ ملت کیا تھے؟ - میرے استاذ میرے اکثر اساتذہ کے استاذ - میرے جد کریم آئینہ غوث نما محبوب ربانی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شیخ المشائخ سید شاہ علی حسین صاحب قبلہ اشرفی جیلانی قدس سرہ العزیز کے مرید وخلیفہ - صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز کے چہیتے خلفا اور تلامذہ میں سے - شریعت وطریقت کے سنگم - علم بیکراں اور عمل بے پایاں کی چلتی پھرتی تصویر - اپنے بزرگوں اور اپنے مشائخ اور اپنے اساتذہ کی کرامت - اپنے نبی کا معجزہ - اپنے خدا کی نشانی۔

پھر آگے لکھتے ہیں: میرا اذعان ویقین بولتا ہے کہ نہ خدا کی نشانی مٹ سکتی ہے نہ نبی کا معجزہ فنا ہو سکتا ہے اور نہ ہی بزرگوں کی کرامت کو زوال ہے لہذا حافظ ملت زندہ تھے اور آج بھی زندہ ہیں۔

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص۴۵۱)

اسی طرح ایک دوسری تحریر میں علامہ شیخ الاسلام حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی شان میں 'ملت کے حافظ' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

'ملت کا حافظ - جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ملت کی حفاظت میں گزرا - جس نے ملت کی حفاظت فرمائی - تقریر سے، تحریر سے، تدریس سے، مناظروں کے ذریعہ احقاق حق ابطال باطل سے، اپنی زندگی کو اسوۂ نبی میں ڈھال کر، اپنی درسگاہ علم وادب سے جلیل القدر علما، اساتذہ، خطبا، اصحاب قلم، مناظرین، متکلمین، مفسرین، محدثین اور اصحاب افتا پر مشتمل ایک خدائی گروہ بنا کر، خانقاہوں میں بیٹھ کر، جامعہ اشرفیہ کے لیے زندگی وقف کر کے، اسٹیج پر رونق افروز ہو کر، اپنی درسگاہ علم وادب میں پلنے والے کو اپنے فیض نگاہ سے اس منزل تک پہنچا کر (کہ) وہ عالمی شہرت کے مالک ہو جائیں - المختصر

!ملت کے حافظ نے ملت کی حفاظت کی ہر آن موثر ذرائع کو استعمال فرما کر جو ملت کے حفاظت کے لازمی وسائل تھے''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۴۵۱)

اسی طرح جب حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر شیخ الاسلام علامہ سید مدنی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی کو ملی تو آپ نے تعزیت نامہ لکھا اس تعزیت نامہ سے بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ شیخ الاسلام کی نظر میں حافظ ملت علیہ الرحمہ کا مقام و مرتبہ کیا تھا۔

چناں چہ علامہ شیخ الاسلام لکھتے ہیں:

''اچانک حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے سانحہ ارتحال کی اندوناک خبر ملی۔ پھر کچھ نہ پوچھیے اس دور افتادہ پر کیا بنی بے اختیاری کے عالم میں بار بار کلمہ استرجاع زبان سے نکلنے لگا۔ ملت کا حافظ جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ملت کی حفاظت میں گزرا۔ میرے استاذ اور اکثر اساتذہ اور میرے اکثر اساتذہ کے استاذ! میرا اذعان ویقین بولتا ہے کہ نہ خدا کی نشانی مٹ سکتی ہے اور نہ نبی کا معجزہ فنا ہوسکتا ہے اور نہ ہی بزرگوں کی کرامت کو زوال ہے لہذا حافظ ملت زندہ تھے اور آج بھی زندہ ہیں ہاں وہ ہماری ظاہری نگاہوں سے دور ہو گئے مگر آج بھی وہ ہم میں ہیں''

(ملخصا ماہنامہ اشرفیہ ستمبر ۱۹۷۶ء بحوالہ حیات حافظ ملت حصہ دوم ص ۸۶۲)

حضور حافظ ملت اور حضور اشرف الاولیاء

نبیرۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں شہزادۂ حضور مصطفیٰ اشرف حضرت سید مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی المعروف بہ اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ میں کتنا گہرا تعلق تھا اس کو سمجھنے کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے کہ حضور اشرف الاولیاء اور حضور حافظ ملت میں استاذ وشاگردی کا اٹوٹ رشتہ تھا یعنی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ

حضور اشرف الاولیاء کے مشفق ومہربانی اساتذہ میں سے ایک تھے اور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے حضور کئی سالوں تک حضور اشرف الاولیاء نے اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی اور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی آپ علیہ الرحمہ پر خاص توجہ رہی ویسے تو حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے تمام شاگردوں پر خاص توجہ فرمایا کرتے تھے اور یہ شاگرد رشید تو آپ کا مخدوم زادہ تھا پھر خاص توجہ کیوں نہ ہوتی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور اشرف الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ پر کس قدر توجہ فرماتے تھے اور کس طرح اپنے مخدوم زادے کا اکرام و احترام کرتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ جب حضور اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ نے دار العلوم اشرفیہ مبارکپور میں داخلے کے لیے رخ کیا اور جب حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو اس بات کا علم ہوا کہ آپ کے مخدوم زادے حصول تعلیم کے لیے تشریف لا رہے ہیں تو حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اہل مبارکپور کو ساتھ لے کر سٹھیاوں اسٹیشن پہنچ کر حضور اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ کا استقبال کیا اور وہاں سے تانگہ (گھوڑا گاڑی) پر بیٹھا کر جھرمٹ میں لئے ہوئے اپنے ہمراہ آپ کو مبارک پور لے آئے۔ (یاد رہے! حضور اشرف الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ خانوادہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے وہ پہلے فرزند ہیں جنہوں نے حصول تعلیم کے لیے دار العلوم اشرفیہ مبارکپور کا رخ کیا تھا) بعد داخلہ پھر سلسلہ یہ چل پڑا کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور اشرف الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو درسگاہ کے علاوہ بھی اکثر اپنے ہمراہ رکھتے یہاں تک کہ محافل میلاد وغیرہ میں بھی ساتھ لے جایا کرتے۔

(ماخوذ از۔ اشرف الاولیاء حیات وخدمات ص ۶۴۔ وماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیاء نمبر ص ۸۲ تا ۸۳

اب حضور اشرف الاولیاء حضور حافظ ملت کی بارگاہ میں کب پہنچے تھے تو اس سلسلے میں علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ حضور اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ کے اشرفیہ مبارکپور میں تعلیمی سفر کے آغاز واختتام کے تعلق سے لکھتے ہیں:

''عربی کی ابتدائی تعلیم کچھوچھہ مقدسہ میں حاصل کرنے کے بعد دار العلوم اشرفیہ مبارک پور میں شوال ۱۳۶۰ھ مطابق نومبر ۱۹۴۱ء میں تحصیل علم کے لیے آئے

اور شعبان ۱۳۶۶ھ مطابق جون ۱۹۴۷ء میں سند فضلیت حاصل کی۔

(اشرف الاولیا حیات وخدمات ص۳۱ -از مفتی کمال الدین مصباحی اشرفی -و- ماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیاء نمبر ص۳۸)

اسی طرح مولانا مفتی عبد القدوس مصباحی شیخ الحدیث دار العلوم شیخ احمد کھٹو سرخیز احمد آباد گجرات، حضور اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ کی اشرفیہ مبارکپور میں حافظ ملت علیہ ودیگر اساتذہ اشرفیہ کے زیر نگرانی تعلیم کے حصول کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

''حضور اشرف الاولیاء نے فضیلت علمی کی تحصیل کے ابتدائی دور اپنے خاندانی مدرسہ کچھوچھہ شریف میں گزارے-------لیکن علمی درجات کمال تک پہنچانے کے لیے اس باغ فردوس میں داخل ہوئے جس کو آپ کے جد کریم ہم شبیہ غوث اعظم حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے لگایا تھا اور جس کی باغبانی جلالۃ العلم حافظ ملت استاذی المکرم حضرت عبد العزیز علیہ الرحمہ---کررہے تھے--------اس باغ فردوس کو کل دار العلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم کہا جاتا تھا اور آج الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی سے تعبیر کیا جاتا ہے''

(ماہنامہ غوث العالم کا اشرف الاولیاء نمبر ص۲۲ تا ۲۳)

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ کے درمیان استاذ و شاگردی کا رشتہ تو قائم تھا ہی لیکن یہ تعلق ورشتہ صرف استاذ وشاگردی تک ہی محدود نہ تھا بلکہ یہ رشتہ دن بدن ترقی کرتا رہا نہ اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ اپنے استاذ کو کبھی بھولے نہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے مخدوم زادے وشاگرد کو کبھی بھولے بلکہ یہ رشتہ تسلسل کے ساتھ جاری رہا چناں چہ علامہ شمس الہدیٰ خان صاحب قبلہ شیخ المعقولات و المنقولات مبارکپور اشرفیہ لکھتے ہیں:

''دنیائے سنیت کی عظیم درسگاہ ازہر الہند جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں درس تدریس کے فرائض بھی آپ (یعنی اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ) نے انجام دئے (ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں: خانوادۂ اشرفیہ کے آپ پہلے فرد ہیں جنہیں علم وحکمت سکھانے اور جن سے درس وتدریس کا کام لینے کا شرف جامعہ

اشرفیہ مبارکپور کو حاصل ہے (ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ابو الفیض جلالۃ العلم حضرت حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کو جامعہ اشرفیہ کی مجلس شوریٰ کے اہم رکن کی حیثیت سے جگہ عنایت فرمائی''

(اشرف الاولیاء حیات وخدمات ص۸۹ تا ۹۰ -و ماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیاء نمبر ص۷۱)

اور مولانا مبارک حسین مصباحی لکھتے ہیں:

''آپ (یعنی حضور اشرف الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ) ۱۹۴۷ء میں دار العلوم اشرفیہ مبارکپور سے فارغ ہوئے اور فراغت کے بعد ایک برس تک آپ نے دار العلوم اشرفیہ میں معین المدرسین کی حیثیت سے خدمت انظام دی حضور حافظ ملت آپ سے بے پناہ شفقت ومحبت فرماتے تھے اور آپ بھی حافظ ملت سے حد درجہ محبت فرماتے تھے''

(اشرف الاولیاء حیات وخدمات ص۸۶ -و ماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیاء نمبر ص۱۰۲)

اب شہزادۂ وجانشین اشرف الاولیاء حضرت علامہ سید جلال الدین اشرف عرف قادری میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی سربراہ اعلیٰ دار العلوم مخدوم اشرف مشن پنڈوہ مالدہ بنگال اپنے والد گرامی وقار حضور اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ کی سیرت بیان کرتے ہیں اس کا ایک اقتباس نقل ہے جس سے باخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضور حافظ ملت اور حضور اشرف الاولیاء کے درمیان کتنا گہرا رشتہ تھا اور ایک دوسرے کے آداب واحترام کا کیا مقام تھا کیوں کہ جو شاگرد اپنی خود کی محفلوں میں اپنے استاذ کا ذکر خیر کرے تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ شاگرد و استاذ کے درمیان بڑے اچھے تعلقات ہیں چناں چہ حضور قادری میاں مدظلہ العالی لکھتے ہیں:

''حضور اشرف الاولیاء (بسم اللہ خوانی کے بعد جامعہ اشرفیہ (جسے کچھوچھہ شریف میں حضور قطب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے قائم فرمایا تھا اس) میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ لیا اور شرع جامی تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد باغ فردوس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپو میں داخلہ لیا

اور بے حد محنت ومشقت سے علم دین کے حصول میں لگ گئے آپ کے مشفق اساتذہ کی آپ پر خاص توجہ تھی بالخصوص حافظ ملت علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا سلیمان اشرفی بھاگلپوری علیہ الرحمہ بی جنکا ذکر آپ (حضرت اشرف الاولیاء) اکثر فرمایا کرتے تھے‘‘

(اشرف الاولیاء حیات وخدمات ص۱۰۰-و-ماہنامہ غوث العالم کا اشرف الاولیا نمبر ص ۸-جلد ٤-شمارہ ۸)

اور مولانا مبارک حسین مصباحی صاحب خود اپنے واقعہ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

’’حضرت اشرف الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے جب ملاقات ہوتی اپنی عہد طالب علمی کا تذکرہ بڑے چھاؤ سے چھیڑے رہتے تھے۔حضور حافظ ملت کی نسبت سے راقم سے بے پناہ محبت فرماتے تھے ایک بار کچھوچھہ مقدسہ عرس کے موقع پر حاضر ہوا وقت کم تھا اسی روز واپس ہونا چاہتا تھا مگر مجھے آنے نہیں دیا ایسا لگتا تھا کہ ہم لوگوں کو دیکھ کر حافظ ملت سے ان کا رشتہ محبت جوش مارنے لگتا تھا اس روز گھنٹوں تک حافظ ملت کی تعلیم وتربیت اور ان کے حسن تدبر پر گفتگو فرماتے رہے‘‘

(اشرف الاولیاء حیات وخدمات ص۸٦-وماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیا نمبر ص ۱۰۲)

ادھر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ بھی حضور اشرف الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خوب تعریف وتوصیف کرتے چناں چہ خلیفۂ حضور حافظ ملت حضرت علامہ نصیر الدین صاحب قبلہ عزیزی استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور لکھتے ہیں:

’’مبارک پور کے عظیم الشان اجلاس میں ایک بار حضرت علامہ سید مجتبیٰ اشرف (یعنی اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ) کی بہت ہی شاندار اور اثر انگیز تقریر ہوئی بعدہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا بیان ہوا جس میں آپ نے (یعنی حافظ ملت علیہ الرحمہ نے) حضرت مجتبیٰ میاں صاحب قبلہ کی خدمات اور ان کے فضائل ومناقب پر خوب روشنی ڈالی‘‘

(اشرف الاولیاء حیات وخدمات ص ۳۸)

اور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور اشرف الاولیا علیہ الرحمہ کے درمیان پیار ومحبت کا یہ

سلسلہ آخر دم تک قائم ودائم رہا چناں چہ علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

’’انہوں نے (یعنی حضور اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ) اپنے استاذ گرامی حافظ ملت اور اپنے مادر علمی دار العلوم اشرفیہ سے رابطہ بھی ہمیشہ استوار رکھا‘‘

(اشرف الاولیاء حیات وخدمات ص ۳۲-و-ماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیا نمبر ص ۳۹)

اور علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

’’آپ (یعنی حضور اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ) آخر تک الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سے جڑے رہے اور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی دینی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے رہے‘‘

(ماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیا نمبر ص ۵۹)

بلکہ حضور اشرف الاولیاء علیہ دار العلوم اشرفیہ مبارک پور میں بموقع امتحان سالانہ عربی دراجات کے طلبہ کا امتحان لینے کے مدعو ہوتے تھے

(ماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیا نمبر ص ٤۲)

اور یہ سلسلہ آخری دم تک چلتا رہا یہاں تک کہ جب حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا وصال ہو گیا تو خبر ملتے ہی حضور اشرف الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ بھی مبارک پور پہنچے اور نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد جب حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو کئی اکابرین اہل سنت نے مل کر قبر میں اتارا ان میں ایک نام حضور اشرف الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا بھی شامل ہے۔

(ماخوذ ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۳۲۸)

جس نے پیدا کئے کتنے لال وگہر   حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام

حضور اشرف العلما اور حضور حافظ ملت

قبل اس کے کہ حضور حافظ ملت اور حضور اشرف العلما علیہما الرحمہ کے درمیان تعلقات وروابط کیسے تھے اس کی جھلکیاں پیش کی جائے پہلے مختصراً تعارف حضور اشرف العلما پیش ہے۔

تعارف حضور اشرف العلما

حضور اشرف العلما سید حامد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف کی مقدس سرزمین میں بروز جمعہ ۱۳۴۹ھ موافق ۱۱ جولائی ۱۹۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ولیِ کامل اشرف الصوفیہ حضور سید مصطفی اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ ابن ہم شبیہ غوث الاعظم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف میں حاصل کی، اور اعلیٰ تعلیم کے لیے ۱۰ شوال المکرم ۱۳۶۵ھ میں ملک ہند کی شہر آفاق درسگاہ دارالعلوم اشرفیہ جس کے بارے میں مولانا یاسین اختر مصباحی صاحب قبلہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

''اس (دارالعلوم) اشرفیہ مبارکپور کو سلطان التارکین حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی سے خصوصی نسبت اور آپ کی روحانی توجہ بھی حاصل ہے اور یہ بجا طور پر فیضان اشرف کا ایک جیتا جاگتا نمونہ بھی ہے''

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۲۵)

اسی فیضانِ مخدومی سے مالا مال دارالعلوم اشرفیہ میں حضور اشرف العلما نے والد بزرگوار کے حکم سے داخلہ لیا اور اپنے جد کریم شیخ المشائخ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ شخصیت ساز استاذ العلما حضور حافظ ملت شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی اشرفی علیہ الرحمہ کے آغوش تربیت میں آ گئے، اور دیکھتے ہی دیکھتے صرف شہزادۂ آل رسول ہونے کے سبب نہیں بلکہ علمی جد و جہد اور حسن اخلاق کی وجہ سے تمام اساتذہ کی بارگاہ میں مقام افتخار بن گئے۔

چناں چہ سید شمس الضحیٰ مصباحی سجادہ نشین دھاوا شریف غازی پور یوپی لکھتے ہیں:

''دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور کی زندگی اپنی مثال آپ ہے، طلبہ تو طلبہ اساتذہ بھی ان (اشرف العلما علیہ الرحمہ) کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے''

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء بعنوان ہدیہ تبریک)

اللہ تعالیٰ نے حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کو کمال ذہانت عطا کی تھی اور ساتھ آپ بڑے محنتی بھی تھے، جب دورہ حدیث کا سال آیا تو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے بیضاوی شریف اور بخاری شریف پڑھی آپ کی محنت و لگن ذہانت و فطانت کا عالم یہ تھا کہ سالانہ امتحان میں بخاری شریف اور مسلم شریف میں نوے نوے نمبر حاصل کئے، تبھی تو تمام اساتذہ آپ پر اعتماد کرتے تھے، اور اعتماد کا عالم یہ تھا کہ دورہ حدیث ہی کے سال آپ علیہ الرحمہ کا بحیثیت معین المدرسین انتخاب ہوا، اور آپ نے باضابطہ دوران تعلیم کتابیں بڑھائیں، حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ آپ سے بڑی محبت فرماتے تھے، اور آپ بھی اپنے مشفق و مہربان استاذ کا بڑا ادب کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ جب حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ شعبان المعظم ۱۳۷۱ھ میں فراغت حاصل کی تو بعد فراغت حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے آپ کو مدرسہ حمیدیہ رضویہ بنارس تدریسی خدمت انجام دینے کو بھیجا تو بغیر کسی چون و چرا کہ بنارس جا کر تدریسی خدمت انجام دینے لگے، لیکن چوں کہ حافظ ملت علیہ الرحمہ کو آپ علیہ الرحمہ سے ایک قلبی لگاؤ تھا پیار و محبت کا ایک مثالی رشتہ قائم تھا جو کہ بنارس جانے کے بعد اسکی کمی محسوس ہوتی تھی (اگر حضور شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں اشرفی جیلانی مدظلہ العالی کی زبان میں کہا جائے تو یہ کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو یہ پسند ہی نہیں تھا کہ اشرف العلما سید حامد اشرف ان سے دور رہیں۔

یہی سبب رہی کہ ایک سال بعد آپ علیہ الرحمہ کو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اپنے پاس جامعہ اشرفیہ مبارکپور دوبارہ بلایا پھر آپ علیہ الرحمہ مستقل بحیثیت مدرس جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں چودہ برسوں تک پوری دل جمعی کے ساتھ تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر جلد ۲ شمارہ نمبر ۱۹؛ فروری، مارچ ۲۰۰۸ء ص ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۸۸ و ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور مارچ ۲۰۱۹ء ص ۶)

اس دوران، یعنی: حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ جب تک اشرفیہ مبارک پور میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے (آپ کی موجودگی میں کوئی دوسرا امامت نہیں کرتا تھا۔(اشرفیہ)۔ کے اساتذہ اور طلبہ سبھی آپ علیہ الرحمہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ذکر کرواتے جس میں طلبہ کے ساتھ اساتذہ بھی شریک ہوتے، اور یہ فضیلت اور برتری صرف اس سبب سے تھی کہ آپ تقویٰ شعار عبادت گزار اور شریعت مطہرہ کے احکام پر سختی سے پابند تھے، تبھی تو حافظ ملت علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ (حامد میاں اللہ کا ولی ہے)

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلما نمبر ۷۸)

اور علامہ عبدالقدوس اشرفی مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں کہ:

''۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں راقم الحروف کا دور طالب علمی رہا دارالعلوم کی چھت پر نماز مغرب باجماعت ہوتی۔ حضور اشرف العلما کی موجودگی میں کوئی دوسرا امامت نہیں کرتا، حضرت ہی مصلیٰ امامت کو زینت بخشتے رہے، جب کہ اجلہ اساتذۂ کرام مثلاً جامع معقولات ومنقولات حضرت عبدالرؤوف بلیاوی، نائب شیخ الحدیث بحر العلوم مفتی عبدالمنان اعظمی، شیخ الادب قاضی محمد شفیع اعظمی، شیخ التجوید استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد یحییٰ مبارک پوری وغیرھم بھی اکثر و بیشتر شریک جماعت ہوتے''

(ماہنامہ کنزالایمان شمارہ مئی ۲۰۰۵ء بحوالہ ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلما نمبر ص ۲۲۴ واشرف العلما نمبر ص ۲۷۷)

یہاں تک کہ جمعہ کے دن بھی (جامع مسجد راجہ مبارک شاہ میں) امامت کے لیے حافظ ملت علیہ الرحمہ ہمیشہ حضور اشرف العلما کا انتخاب فرماتے تھے جہاں حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ جمعہ پڑھاتے تھے اور عالمانہ عارفانہ تقریر بھی کرتے تھے۔

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلما نمبر ص ۹۵)

چناں چہ علامہ نصیر الدین مصباحی استاذ الجامعۃ الاشرفیہ فرماتے ہیں:

''حضرت (اشرف العلما علیہ الرحمہ) جمعہ کی امامت (جامع مسجد راجہ مبارک

شاہ مبارک پور میں) کرتے تھے اور خطبہ سے پہلے تقریر بھی کیا کرتے تھے اور نماز بھی پڑھاتے تھے''

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلما نمبر ص ۲۰۳)

لیکن چوں کہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کو بہت سارے امور انجام دینے تھے اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی دوررس نگائیں آپ کے اندر پوشیدہ صلاحیتوں کو اچھی طرح دیکھ رہی تھیں، حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ میرے شاگرد رشید کے قدموں کی برکت سے شہر ممبئ والوں کی تقدیر سنورنے والی ہے، ان کا مقدر بلندی میں اوج ثریا کو پہنچنے والا ہے، اس لیے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کو شہر ممبئ سے جہالت کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لیے اور علم وعرفان کے انوار کو بکھیر کر وہاں کے ماحول کو سازگار بنانے کے لیے شہر ممبئ جانے کا حکم دیا، حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ اپنے استاذ کا اس قدر احترام و اکرام کرتے تھے (حالاں کہ استاذ کی جدائی کا غم دل میں تھا) پھر بھی بغیر کسی چوں و چرا کے حافظ ملت علیہ الرحمہ کی حکم تکمیل کرتے ہوئے شہر ممبئ پہنچ کر زکریا مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دینے لگے اور گویا شہر ممبئ ہی کو اپنا وطن ثانیہ بنالیا اور شہر ممبئ کے عوام وخواص کو خوب اپنے علم وعرفان سے مالا مال کیا۔

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلما نمبر ص ۴۸)

لیکن ممبئ آنے کے بعد حافظ ملت علیہ الرحمہ کی جدائی کا غم کثرت سے ستانے لگا کچھ دن حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے علاوہ ممبئ میں گزارے تو آپ کی طبیعت اچاٹ ہوئی اور پھر دوبارہ سے حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پاس اشرفیہ جانے کا ارادہ کر کے پہلے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو اطلاع دی تو حافظ ملت علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں وہی رہنا ہے'' حضور اشرف العلما نے اصرار بھی کئے ہونگے تب فرمایا: ''بہر حال ممبئ ہی میں آپ کو دین کی خدمت انجام دینی ہے'' حافظ ملت علیہ الرحمہ کے حکم کے سامنے پھر سر خم کر کے زندگی کا (لگ بھگ) اڑتالیس سالہ عرصہ دعوت وتبلیغ میں گزار دیئے۔

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۷۷ تا ۷۸)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ اپنے جد کریم ہم شبیہ غوث اعظم مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ سے مرید تھے اور آپ کو اپنے والد ماجد حضور اشرف الصوفیہ سید مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے بھی اجازت وخلافت حاصل تھی۔

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۳۲)

حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کے تعارف ہی سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے درمیان تعلقات و روابط آداب واحترام کا عالم کیا ہوگا تھا۔

اشرف العلما کا مقام حضور حافظ ملت کی نظر میں

اب مزید شواہد کی طرف آتے ہیں اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی نظر میں حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کا مقام ومرتبہ کیا تھا؟ تو بتا تا چلوں کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی نظر میں حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ اللہ کے ولی تھے اور ولی بھی ایسے کہ مادرزاد فطری ولی۔

چناں چہ علامہ مولانا مبارک حسین مصباحی صاحب لکھتے ہیں:

’’حضرت حافظ ملت فرماتے تھے کہ ’’حامد میاں اللہ کا ولی ہے‘‘

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۳۳۳)

اور سید ابوالحسن اشرفی ازہری لکھتے ہیں کہ:

’’جلالۃ العلم حافظ ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کسی کو ’’مادرزاد فطری ولی دیکھنا ہو تو حامد میاں کو دیکھ لے‘‘

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۱۳۵)

اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا مذکورہ قول کہ ’’حامد میاں اللہ کے ولی ہیں‘‘ حضور شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی اختر اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی نے بھی

نقل فرمائی ہے۔

(دیکھیں: ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۸۸۸)

اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا یہ قول مبارک ماہنامہ اشرفیہ شمارہ جون ۲۰۰۶ء میں بھی درج ہے۔

اب یہاں ایک واقعہ بھی نقل کرتا ہوں تا کہ روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کو کتنا چاہتے تھے۔

چناں چہ علامہ سید رکن الدین اصدق مصباحی صاحب قبلہ اپنا واقعہ قلم بند کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:

’’ایک دن حافظ ملت اوقات درس کے بعد اپنی قیام گاہ کے لیے روانہ ہوئے۔ضرورتاً میں (سید رکن الدین اصدق) بھی ساتھ تھا۔دارالعلوم اشرفیہ سے پرانا مدرسہ جاتے ہوئے حاجی خیر اللہ دلال صاحب کا مکان درمیان میں واقع تھا۔حاجی صاحب نظر آئے تو حضرت ٹھہر گئے۔حاجی صاحب نے بڑے احترام سے بیٹھایا۔حافظ ملت نے فرمایا: حاجی صاحب! کچھ معلوم ہے؟ جامعہ عربیہ سلطان پور سے مدرس کے لیے ’’سید صاحب‘‘ حامد میاں کی طلبی آئی ہے اور اشرفیہ سے زیادہ تنخواہ کی پیش کش کی گئی ہے۔وہ مجھ سے اجازت کے طالب ہیں۔کیا میں انہیں جانے دوں؟ حاجی صاحب نے بڑی سادہ لوحی سے جواب سے دیا: اشرفیہ کا بڑا نام ہے۔یہاں تو مدرس مل ہی جائیں گے،حامد میاں کو اجازت دے دی جائے۔حافظ ملت حاجی صاحب کے جواب سے تلملا اٹھے اور نہایت برہمی کے ساتھ فرمایا: حاجی صاحب! حامد میاں آپ کے پیر پوتے ہیں۔مجھے قطعاً یہ امید نہیں تھی کہ آپ اتنی آسانی سے انہیں اجازت دے دینے کا مشورہ دے دیں گے،بے شک اشرفیہ کا بڑا نام ہے،مدرس مل جائیں گے،لیکن چراغ لے کر ڈھونڈنے پر بھی مجھے کوئی دوسرا حامد اشرف نہیں مل سکتا،حاجی صاحب

بیچارے تو حضرت کی گفتگو سن کر مبہوت رہ گئے اور اس طرح مجھے نگاہ حافظ ملت میں اشرف العلما کی قدر و قیمت کا اندازہ بہت قریب سے ہوا''

پھر کچھ آگے لکھتے ہیں:

''حافظ ملت نے دوسرے دن حامد میاں کو طلب فرمایا جب آپ تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھے تو حافظ ملت نے کہا: آپ میرے مخدوم زادے ہیں۔آپ کو اختیار ہے، جہاں چاہیں جائیں آئیں،عبدالعزیز کی کیا مجال کہ آپ کو روک دے۔ پھر بڑی محبت سے فرمایا: ابھی اشرفیہ کو آپ کی ضرورت ہے ،ہم گنجائش کو دیکھتے ہوئے سو روپے آپ کی تنخواہ میں اضافہ کر سکتے ہیں۔آگے آپ مختار ہیں ،اشرف العلما نے بڑی خندہ پیشانی سے جواب دیا: جب حضرت کی مرضی نہیں ہے تو کسی اضافے کے بغیر بھی کہیں نہیں جاؤنگا۔حضرت(حافظ ملت) نے مسرور ہو کر کہا: ماشاء اللہ اس کے بعد آپ ایک عرصہ تک اشرفیہ میں درسیات سے وابستہ رہے''

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۱۴۶ تا ۱۴۸)

مزید ایک اور واقعہ نقل ہے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے کس قدر منظور نظر تھے واقعہ یوں ہے کہ:

''ایک مرتبہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کی ناک سے خون بہنے لگا تو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ بذات خود آپ کو ڈاکٹر کے پاس اعظم گڑھ لے کر گئے اور ڈاکٹر سے جانچ کرائی تو ڈاکٹر نے کچھ دوائی اور ایک حریری فارمولہ بتایا کہ ایک ہفتہ عشرہ تک باندھتے رہئے جلد ٹھیک ہو جائے گا پھر جب ڈاکٹر کے پاس سے واپس ہوئے تو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا: میاں میرے پاس آجانا میں باندھ دونگا، چناں چہ روزانہ اشرف العلما علیہ الرحمہ آتے اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ روزانہ اپنے مبارک ہاتھوں سے باندھ دیتے تھے''

(حضور اشرف العلما ص ۷۳ بحوالہ: ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلما نمبر ص ۲۳۲ تا ۲۳۳)

صرف اتنا ہی نہیں بلکہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کو'' اشرف العلما'' کا

خطاب نایاب کسی اور نے نہیں بلکہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے دیا۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آج کل تو خطاب در خطاب دینے کا عجیب رواج چل پڑا ہے۔ لیکن حافظ ملت علیہ الرحمہ ایسے نہیں تھے کہ آپ کسی کو بھی کوئی خطاب بے موضوع دے دیا۔ بلکہ حافظ ملت علیہ الرحمہ بھی اپنے وقت کے محدث اور ولی تھے تو ولی نے ولی کو پہچانا اور لوگوں کو بتایا ،اسی طرح محدث وقت حافظ ملت علیہ الرحمہ نے حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کے علم کو بھی کو خوب جانا، تبھی تو حافظ ملت علیہ الرحمہ نے علمائے اہل سنت کے درمیان ہزاروں کے مجمع میں حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کو'' اشرف العلما'' کا خطاب عطا فرمایا اور حضور اشرف العلما کو معاصرین میں ممتاز کر دیا۔

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۱۳۰ وص ۱۶۹ وص ۱۷۱)

حضور حافظ ملت کا مقام حضور اشرف العلما کی نظر میں

اور اب یہ پہلو بھی دیکھتے ہیں کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کی نظر میں کیا تھے، آپ کس قدر اپنے استاذ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا اکرام و احترام کرتے تھے، اور کس طرح عقیدت و محبت رکھتے تھے؟ ان سب باتوں کا اندازہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

اشرف العلما کا حافظ ملت اور اشرفیہ سے قلبی لگاؤ

حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور اشرفیہ سے کتنا لگاؤ تھا؟ اس پر علامہ یاسین اختر مصباحی صاحب قبلہ کی تحریر سے واضح روشنی پڑتی ہے۔ چناں چہ وہ خود حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ سے اپنی بار بار ملاقات اور اس درمیان ہونے والی گفتگو کے تعلق سے لکھتے ہیں کہ:

''میں (یاسین اختر مصباحی) جب ممبئی جاتا اشرف العلما سے ضرور ملاقات کرتا تھا، کبھی دار العلوم محمدیہ مینارہ مسجد اور کبھی زکریا مسجد میں یہ ملاقات

ہوتی۔آپ بڑی شفقت سے پیش آتے۔حال چال پوچھتے۔کبھی مذہبی و جماعتی مسائل پر گفتگو کرتے۔کبھی میری مصروفیت و سرگرمی جان کر حوصلہ افزائی کرتے۔کبھی ممبئ کے حالات پر کچھ روشنی ڈالتے۔کبھی کسی علمی مسئلہ پر گفتگو فرماتے اور کبھی داستان ماضی چھیڑ دیتے لیکن ان ساری باتوں کے درمیان آپ حد درجہ محتاط و معتدل اور متوازن رویہ اپناتے اور تقریباً ہر گفتگو میں اشرفیہ اور حافظ ملت اور مبارکپور کا ذکر کرنا تقریباً لازمی تھا اور اس تعلق سے جو کچھ بیان فرماتے اس کے ایک ایک جملہ سے اخلاص ومحبت کا شہد ٹپکتا جس کی میٹھاس قلب و روح تک میں اتر جایا کرتی تھی۔اپنے استاذ گرامی حافظ ملت کا ذکر بڑے والہانہ انداز سے کیا کرتے تھے۔ایک بار فرمانے لگے کہ میں زکریا مسجد کے اندر اپنے حجرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔فلاں صاحب (جن کا نام لکھنا مناسب نہیں سمجھتا) آئے اور سلام و دعاء کے بعد کہنے لگے کہ حافظ ملت عبدالعزیز کو لوگوں نے پتہ نہیں کیا سمجھ رکھا ہے کہ ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے لگتے ہیں۔وہ تو------میں نے انہیں ٹوکتے ہوئے کہا کہ میاں میرے استاذ (حافظ ملت) کو میرے سامنے کچھ نہ کہو۔میں نے بائس سال تک اپنے استاذ کے شب و روز دیکھے ہیں، ان سے تعلیم حاصل کی ہے، ان کے ساتھ رہا ہوں، ان کا فیض پایا ہے، وہ اپنے دور کے ایک بڑے عالم باعمل اور متبع شریعت تھے۔میرے سامنے میرے استاذ کو کچھ نہ کہو۔میں ان کے خلاف کچھ نہیں سن سکتا''

(ماہنامہ کنزالایمان ص ۸ شمارہ مئی ۲۰۰۵ء و ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۲۸)

مزید علامہ مبارک حسین مصباحی اڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کے قلم سے چند اقتباسات نقل ہے جس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کس قدر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور اشرفیہ مبارکپور سے پیار ومحبت کرتے تھے۔

چناں چہ علامہ مبارک حسین مصباحی صاحب قبلہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ

کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''جامعہ اشرفیہ سے قلبی لگاؤ۔پھر اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں:'' جنوری ۱۹۹۲ء میں سنی بڑی مسجد گھڑپ دیو ممبئ میں الجامعۃ الاشرفیہ کے دفتر برائے رابطہ عامہ کا افتتاح ہوا۔اس موقع پر علما ممبئ نے کثیر تعداد میں شرکت کی حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ، حضرت مفتی اختر رضا خان ازہری بریلوی (علیہ الرحمہ) اور حضرت عزیز ملت (موجودہ سربراہ اعلی اشرفیہ مبارکپور) کے علاوہ خاص طور پر حضرت اشرف العلما (علیہ الرحمہ) بھی مدعو تھے۔اجلاس میں متعدد علما و مشائخ کے خطابات ہوئے۔اس موقع پر حضرت اشرف العلما نے جو خطاب فرمایا اسے ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں:

''حضور اشرف العلما (علیہ الرحمہ نے) خطاب کرتے ہوئے فرمایا: جامعہ اشرفیہ سے ہمارا پہلے بھی رابطہ تھا مگر ضرورت تھی کہ رابطہ مضبوط سے مضبوط تر ہو۔بفضلہٖ تعالیٰ اس طرف ذمہ داران ادارہ اور مسلمانان ممبئ نے توجہ کی اور رابطہ عامہ کے دفتر کا افتتاح ہو گیا مگر اس جشن افتتاح کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم نے ایک دفتر کا اضافہ کر دیا۔اس سے پہلے بھی یہاں بہت سے دفتر موجود ہیں مگر ان دفتروں سے کیا ہو رہا ہے۔میرے دوستوں میں چاہتا ہوں کہ حضرت عزیز ملت کی راہنمائی میں ہم سب فرزندان اشرفیہ اور اہل سنت و جماعت دین مصطفیٰ کی خدمت کریں اور باہمی اختلاف کو دور کریں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ ممبئ اور مضافات ممبئ میں جتنے مدارس ہیں سب اس دفتر (اشرفیہ مبارکپور) سے منسلک رہیں ایک ہی قسم کے پرچے اشرفیہ سے بن کر آئیں اور ایک ہی قسم کا امتحان ہو، تاکہ تعلیم و تربیت کا نظام زیادہ سے زیادہ ترقی کرے''

(مندرجہ بالا خطاب سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اشرف العلما علیہ الرحمہ کا قلبی لگاؤ اپنے مادر علمی اشرفیہ مبارکپور سے کیسا تھا) مزید مولانا مبارک حسین مصباحی

لکھتے ہیں کہ:

’’اشرف العلماعلیہ الرحمہ الجامعۃ الاشرفیہ کی رسید بھی اپنے پاس رکھتے تھے۔ جوکچھ بھی اہل خیر حضرات دیتے تھے کل کا کل حضرت عزیز ملت سربراہ اعلی الجامعۃ الاشرفیہ کوعطا فرمادیتے تھے‘‘

(ماہنامہ اشرفیہ شمارہ جون ص٤٦ ٢٠٠٦ء وماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ٣٢ تا ٣٣)

اسی طرح علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں کہ:

’’آپ (اشرف العلماعلیہ الرحمہ) اپنے اساتذہ خصوصاً حضور استاذ العلما حافظ ملت علیہ الرحمہ اور اپنے مرکز علمی دارالعلوم اشرفیہ کے بھی ترجمان اور بہی خواہ رہے۔ اشرفیہ آپ کے دل کی دھڑکن تھا اور حافظ ملت آپ کے علمی زندگی کے مشیر و امیر حتیٰ کہ شہزادۂ حافظ ملت حضرت مولانا عبدالحفیظ سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور پر بھی بھرپور اعتماد فرماتے اور ان کے ساتھ بھی پوری ہمدردی کا سلوک کرتے‘‘

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ١٦٢)

مزید ماسٹر یار محمد چوگیشوری ویسٹ ممبئی کے قلم سے بھی چند باتیں نقل ہے، جس میں ماسٹر صاحب نے اپنا ذاتی مشاہدہ یعنی اپنی کہانی خود بیان کی ہے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور اشرف العلماعلیہ الرحمہ کس قدر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا اکرام واحترام کرتے تھے اور دونوں بزرگوں کے درمیان تعلقات کا عالم کیا تھا کہ ممبئی شہر آنے کے بعد بھی حافظ ملت علیہ الرحمہ کو نہیں بھولے بلکہ اگر کہیں سے کوئی آپ کے پاس آکر کہتا حضرت فلاں مدرسہ کے لیے مدرس کا انتظام کریں یا فلاں مسجد کے لیے امام وخطیب کا انتظام کریں تو آپ اپنے استاذ حافظ ملت علیہ الرحمہ کو یاد فرماتے اور لوگوں سے فرماتے کہ حافظ ملت علیہ الرحمہ علیہ الرحمہ کو خط لکھو۔

(بات تھوڑی لمبی ہے مگر مکمل نقل کرتا ہوں تا کہ اور بھی بہت کچھ نکات سمجھنے کا موقع ملے چنانچہ ماسٹر صاحب لکھتے ہیں:

’’حضرت اشرف العلماء سید حامد اشرف الاشرفی الجیلانی کی ممبئی آمد سے قبل میں حضرت سید العلما (حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ سید میاں برکاتی مارہروی علیہ الرحمہ) کی صحبت سے بہرہ ور ہوتا رہا اور ان ہی کی ایما پر حضرت اشرف العلما سے قریب تر ہوتا گیا، حضرت اشرف العلما کو ممبئی آئے ابھی چند ہی دن ہوئے تھے کہ ایک دن میں محترم فداء المصطفیٰ (حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے چھوٹے شہزادے) کو لے کر حضرت سید العلما کی بارگاہ میں پہنچا۔ ہمارے مدرسہ کے لیے ایک مدرس کی ضرورت تھی۔ عرض حال بیان ہی کر رہا تھا کہ ایک شخصیت شیروانی زیب تن کئے ہوئے سر پر سمنانی تاج ہاتھ میں چھڑی، بڑی بے نیازی کے ساتھ حجرے کے برآمدہ میں رونق افروز ہوئی، دیکھتے ہی ہم سب کھڑے ہوگئے، سید العلما علیہ الرحمہ نے آنے والے مہمان کا شاندار استقبال کیا۔ مصافحہ ومعانقہ کے بعد بیٹھے اور خیر وخیریت کے بعد سید العلما علیہ الرحمہ نے فرمایا: میاں! ممبئی میں سنیوں کا کوئی دارالعلوم نہیں ہے۔ آپ آگئے ہیں۔ اس میدان کے شہ سوار ہیں۔ اپنی ممبئی سنبھالے۔ ہم چلے۔ جتنا ہوسکا کیا۔ باقی آپ کا ذمہ۔‘‘

ماسٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’یہ جملے من وعن سید العلما کے ہیں صرف میری تحریر ہے‘‘

پھر آگے لکھتے ہیں کہ اس کے بعد:

’’پھر ہمارا تعارف کرایا ہمارے آنے کی غرض غایت کا تذکرہ کرتے ہوئے ہم سے ارشاد فرمایا میاں! اب ان سے ملا کرو یہ سب کام یہی کریں گے (آگے لکھتے ہیں کہ:) تھوڑی دیر بعد نماز کا وقت ہونے لگا اس لیے محفل برخاست ہوگئی۔ (بعدہ پھر) ہم تینوں حضرت اشرف العلما علیہ الرحمہ کی زکریا مسجد پہنچے حضرت کی اقتدا میں نماز ادا کی، پھر اوپر حجرے میں گئے، فرمایا: ایک خط آپ حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ کے نام لکھئے اور اس میں لکھئے کہ

کیسے مدرس یا امام کی ضرورت ہے‘‘

(ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۵۸)

حضور حافظ ملت کا مکتوب حضور اشرف العلما کے نام

قارئین! آخر میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا ایک مکتوب بنام حضور اشرف العلماء علیہ الرحمہ ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ دونوں بزرگوں کے درمیان کس طرح کے تعلقات وروابط تھے اور اندازہ لگائیں کہ کس طرح اشرف العلما علیہ الرحمہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے رائے ومشورہ کیا کرتے تھے اور دعائیں لیا کرتے تھے مکتوب کے الفاظ من وعن نقل ہے چناں چہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کے ایک مکتوب کے جواب میں لکھتے ہیں:

’’محب محترم حضرت مولانا سید حامد اشرف صاحب زید مجدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔مکتوب گرامی موصول ہوا۔آپ کی دینی خدمات قابل قدر ولائق تحسین ہے۔ اتنے قلیل وقت میں دارالعلوم محمدیہ کو عروج وارتقاء کی اس منزل پر پہنچانا یہ آپ کی کرامت ہے۔ اللھم زد فزد فخرکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدین والدنیا والآخرۃ: اہلیہ محترمہ کی علالت سے سخت افسوس ہے۔شافی مطلق ان کو اور آپ کو شفاء کامل وعاجل عطاء فرمائے۔ پہلو کا درد جلد دفع کرے۔آپ کو اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو پوری دوامی شفاء عطاء فرمائے۔پینے والا تعویذ حاضر ہے۔اس کی عام ترکیب تو یہی ہے کہ چار تعویذ چالس روز پیا جائے، آپ اور اہلیہ محترمہ خاص ترکیب سے استعمال کریں، یہ نہایت موثر وزود اثر مجرب ہے۔وہ یہ ہے کہ بعد فجر باوضو درود شریف پڑھتے ہوئے ایک تعویذ کو آب زمزم میں خوب حل کرکے گیارہ روز پئیں۔اگر آب زمزم اتنا نہ مل سکے تو پانی عرق میں حل کرکے آب زمزم شامل کرکے پیا کریں، ان شاء اللہ شفاء ہوگی۔:محترم جناب حاجی عبد الستار صاحب کی پریشانی سے سخت افسوس ہے۔مولائے نعیم وغافر اپنا غاص فضل فرمائے۔پریشانی رفع

فرمائے۔آمین۔کامیابی کا نقش حاضر ہے،موم جما کر کے ٹوپی کے اندر ایسی جگہ نقش کریں کہ اگلے حصہ پر رہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ وہ کامیاب ہوں گے آمین۔شیخ الحدیث کے انتخاب کا مسئلہ بہت ہی اہم ہے۔آپ خود بھی غور کریں، میں وفد کے ہمراہ بمبئی آرہا ہوں، باہم گفتگو ہوجائے گی ۔15 شعبان کو روانگی کا خیال ہے۔کس ٹرین سے پہنچیں گے، مطلع کروں گا۔فقط عبد العزیز عفی عنہ، دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ یوپی‘‘

(بحوالہ ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلماء نمبر ص ۴۶۷)

نتیجتاً ہم یقین واطمنان کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اشرف العلما علیہ الرحمہ تادم آخر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اور اشرفیہ سے محبت کرتے رہے اور کیوں نہ کرتے ایک طرف حافظ ملت علیہ الرحمہ صرف آپ علیہ الرحمہ کے استاذ ہی نہیں بلکہ آپ کے پیرو مرشد جد کریم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ بھی تھے اور اشرفیہ مبارکپور بھی آپ ہی کے جد کریم اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ کا لگایا ہوا ایک پودا ہے، جس کی آبیاری حافظ ملت علیہ الرحمہ نے پوری زندگی فرمائی۔

حضور اشرف العلماء عزیز ملت کی نظر میں

دوسری طرف صرف حافظ ملت علیہ الرحمہ ہی نہیں بلکہ حافظ ملت علیہ الرحمہ کے جانشین بھی حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ سے بڑی محبت فرماتے تھے ذرا شواہد کی طرف آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جانشین حافظ ملت سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ عزیز ملت علامہ عبد الحفیظ مصباحی مدظلہ العالی کی نظر میں اشرف العلما علیہ الرحمہ کا مقام کیا تھا اور اندازہ لگاتے ہیں کہ عزیز ملت مدظلہ العالی کس قدر آپ سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں ساتھ ہی مندرجہ ذیل اقتباس میں بھی ملاحظہ فرماتے ہیں کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی عقیدت ومحبت کیسی تھی حضور اشرف العلماء علیہ الرحمہ کے ساتھ۔چناں چہ عزیز ملت مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

''حضرت اشرف العلما جماعت اہل سنت کے ان مقتدر علما میں تھے جن کی زندگی زہد وتقوی علم وحکمت سے پُر تھی جن کے دل میں قوم وملت کی فلاح و بہبود کا درد تھا اسی لیے پوری زندگی اصلاح معاشرہ میں صرف کردی یہ ساری چیزیں انہیں خاندانی وراثت میں ملی تھیں، طالب علمی کا زمانہ عجیب وغریب ہوتا ہے، جہاں آزادی ذہن کا راج ہوتا ہے لیکن اس ماحول میں بھی اشرف العلما الگ نظر آتے ہیں وقت کی پابندی کے ساتھ درسگاہ میں حاضر ہونا، رات میں مطالعہ کرنا، دیگر اوقات میں کتابوں سے وابستہ رہنا، کھیل کود سے دور رہنا، نماز کی پابندی کرنا، اساتذہ کا ادب احترام کرنا وغیرہ خصوصیات کے حامل ہونے کا نتیجہ تھا کہ اساتذہ ودیگر حضرات آپ کا ہمیشہ خیال رکھتے، جس کا صلہ یہ ملا کہ آپ عالم باعمل ہوکر افق عالم پر جلوہ گر ہوئے۔ تدریسی دور بھی بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے، جس میں ایک مخلص استاذ اپنے شاگردوں کے ذہن وفکر کو علمی روشنی سے جلا بخشنا چاہتا ہے وہیں علمی شاہراہ پر گامزن بھی کرنا چاہتا ہے، اس مخلصانہ جد وجہد میں حضور اشرف العلما کسی سے کم نظر نہیں آتے، درسگاہ میں ممتاز وشفیق ومہربان استاذ کی طرح پُر وقار انداز میں علمی گتھیوں کو سُلجھاتے ہوئے طلبہ کی علمی پیاس بجھانے کے ساتھ عملی کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے ان کو بھی دور کرنے کی کوشش کرتے، انہیں خصوصیات کی بنا پر استاذ گرامی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے دارالعلوم اشرفیہ میں استاذ کی حیثیت سے تقرر فرمایا اور طلبہ کی نگرانی بھی سونپی۔ آپ کے اصلاح کرنے کا انداز بھی منفرد تھا۔ اگر کوئی طالب علم غلطی کرتا تو آپ اس سے اپنی موجودگی میں سزا کے طور پر نفل نماز پڑھواتے تاکہ دل کی صفائی بھی ہو اور نماز کا شوق بھی پیدا ہو (آگے فرماتے ہیں کہ:) حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ اِن سے قوم وملت کا عظیم کارنامہ انجام پانے والا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب زکریا مسجد ممبئی کی خطابت وامامت کے لیے ذمہ داروں نے حضور حافظ ملت سے ایک عالم دین طلب کیا تو آپ نے حضرت اشرف العلما کو

اِس تاثر کے ساتھ ممبئی روانہ کیا کہ طبیعت تو نہیں چاہتی کہ انہیں اشرفیہ سے جانے دیا جائے، لیکن ان کے ذریعہ وہاں مسلک کا عظیم کارنامہ انجام پانے والا ہے، اسی لیے بھیج رہا ہوں، ساتھ ہی تاکید فرمائی کہ اِن کا خیال رکھیں اور اپنے شاگرد رشید کی عظمت ووقار کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ اللہ کے ولی ہیں''

(بحوالہ ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلما نمبر ص ۲۴۴)

اور اتنا ہی نہیں بلکہ حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ سے پورا اشرفیہ آج بھی محبت کرتا ہے تبھی تو اشرفیہ مبارکپور کی جانب سے اشرف العلما کو سپاس نامہ بھی پیش کیا گیا اور جب حضور اشرف العلما علیہ الرحمہ کا وصال ہوا اور تدفین کے لئے جب آپ علیہ الرحمہ کو کچھوچھہ مقدسہ لے جایا گیا تو اشرفیہ مبارکپور سے ایک قافلہ جس میں شہزادۂ عزیز ملت نبیرۂ حافظ ملت خلیفۂ حضور شیخ الاسلام وخلیفۂ قادری میاں یعنی علامہ مولانا محمد نعیم الدین عزیزی صاحب قبلہ بھی شریک ہوئے۔

(ماخوذ از ماہنامہ ماہ نور دہلی کا اشرف العلما نمبر ص ۳۴)

حافظ ملت مشائخین اشرفیہ کی نظر میں

حافظ ملت مجاہد دوراں کی نظر میں:

حضور سید مظفر حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''حافظ ملت نے آندھیوں میں چراغ جلانا اور طوفانوں میں کشتی چلانا سکھایا ہے''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ۴۸۹)

حافظ ملت اشرف الاولیا کی نظر میں:

حضور سید مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''حافظ ملت کسی شخص کا نہیں بلکہ ایک زندہ جاوید تحریک کا نام ہے''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۴۸۹)

حافظ ملت سرکار کلاں کی نظر میں :

حضور سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

’’مکرمی حافظ مولانا عبدالعزیز صاحب اشرفی ایثار مخلصانہ ہمدردی اور خداداد قابلیت ---تحریر سے باہر ہے‘‘

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ۴۳۵)

حافظ ملت سید مثنی انور اشرف کی نظر میں :

شہزادۂ محدث اعظم ہند حضور سید حسن مثنی انور اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

’’حافظ ملت ایک عظیم عالم ایک پاک طینت شخص اور دینی تعلیم کے روح رواں اور بے غرض مصلح تھے آپ جماعت کے لیے روشنی کے منارہ کی حیثیت رکھتے تھے‘‘

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ۴۸۹)

حافظ ملت شیخ الاسلام کی نظر میں :

جانشین محدث اعظم ہند علامہ سید محمد مدنی اختر اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

’’حافظ ملت علیہ الرحمہ ’’اپنے مشائخ اور اپنے اساتذہ کی کرامت - اپنے نبی کا معجزہ - اپنے خدا کی نشانی (تھے)‘‘

(ماخوذ از ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۴۵۱)

حافظ ملت کی شاگردی میں آپ کے مخدوم زادے

حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پاس علوم دینیہ کے حصول کے لیے خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے بہت سے شہزادگان پہنچے اور علم دین سے مالا مال ہوئے چند کے

نام یہ ہیں:

نبیرۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں شہزادہ مصطفیٰ اشرف حضرت اشرف الاولیا علامہ مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ بانی دارالعلوم مخدومی مشن پنڈوہ ضلع مالدہ بنگال۔

نبیرۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں شہزادۂ مصطفیٰ اشرف حضرت اشرف العلما علامہ مولانا سید حامد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ بانی سنی دارالعلوم محمدیہ ممبئی۔

نبیرۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں شہزادۂ سرکار کلاں حضرت سید اظہار اشرف المعروف بہ شیخ اعظم بانی دارالعلوم جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ۔

شہزادۂ محدث اعظم ہند شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی اختر اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی صاحب سید التفاسیر۔

شہزادۂ محدث اعظم ہند شہنشاہ خطابت غازی ملت علامہ سید محمد ہاشمی میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی۔

نبیرۂ محدث اعظم ہند علامہ سید محمد جیلانی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی بانی الجامعۃ الصوفیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ وایڈیٹر ماہنامہ المیزان ممبئی۔

(ماخوذ از: ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۵۳۱ و ماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیا نمبر ص ۲۳) و ماہنامہ غوث العالم اشرف الاولیا نمبر ص ۷۴ تا ۷۵)

دارالتحقیق والتصنیف مبارکپور

اس ادارہ کے متعلق علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی صاحب قبلہ لکھتے ہیں:

’’غالباً ۱۹۶۵ء میں اس ادارہ کی بنیاد رکھی گئی جس کے بانی وروح رواں سید محمد جیلانی میاں محامد اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی اور اور مولانا محمد خلیل صاحب مبارکپوری ،مولوی عبد العزیز صاحب مبارکپوری اور مولانا محمد احمد مصباحی وغیرہ تھے،

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبر ص ۴۱۸)

حافظ ملت کے مشہور استاذ اور خانوادۂ اشرفیہ

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے اساتذۂ کرام میں سب سے مشہور ومعروف استاذ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ہیں اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے مشائخین میں بڑا مضبوط و مستحکم ربط و تعلق تھا دلیلاً عرض کروں کہ فخر السادات، مترجم قرآن، محدث وقت، مناظر اسلام، حضرت محمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ المعروف بہ محدث اعظم ہند بعض فقہی مسائل میں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے جیسا کہ ''فتاوی امجدیہ جلد چہارم ص ۵۱۲ تا ۵۱۶ ناشر مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی پاکستان'' میں دیکھا جا سکتا ہے کہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے کئی سارے سوالات کئے ہیں جس کا بڑے اچھے انداز میں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے جواب عطا فرمائے ہیں سوالات سے قبل جو الفاظ حضور محدث اعظم ہند نے حضور صدر الشریعہ کے لیے لکھیں ہیں وہ قابل ذکر ہے لکھتے ہیں:

''بملاحظہ گرامی حضرت صدر الشریعہ مولانا شاہ حکیم محمد امجد علی صاحب قبلہ دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''

اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مرسلہ مولانا سید محمد صاحب محدث کچھوچھوی''

اب حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے تلمیذ رشید حضرت علامہ مفتی محبوب رضا خان بریلوی صاحب قبلہ کے قلم سے نقل ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ اور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے درمیان کس قدر عقیدت و محبت تھی اور جب ایک دوسرے سے ہم کلام ہوتے تھے تو ہم کلامی میں دونوں بزرگ ایک دوسرے کے اکرام واحترام کا لحاظ کس انداز میں رکھتے تھے، چناں چہ لکھتے ہیں کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ:

''ایک مرتبہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو صبح صادق کے وقت اپنے گھر میں محفل میلاد سے فارغ ہو کر نماز ادا کی اور حسن پور کے جلسہ میں شرکت کے واسطے تشریف لے چلے حضرت محدث صاحب کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں تشریف لائے ہوئے تھے دونوں بزرگوں کی چارپائیاں برابر برابر صحن میں پڑی تھی ہم لوگ حضرت کے (یعنی حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے) پاؤں دباتے جاتے اور مسائل پوچھتے جاتے حضرت آنکھیں بند کئے ہوئے ہم لوگوں کے جوابات ارشاد فرماتے جاتے محدث صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تو کچھ دیر خاموشی اختیار فرمائی مگر جب سوالات و جوابات اور جوابات پر اعتراضات اور پھر اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آیا تو اپنے مخصوص انداز میں حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت! آپ کے تلامذہ معاملات میں بہت صفائی پسند واقع ہوئے ہیں حضرت نے دریافت فرمایا کہ وہ کیسے؟ محدث صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ حضرت! میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک گھنٹہ ہوا کہ یہ حضرات آپ سے اپنی محنت کی قیمت نقد وصول فرماتے جا رہے ہیں یہ لوگ ادھار کے قائل نہیں، حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے ہنس کر فرمایا کہ میں عادی ہو چکا ہوں اس سے میرے آرام میں خلل نہیں پڑتا ہے اس کے بعد حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: بس بھائی! آپ لوگ بھی آرام فرمائیں اور محدث صاحب کو بھی آرام کرنے دیں''

(ماہنامہ اشرفیہ؛ صدر الشریعہ نمبر ص ۲۶ تا ۲۷: بابت اکتوبر؛ نومبر ۱۹۹۵ء)

اب علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی تحریر نقل ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کے درمیان محبت وعقیدت کس اعلیٰ پیمانہ میں تھی۔ چناں چہ لکھتے ہیں:

''مبارکپور اشرفیہ کے سالانہ جلسے میں ابتداء ہی سے حضرت صدر الشریعہ اور حضور محدث اعظم ہند ضرور شریک ہوتے تھے اس لیے کہ یہ دونوں حضرات

اشرفیہ کے سرپرست تھے اور حضرت صدر الشریعہ سالانہ امتحانات بھی لیتے تھے امتحان کے لیے حضرت صدر الشریعہ ایک دن پہلے آجاتے تھے، ایک دفع ایسا ہوا کہ حضرت محدث اعظم ہند شام کو ساڑھے پانچ بجے تشریف لائے اور کہیں بہت دور سے آرہے تھے اس لے تھکے ہوئے تھے، بعد عشا کھانے پر حضرت صدر الشریعہ سے فرمایا کہ حضرت میں بہت تھکا ماندہ ہوں تقریر نہیں کرسکتا آج آپ بھرپور تقریر فرمائیں، حضرت صدر الشریعہ نے فرمایا: مجھے تقریر کرنی نہیں آتی، یہاں کے لوگ آپ کی تقریر کے مشتاق ہیں، آپ خطیب ہیں، میں تھوڑی دیر بیان کردوں گا پھر آپ کو تقریر کرنی ہوگی، حضرت محدث اعظم ہند نے پھر اپنی تھکان کا عذر دھرایا اور ارشاد فرمایا: حضرت دل کھول کر تقریر فرمادیں پھر کسی کو ہوش ہی نہ رہے گا جو میری تقریر کا نام لے، حضرت صدر الشریعہ نے فرمایا: خیر دیکھا جائے گا، جلسہ کے وقت حضرت محدث اعظم ہند نے فرمایا کہ اگر چہ میں بہت تھکا ہوا ہوں سونے کے لیے مضطرب ہوں مگر جلسے میں ضرور چلوں گا آج حضرت صدر الشریعہ کی تقریر سننا ہے---دونوں اکابر ساتھ ساتھ جلسہ گاہ تشریف لائے دو کرسیاں رکھ دی گئیں اور پھر حضرت صدر الشریعہ نے تقریر شروع فرمائی تمہید میں فرمایا کہ میں نے دن بھر طلبہ کا امتحان لیا ہے طلبہ چونکہ بہت ذہین اور ذی استعداد ہیں اس لیے ان کا امتحان لینے میں خوب جی لگ گیا دوپہر میں سو بھی نہ سکا جس سے دماغ تھکا ہوا ہے لیکن پھر بھی تقریر کے لیے بیٹھ گیا ہوں چونکہ تقریر میں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء کرنی ہے جو کہ میری روحانی غزا اور میرے ہر درد و دکھ کی دوا ہے-یہ ان کا کرم ہے کہ مجھے سے اپنی مدح وثنا کرا لیتے ہیں ورنہ میں کہاں میرا علم کہاں! یہ وہ بحر نا پیدا کنار ہے جسے کوئی طے نہیں کرسکتا اللہ عزوجل فرماتا ہے--قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا،(سورۃ الکھف آیت ۱۰۹)اور حضرت شیخ عبد الحق

محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ--کلمات ربی--سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا ہے-بات یہ ہے کہ اگر حدود مملکت میں کوئی انمول ہیرے کی کان مل جاتی ہے تو حکومت اسے اپنا لیتی ہے---پھر میری کیا بساط کے کما حقہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا کرسکوں''

علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں:

''مجھے وہ منظر اچھی طرح ذہن نشین ہے''

پھر لکھتے ہیں:

''اس کے بعد حضرت صدر الشریعہ نے دو گھنٹے تقریر فرمائی-----ہزاروں ہزار کا مجمع ہمہ تن گوش تھا اور خود حضور محدث اعظم ہند اس محویت سے سن رہے تھے کہ کرسی پر پہلو بھی نہ بدلا اور ٹکٹی باندھے حضرت صدر الشریعہ کو دیکھتے رہے اس وقت نہ واہ واہ کا رواج تھا نہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے کا، نہ نعرۂ تکبیر و رسالت کا---وقار واطمنان کے ساتھ لوگ علما کی تقریریں سنتے تھے، پھر بھی حضرت محدث اعظم ہند بار بار ہلکی آواز میں سبحان اللہ سبحان اللہ! کہتے جاتے تھے---اگر چہ ان کی ہلکی آواز بھی پورے مجمع میں گونج اٹھتی تھی''

علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ اور مزید لکھتے:

''کاش یہ دن پھر لوٹ آئے اور موجودہ اکابر ملت اسی یگانگت، محبت، خلوص کے ساتھ شانہ بشانہ نظر آتے''

پھر آگے لکھتے ہیں:

''دوسرے دن حضرت محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے اسی آیہ کریمہ--قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ(سورۃ الکھف آیت ۱۰۹) کو اپنی تقریر کا عنوان بنایا اور اس نکتہ کو لے کر----حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا'' کلمات ربی'' کیسے ہے دو گھنٹے انتہائی پرمغز، دل آویز ایمان افروز، خطیبانہ آن بان کے ساتھ تقریر فرمائی جس کی لذت سے

آج بھی روح سرشار ہے حضور محدث اعظم ہند نے اس شراب علم کو دوآتشہ بنا
کر پورے مجمع کو بیخود بنا دیا‘‘

(ماہنامہ اشرفیہ؛ صدر الشریعہ نمبر ص ۴۸)

اب دیکھتے ہیں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے
مشائخین عظام کے درمیان تعلقات و روابط کب سے ہے؟ اس کو سمجھنے کے لیے
(روداد مناظرہ گھوسی بنام ’’مناظرہ سنی ووہابیہ ۱۳۵۱ھ‘‘ کی طرف بھی رجوع کیا جاسکتا
ہے اختصاراً چند باتیں یہاں پر درج کی جاتی ہے جس سے بخوبی اندازہ ہو جائے گا
کہ خانوادۂ اشرفیہ اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے درمیان تعلقات کیسے تھے اور
کب سے یہ تعلقات قائم تھے، چناں چہ روداد مناظرہ گھوسی کے مرتب حضرت علامہ
غلام محمد محی الدین بلیاوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

’’جب حضرت صدر الشریعہ اپنے عزیزوں کے یہاں سے وطن تشریف
لائے (یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ایک عرصہ
بعد دار العلوم عثمانیہ معینیہ اجمیر شریف سے گھر تشریف لائے تو قرابت داروں
کی ملاقات کے لیے باہر تشریف لے گئے تھے جب دیوبندیوں نے اہل
سنت و جماعت کو مناظرہ کا چیلینج دیا تھا تو گھوسی ہی کے ایک عالم دین جو حضور
صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے شاگرد تھے اور زیر تعلیم ہی تھے جن کا نام غلام
یزدانی صاحب قبلہ ہے انہوں نے دیوبندیوں کا چیلینج مناظرہ قبول کرلیا تھا
الحمد للہ۔ پھر جب صدر الشریعہ علیہ الرحمہ قرابت داروں سے ملاقات کے بعد
وطن تشریف لائے) تو سارا قصہ سنا اور قلم برداشتہ بریلی و مرادآباد ایک ایک
کارڈ بھیج دیا کہ آپ لوگ یا آپ کا وکیل جس کے پاس مہری و دستخطی وکالت
نامہ ہو ۲ فروری کو یہاں آجائے۔ (یعنی حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ مناظرہ
میں اہل سنت و جماعت کی وکالت کرنے کے لیے بریلی اور مرادآباد وہ خط اس
سبب روانہ فرمایا کیونکہ دیوبندیوں کا یہ مطالبہ تھا پوری باتیں روداد پڑھ کر سمجھی

جاسکتی ہے بہر حال آگے علامہ غلام محمد محی الدین بلیاوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں
:’’اور چونکہ آپ کے یہاں (یعنی حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ یہاں) کی
مسلم آبادی کی اکثریت متوسلان سلسلہ عالیہ اشرفیہ کی ہے لہٰذا ایک کارڈ
کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد بھی بنام حضرت بابرکات قاطع عروق کفر و
ضلالت شیر پیشہ حقانیت وصداقت عالم ومناظر اہل سنت و جماعت حضور مولانا
العلام مفتی سید شاہ سید محمد صاحب قبلہ اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی دام
بالفیض القوی روانہ فرمایا (یعنی حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے حضور سید
محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں بھی ایک خط روانہ فرمایا اب وہ خط بھی
ملاحظہ فرمائیں! حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

’’حضرت سراپا برکت دامت برکاتکم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ
یہاں (یعنی گھوسی میں) ۳ رفروری کو وہابیہ سے مناظرہ ہوگا اس طرف سے
تھانوی یا اس کا وکیل ہوگا اور ہماری طرف سے حضرت مولانا نعیم الدین
صاحب یا ان کے وکیل ہوں گے چونکہ اس مناظرہ کے وہابیوں کی شکت کو
نمایاں کرنے کے لیے جلسوں کی ضرورت ہوگی جس میں آپ کا تشریف رکھنا
ضروری ہے لہٰذا ۲ رفروری کو آپ یہاں پہنچ جائیں اور وقت آمد مطلع کریں۔
والسلام، فقیر امجد علی عفا عنہ، از کریم الدین پور، ۲۹ رجنوری ۱۹۳۳ء‘‘

(روداد مناظرہ گھوسی ص ۲۷ ناشر شیخ الاسلام ٹرسٹ مدنی مسکن گجرات)

خود حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی زبانی ایک روایت ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں
کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے مشائخین سادات
کے درمیان تعلقات پیار و محبت کا عالم کیا تھا چناں چہ حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے استاذ
گرامی حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی علمی فضیلت پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت صدر الشریعہ کا علمی وقار تو غیروں کو بھی مسلم ہے اپنوں کا تو یہ عالم ہے
کہ حضرت مولانا شاہ سید احمد اشرف صاحب قبلہ علیہ الرحمہ فرزند رشید حضرت
اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھاگلپور کی کانفرنس میں علمائے اہل سنت کا

تعارف کرایا۔حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ۔۔۔کا تعارف کرایا تو فرمایا:''یہ علم کی لائبریری ہیں''

(ماہنامہ اشرفیہ حافظ ملت نمبرص ۷۶)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی خانقاہ اشرفیہ بار بار آمد

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور خانوادۂ اشرفیہ کے مشائخین کے درمیان تعلقات کی کئی مثالیں ماقبل میں بھی ذکر ہوچکی ہیں مثلاً صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کا ساتھ مل کر مبارکپور میں دینی مذہبی بیداری پیدا کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کرنا یہاں تک کہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی سنگ بنیاد کے موقع پر ایک ساتھ دونوں بزرگوں کا مبارکپور حاضر ہونا پھر حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کا صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی طرف بعض فقہی مسائل کے جوابات کے لیے رجوع کرنا وغیرہ اب ایک جھلک تاجدارِ کچھوچھہ مقدسہ حضور سرکار کلاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے بھی ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے مشائخین سے حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کو کتنی عقیدت ومحبت تھی کہ ایک بار نہیں بار بار خانقاہ کچھوچھہ مقدسہ میں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ حاضر ہوئے ہیں اور بار بار مشائخین کچھوچھہ مقدسہ نے حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کو خانقاہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ آنے کی دعوت دی ہیں چناں چہ خلیفۂ سرکار کلاں حضرت علامہ مفتی رضاء الحق مصباحی اشرفی سابق شیخ الحدیث جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ لکھتے ہیں کہ:

''تاجدارِ کچھوچھہ حضور سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ ''ہماری خانقاہ سے اپنے وقت کے اکابر علمائے اہل سنت کا قلبی لگاؤ اور روحانی تعلق رہا ہے۔صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان شہزادۂ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، صدر الشریعہ علامہ امجد علی، مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان شہزادۂ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی،

مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمن، امین شریعت علامہ رفاقت حسین، حافظ ملت علامہ عبد العزیز مرادآبادی، صدر العلما علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی، اور ان جیسے جید علمائے کرام کا ہماری خانقاہ سے روحانی تعلق رہا ہے یہ حضرات اکثر ہماری خانقاہ میں تشریف لایا کرتے تھے''

(ماہنامہ غوث العالم سرکار کلاں نمبرص ٦٦)

اور کبھی یوں فرمایا کرتے تھے کہ:

''وہ بھی کیا دور تھا جب ہم اپنی خانقاہ میں حجۃ الاسلام، صدر الشریعہ، صدر الافاضل، مجاہد ملت، مفتی اعظم، اور دوسرے اکابر علماء کو مدعو کرتے تھے سب لوگ آتے تھے ہم سب شیر وشکر کی طرح رہتے تھے ہر ایک دوسرے کے اعزاز واکرام کا خیال رکھتا تھا کیا نورانی ماحول تھا''

(سرکار کلاں بحیثیت مرشد کامل ص ۷۹ بحوالہ ماہنامہ غوث العالم سرکار کلاں نمبرص ۷۷ تا ۷۸)

سرکار کلاں علیہ الرحمہ کی مزار صدر الشریعہ میں حاضری

اب ایک اور واقعہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد کا علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی صاحب قبلہ (جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی) کے قلم سے ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ مشائخین اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ اور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے درمیان کتنا گہرا تعلق تھا کہ بعد وصال بھی جاری رہا اور احساس کریں کہ مشائخین کچھوچھہ مقدسہ کو کس قدر حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات پاک سے عقیدت و محبت ہے اور اکرام واحترام کا عالم کیا ہے۔لکھتے ہیں:

''حضور سرکار کلاں محمد آباد ضلع اعظم گڑھ تشریف لائے تھے وہاں سے حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے لیے گھوسی آئے شمس العلوم کے مدرسین واراکین خصوصاً بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب قبلہ نے استقبال کیا، اپنے کمرے میں لے آئے۔دیر تک باتیں ہوئیں ناشتہ وچائے کے بعد ارکان مدرسہ نے معائنہ لکھوایا، پھر حضرت صدر الشریعہ

علیہ الرحمہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے تشریف لائے ---- دیر تک فاتحہ پڑھنے کے بعد باہر تشریف لائے۔

(ماہنامہ غوث العالم سرکار کلاں نمبر ص ۷۳)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اپنے بزرگوں کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام سنی مسلمانوں سے اتحاد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

اتحاد کا پیغام بزبان امام احمد رضا خان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ایسی باتیں ارشاد فرمائی کہ وہ ہم سب اہل سنت و جماعت کے لیے پیغام اتحاد و نکتہ اتحاد بن گیا لکھتے ہیں:

''سنیوں بھائیوں کو آپس میں ایک رہنا لازم ہے، سنیوں پر دشمنان دین کے آلام کیا تھوڑے بندھ رہے ہیں کہ آپس میں بھی خانہ جنگی کریں اور نہ ہو سکے تو اتنا ضرور ہے کہ دنیوی رنجش جانے دیں "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ" بیشک تمام مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، پر نظر فرما کر گلے مل لیں۔

{فتاویٰ رضویہ مترجم، ج ۱۶، ص ۳۳۲، تا ۳۳۳۔ رسالہ التحریر الجید فی حق المسجد، ناشر دار فاؤنڈیشن لاہور]

حضرات اہل سنت! ذرا توجہ کریں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے نکتہ اتحاد کس شئی کو بیانا! مشرب کو؟ نہیں۔ شخصیت کو؟ نہیں۔ بلکہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے اہل سنت و جماعت کے درمیان نکتہ اتحاد "ایمان" کو بنایا اور بتایا کہ اے سنیو! دنیوی رنجشوں کو ختم کرو! آپسی چپقلش کو درگزر کرو! اور اللہ کے حکم کو مانو! کہ تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں! اس پر نظر کرو! اور دیکھو کہ ایمان دار ہے کہ نہیں! اگر ایمان دار ہے تو تمہارا بھائی ہے۔ اور اپنے ایمان دار بھائی سے دور نہیں نزدیک ہو جاؤ اتنے نزدیک اتنے نزدیک کے گلے ملو۔ سبحان اللہ!

دعا کا طالب

خادم اہل سنت و جماعت

شبیر احمد راج محلی

جنرل سکریٹری:۔ تنظیم علمائے اہل سنت راج محل (رجسٹرڈ) و خادم التدریس دار العلوم گلشن کلیمی راج محل۔